COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نیا مکتبہ اقرأ

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی
کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

عنبر ناگ کو قتل کر دو

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قیمت : ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

بار اوّل : ۱۹۸۵
ناشر : نیا مکتبہ اقرا ۱۴- بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۸
طابع : تاج دین پرنٹرز آبکاری روڈ۔ لاہور

پیارے دوستو!

عنبر ناگ ماریا کا پانچ ہزار سال کا واپسی کا سفر ختم ہو گیا ہے مگر انکا اگلا سفر ابھی شروع نہیں ہوا۔ جبکہ وہ اپنے نئے سفر کی پہلی منزل کی طرف روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ کراچی میں ہیں اور یہاں ملک دشمن جاسوسوں کی تباہی سے پاکستان کو بچانے کی سنسنی خیز جدو جہد میں لگے ہوئے ہیں۔ یہاں سے وہ آگے ایک ایسی جدید ترین سائنٹیفک دنیا میں جائیں گے جہاں سے انہیں ان کے اگلے شروع ہونے والے حیرت انگیز مگر سائنسی سفر کے بارے میں بتایا جائے گا۔

عنبر ناگ ماریا کا آئندہ نیا اور سنسنی تیز سائنسی سفر کیا ہو گا؟

کیا وہ کسی انوکھی سائنسی دنیا میں نکل جائیں گے؟ اس کے بارے میں ہمیں خود ابھی کچھ معلوم نہیں ہے لیکن اتنا ضرور معلوم ہے کہ قسط نمبر ۱۰۰ کی صورت میں جب ہم آپ کی خدمت میں ایک شاندار پلاٹینم جوبلی نمبر پیش کریں گے تو عنبر ناگ ماریا کے اس شاندار نمبر میں ان صدیوں کے دوستوں کا اگلا سائنسی سفر شروع ہو چکا ہو گا۔ یہ ایسا سفر ہو گا کہ اسے پڑھ کر آپ ان کا پچھلا سفر بھول جائینگے۔

آپ کا انکل
اے حمید

۴۵۴ - این راہ چمن سمن آباد۔ لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- پُراسرار خفیہ جاسوس
- عنبر ناگ کو قتل کر دو
- کیپشول بم
- ناگ اندھا بن گیا
- کنٹرول ٹاور کو بچاؤ

پُراسرار خفیہ جاسوس

جیب کُترا وحشت زدہ ہو کر رہ گیا۔

ایک زندہ آدمی اس کے سامنے غائب ہو گیا تھا اور اس کی گردن میں سانپ پھنکار رہا تھا۔ وہ تھر تھر کانپنے لگا۔ سانپ کا پھن اس کے چہرے کے سامنے تھا اور اس کی سُرخ آنکھیں اسے گھور رہی تھیں اور زبان پھنکار کے ساتھ باہر لہرا رہی تھی۔

پھر اچانک سانپ اس کی گردن سے غائب ہو گیا اور ناگ ایک بار پھر انسانی شکل میں اس کے سامنے کھڑا تھا۔ ناگ نے جیب کترے سے کہا۔

"کیوں میاں۔ جیب سے دُوں روپے نکال کر؟"

جیب کُترا دھڑام سے بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ کچھ لوگ وہاں آ کر جمع ہو گئے۔

"کیوں بھائی صاحب اِسے کیا ہو گیا ہے؟" ایک نے پوچھا۔

ناگ نے کہا۔

"بھائی یہ کوئی غنڈہ ہے۔ مجھے لوٹنا چاہتا تھا پھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خود ہی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔"

لوگ بے ہوش جیب کترے کو دیکھنے لگے۔ ناگ وہاں سے کھسک گیا۔

کراچی ریلوے سٹیشن پر آکر اس نے تین ہزار روپے عنبر کو دیئے اور کہا۔

"بھائی اس سے زیادہ سنار ایک پائی نہیں دیتا تھا، یہ پورے تین ہزار روپے ہیں"

عنبر نے روپے لے کر رکھ لیے اور کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اِس سے کچھ روز گزارہ ہو جائے گا لیکن ناگ بھیا! کچھ خبر نہیں کہ ہمیں یہاں کتنی دیر رہنا ہوگا اس لیے کوئی نہ کوئی کام یا نوکری کرنی ہوگی۔ اس طرح ہم روز روز خزانہ کہاں تلاش کریں گے؟"

ناگ بولا۔

"اور خزانے اس شہر میں ملتے بھی نہیں ہیں"

ماریا نے کہا۔

"کوئی بات نہیں ہم کیٹی کو ائیر ہوسٹس بنوا دیں گے۔ خوبصورت ہے۔ اسے تو ہوائی جہازوں والے خوشی سے نوکر رکھ لیں گے"

کیٹی نے تلملا کر کہا۔

"تم مجھے ہوائی جہاز کے حادثے میں مروانا چاہتی ہو"

ماریا نے جھٹ کہا۔

"خدا نہ کرے۔ تم تو ہمیں بہت عزیز ہو۔ اور پھر تم یہاں کی مخلوق نہیں ہو۔ یہاں ہماری زمین پہ نہیں مر سکتیں"

ناگ نے کہا۔

"یہ باتیں چھوڑو اور یہاں کے کسی ہوٹل کی طرف چلو تاکہ شریف آدمیوں کی طرح یہاں رہنا شروع کریں۔ آگے جو ہوگا دیکھا جائے گا"

یہ چاروں صدیوں کے دوست ریلوے سٹیشن سے باہر نکل آئے۔ اب ناگ نے انہیں جیب کترے کا واقعہ سنایا۔ سب نے یہ قصہ بڑی دلچسپی سے سنا۔ کیٹی نے کہا۔

"ناگ بھیا! اس غنڈے کو زندہ کیوں چھوڑ دیا"

ناگ بولا۔

"بھئی یونہی کسی کو مارنا اچھا نہیں لگتا۔ وہ میری جان کا دشمن نہیں تھا۔ وہ تو میرے روپے لوٹنا چاہتا تھا"

اسی طرح باتیں کرتے وہ سٹیشن سے باہر آگئے۔

یہاں انہیں مسافر سمجھ کر ٹیکسی والے اور ہوٹل والے ان کی طرف لپکے۔ ناگ اور عنبر نے ایک ہوٹل والے کا کارڈ لے کر دیکھا۔ اور ٹیکسی میں سوار ہو کر اس کے ہوٹل میں آگئے۔ مگر یہ ہوٹل اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قدر گندہ اور تنگ و تاریک تھا کہ وہ اسی وقت وہاں سے واپس چلے آئے۔ ماریا نے کہا۔

"ان ہوٹلوں سے تو آج سے پانچ ہزار سال پہلے کی سرائے بڑی صاف ستھری ہوتی تھی۔"

عنبر نے کہا۔

"بس۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ رہیں گے تو شہر کے سب سے اعلیٰ ہوٹل میں رہیں گے۔"

ناگ بولا۔

"تو پھر وہ تو یہاں کا ہلٹن ہوٹل ہی ہے۔ مگر وہ مہنگا بہت ہے۔"

"مہنگا ہوتا ہے تو ہوا کرے۔ ہم ہلٹن میں ہی ٹھہریں گے۔"

یہ کہہ کر عنبر نے ایک ٹیکسی کرائی اور اسے ہلٹن ہوٹل چلنے کے لیے کہا۔

ہلٹن ہوٹل ایک خوب صورت سرسبز جگہ پر واقع تھا۔ انہوں نے دو کمرے لے لیے۔ ایک کمرہ کیٹی اور ماریا کے لیے اور ایک کمرہ عنبر ناگ کے لیے۔ دونوں کمرے ساتھ ساتھ تھے۔ بڑے صاف ستھرے۔ ماڈرن اور آرام دہ کمرے تھے۔ اگرچہ مہنگے تھے۔ ناگ نے کہا۔

"اگرچہ ہمارا کھانے پینے کا تو کوئی خرچہ نہیں ہوگا۔ لیکن خالی کمرے کا کرایہ اتنا ہے کہ یہ تین ہزار روپے بہت جلد ختم ہو جائیں گے۔"

عنبر بولا۔

"میاں تم خزانوں کے مالک ہو۔ کوئی خزانہ تلاش کر لو۔"

کیٹی نے کہا۔

"میں ائیر ہوسٹس بن جاتی ہوں۔ کچھ تو کما کر لے آیا کروں گی۔"

ماریا بولی۔

"یہاں لوگ بینکوں میں بلیک کی رقم بہت جمع کراتے ہیں۔ میرا خیال ہے ہم اگر وہ رقم لا کر اپنے خرچ میں لے آئیں تو کوئی ہرج نہیں ہوگا۔ وہ بلیک کی رقم ہوتی ہے۔ یعنی کالا دھن ہوتا ہے۔"

ناگ بولا۔

"کچھ بھی ہو وہ غریبوں کا خون چوس کر جمع کی گئی ہوتی ہے۔"

ماریا نے تُنک کر کہا۔

"تو پھر کیوں نہ ہم ان کا خون چوسیں جو غریبوں کا خون چُوستے ہیں۔"

"ہاں یہ ہو سکتا ہے البتہ" کیٹی بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کہنے لگا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم ڈاکٹر بن جائیں؟ نہیں یہ ہم نہیں کر سکتے۔ ہم نے آج تک ایسا نہیں کیا۔"

ناگ نے چٹکی بجا کر کہا۔

"ایک آئیڈیا آیا ہے۔ یہاں ہوٹل میں ہر ہفتے کی رات کو جادو کا شو ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہم بھی یہاں اپنا ایک جادو کا شو کریں؟"

عنبر اور کیٹی نے خوش ہو کر کہا کہ یہ آئیڈیا بہت اچھا ہے۔

"اس طرح ہم لوگوں کا دل بہلا کر ہوٹل والوں سے ٹکٹ سے حاصل ہونے والی آمدنی سے اپنی کمیشن حاصل کر لیا کریں گے اور ہمارے جادو کے شو کا تو جواب نہیں ہوگا۔"

ناگ بولا۔

"ہمارے پاس سب سے بڑی جادوگرنی تو ماریا موجود ہے ایسے ایسے کرتب دکھائے گی کہ لوگ دانتوں میں انگلیاں داب کر رہ جائیں گے۔"

کیٹی نے کہا۔

"اور ناگ بھیا! تم بھی تو بڑے سے بڑا کرتب دکھا سکتے ہو۔"

عنبر بولا۔

"بس یہ طے ہو گیا۔ میں آج ہی ہوٹل کے مینیجر سے بات کرتا ہوں۔ اس سے ہم کو جتنی دیر یہاں رہنا ہے ہم عزت آبرو سے رہ لیں گے۔"

شام کو عنبر نے ہوٹل کے مینیجر سے جا کر بات کی تو وہ عنبر کی طرف دیکھ کر یوں مسکرایا جیسے اس کا مذاق اُڑا رہا ہو۔ اس نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"معاف کرنا آپ مجھے جادوگر نہیں لگتے۔ آپ کیا شو کریں گے؟ تشریف لے جائیے۔ میرا وقت بڑا قیمتی ہے۔"

عنبر کو غصہ تو بہت آیا۔ مگر خاموش رہا۔ جانتا تھا کہ جب اس مینیجر نے ان کی کوئی کرامت دیکھ لی تو خود ہی ان کا گرویدہ ہو جائے گا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مینیجر! آپ ہمارے کمرے میں تشریف لائیں ہم آپ کو اپنے میجک کا تھوڑا سا نمونہ دکھائیں گے۔ اگر آپ کو پسند آیا تو شو کی بات بھی طے کر لیں گے۔"

عنبر نے جب مینیجر کو بہت ہی مجبور کیا تو وہ ان کے کمرے میں چلا آیا۔

کمرے میں اس وقت ناگ اور کیٹی صوفے پر بیٹھے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹیلی ویژن لگا ہوا تھا۔ ماریا بھی وہیں موجود تھی مگر نظر نہیں آ رہی تھی۔ عنبر ہوٹل کے مینجر کو لے کر اندر داخل ہوا۔ مینجر صوفے پر اطمینان بیٹھ گیا بولا۔

"کیا میجک دکھائیں گے آپ؟ دکھائیے"

اس نے بڑی بے زاری سے یہ جملہ کہا تھا۔ اسے عنبر ناگ اور کیٹی میں کوئی ایسی جادوگروں والی بات نظر نہیں آ رہی تھی۔ عنبر نے ناگ سے کہا۔

"ناگ بھیا! مینجر صاحب تمہارے میجک کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں تھوڑا سا نمونہ دکھا دو"

"او کے باس" ناگ نے کہا۔

اور میز کی دراز میں سے تاش نکال کر پھینٹنے لگا۔ پھر اس نے ایک پتہ نکال کر مینجر کو دیا اور کہا کہ اسے اپنی انگلیوں میں پکڑ لیں۔ یہ حکم کی اٹھی تھی۔ ناگ نے کہا۔

"یہ پتا آپ کے ہاتھ سے غائب ہونے لگا ہے"

ناگ نے چٹکی بجائی اور ماریا جو کہ اشارے کو سمجھ گئی تھی جلدی سے مینجر کے صوفے کے پیچھے آئی اور اس نے اس کے ہاتھ سے تاش کا پتا اڑا لیا۔ پتا ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی غائب ہو گیا۔

مگر مینجر اس سے کوئی زیادہ متاثر نہ ہوا۔ اس نے کہا۔

"مسٹر ناگ! اس قسم کے ٹرک شہر کے دوسرے ہوٹلوں میں اکثر دکھائے جاتے ہیں۔ مگر ہمارا ہوٹل شہر کا سب سے بڑا ہوٹل ہے۔ یہاں تو کوئی ایسا جادو کا کرشمہ ہونا چاہیئے کہ واقعی لوگ عش عش کر اٹھیں۔ یہ تاش کا کھیل تو بچوں کا کھیل ہے۔ شکریہ!"

اور مینجر اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ واپس جا رہا تھا۔ ناگ کو معلوم تھا کہ انہیں روپوں کی ضرورت رہے گی کیونکہ یہاں خرچ بہت تھا اور وہ چوری ڈاکہ نہیں مارنا چاہتے تھے۔ اس نے مینجر کو آواز دے کر کہا۔

"مسٹر مینجر! میرے پاس ایک جادو کا کرشمہ ہے۔ اگر آپ ڈریں گے نہیں تو میں دکھاؤں وہ کرشمہ؟"

مینجر رک گیا اور بولا۔

"اگر واقعی تمہارے پاس جادو کی کوئی شاندار آئٹم ہے تو ضرور دکھاؤ۔ اس سے تمہیں بھی آمدنی ہو گی اور ہمارے ہوٹل کا نام بھی مشہور ہو گا"

"آپ ڈر تو نہیں جائیں گے؟"

مینجر قہقہہ مار کر ہنسا۔

"ارے مسٹر ناگ ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آخر وہ بھی جادو ہی ہو گا۔ ہاتھ کی صفائی۔ شعبدہ بازی کوئی اصل بات تھوڑے ہو گی"

ناگ نے مسکرا کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تو پھر تشریف رکھیئے۔"
ناگ نے عنبر اور کیٹی سے کہا۔

"میں آئیٹم نمبر ایک دکھانے لگا ہوا۔ ذرا یہ میز درمیان میں سے اٹھا دو۔"

عنبر اور کیٹی نے جلدی سے درمیان میں سے گول چھوٹی میز پرے ہٹا دی۔ ناگ قالین پہ سیدھا لیٹ گیا اور اس نے عنبر سے کہا۔

"مائی لیڈر! میرے اوپر سفید چادر ڈال دو۔"

اسی وقت بستر پر سے سفید چادر اٹھا کر ناگ کے اوپر ڈال دی گئی۔ ناگ نے آواز دی۔

"مسٹر مینجر! ڈرنا نہیں۔ میں جس شکل میں بھی ظاہر ہوا تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔

عنبر نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"دیکھیں مسٹر ناگ سو گیا ہے۔ اب یہ غائب ہو جائے گا اور اس کی جگہ اس کا ایک دوست آجائے گا۔"

یہ کہہ کر عنبر نے زور سے ناگ کی چادر پہ پھونک ماری۔ چادر کے اندر ناگ نے آہستہ سے سانس لے کر سانس چھوڑ دیا اور وہ چادر میں سے غائب ہو گیا۔

عنبر نے ایک دم سے چادر اٹھا کر پرے کر دی۔ مینجر اپنی جگہ سے اچھل کر دونوں ٹانگیں صوفے پہ اٹھا کر بیٹھ گیا۔

"ارے باپ رے باپ۔ یہ کیا؟ یہ کیا؟ او گاڈ! واٹ اے میجک!"

مینجر کو ڈر کے مارے پسینہ آگیا تھا اور رنگ زرد ہو گیا تھا۔ کیونکہ اس کے سامنے قالین پہ مسٹر ناگ کی جگہ ایک سانپ پھن اٹھائے بیٹھا جھوم رہا تھا۔ مینجر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ارے بابا! یہ ہماری طرف کیوں دیکھ رہا ہے" خدا کے واسطے اس کو کہو واپس آجائے۔ واپس آجائے ہم نے کرشمہ دیکھ لیا۔ دیکھ لیا او گاڈ!"

عنبر نے جلدی سے سفید چادر اٹھا کر دوبارہ سانپ کے اوپر ڈال دی۔ ناگ دوبارہ انسانی شکل میں آگیا تھا۔ اس نے چادر پرے ہٹا دی اور اٹھ کر صوفے پہ بیٹھ گیا۔ عنبر نے کہا۔

"بولو مینجر صاحب کیسا ہے کرشمہ؟"

"اُف مائی گاڈ۔ ونڈرفل۔ یہ تو بہت کمال کا آئٹم ہے"
ناگ نے کہا۔

"ابھی ہمارے پاس میجک کی دوسری آئیٹم بھی ہیں۔ ہم سے بات کرو کہ ایک شو کی ہم کو کتنی کمشن ملے گی"

مینجر نے دل میں حساب لگا لیا تھا کہ اگر اس نے دو سو روپے سے پانچ سو روپے تک بھی ٹکٹ رکھا تو یہ جادو کا آئیٹم اتنا زبردست

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے کہ لوگ دور دور سے اِدھر ہر روز دیکھنے آئیں گے۔ اس حساب سے اس نے کہا۔

"اگر تم لوگ روز شو کرو گے تو میں تمہیں ہر روز ایک ہزار روپیہ دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ نہیں۔"

عنبر نے کہا۔

"یہ بہت تھوڑی رقم ہے مگر ہمیں ایک شرط پر منظور ہے کہ تم ہم سے دونوں کمروں کا آدھا کرایہ وصول کرو گے۔"

"او کے۔ مجھے منظور ہے۔"

مینجر جانتا تھا کہ یہ سودا مہنگا نہیں ہے۔ اس نے اسی وقت کاغذ منگوا کر معاہدہ لکھ کر اپنے اور عنبر کے دستخط کروائے اور ایک ہزار روپیہ ایڈوانس بھی دے دیا۔ طے یہ ہوا کہ دو دن بعد پہلا شو ہوگا۔ کیونکہ مینجر چاہتا تھا کہ اخباروں میں اس کی خوب پبلسٹی کر دی جائے۔

تیسرے دن رات کو جب ہوٹل کے ہال میں شو ہونے لگا تو کافی لوگ آئے ہوئے تھے۔ عنبر اور ناگ سٹیج پر آئے۔ انہوں نے جادوگروں والے کالے لباس پہن رکھے تھے۔ پہلے تو عنبر نے تاش کا کھیل دکھایا۔ پتے غائب کئے۔ ماریا پتا غائب کر دیتی تھی۔ آخر میں ناگ کالی چادر تان کر لیٹ گیا۔ ہال میں اندھیرا

کر دیا گیا۔ صرف ناگ پر روشنی پڑ رہی تھی۔ عنبر نے اعلان کیا کہ اب ہمارا دوست مسٹر ناگا آپ کے سامنے غائب ہوگا اور اس کی جگہ ایک سانپ آ جائے گا۔ یہ کہہ کر عنبر نے ہوا میں ہاتھ بلند کئے اور کہا۔

"ایک دو تین ——"

اس کے ساتھ ہی ناگ نے سانس اوپر کھینچ لیا اور وہ انسان سے سانپ بن گیا۔ عنبر نے چادر ہٹا دی۔ نیچے ناگ کی جگہ ایک سانپ بیٹھا پھنکار رہا تھا۔ لوگ دنگ رہ گئے۔ پھر زور زور سے تالیاں بجانے لگے۔ یہ آئیٹم لوگوں نے بہت پسند کی تھی۔ اسی روز ماریا نے ناگ سے کہا۔

"میرا خیال ہے ناگ بھیا تمہیں یہ کرتب نہیں دکھانا چاہئے اس طرح سے ہمارا بہت بڑا راز افشا ہو جائے گا۔"

عنبر بولا۔

"خیال تو تمہارا ٹھیک ہے۔ ایسا کرتے ہیں کہ ہم اس آئیٹم کو بدل دیتے ہیں۔"

ناگ بولا۔

"اس میں حرج کیا ہے۔ اخبار والوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں سانپ کیسے بن جاتا ہوں تو میں نے کہا تھا کہ یہ ٹرک ہے۔ اس میں اصلیت کچھ نہیں ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی کہنے لگی۔

"پھر بھی ہمیں یہ کرتب نہیں دکھانا چاہیئے۔ یہ بھی ہمارا ایک راز ہے جس کو ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔"

ناگ نے کہا۔

"اگر آپ لوگوں کا یہی خیال ہے تو میں اس کو بند کر کے کوئی دوسرا کرتب شروع کر دیتا ہوں۔"

چار دن سانپ بن جانے والا کرتب دکھانے کے بعد ناگ نے اسے روک دیا اور اب انہوں نے دوسرے کرتب دکھانے شروع کر دیئے۔ مینیجر ناراض ہو کر گیا۔ عنبر نے کہا۔

"مسٹر مینیجر تم ہماری فیس کم کر دو۔ ہم تم سے ایک ہزار کی جگہ پانچ سو روپے روزانہ لے لیا کریں گے مگر سانپ کا کرتب نہیں دکھائیں گے۔ کیونکہ اب خطرہ ہے کہ سانپ کہیں مسٹر ناگ کو ڈس نہ لے۔ آخر یہ شعبدہ ہے اور ہمیں روزانہ ایک سانپ کا خطرہ مول لینا پڑتا ہے۔"

آخر مینیجر راضی ہو گیا۔ کیونکہ لوگ عنبر ناگ ماریا کے دوسرے چھوٹے چھوٹے کرتب بھی بڑے شوق سے دیکھنے آتے تھے۔

ایک روز ناگ ہوٹل کے کمرے سے نکل کر نیچے ہال کمرے میں جا رہا تھا کہ ایک پُراسرار آدمی اس کے پیچھے لگ گیا۔ ناگ لفٹ میں داخل ہوا تو وہ پُراسرار آدمی بھی جس نے کالا سوٹ اور کالا ہیٹ پہن رکھا تھا اس کے ساتھ ہی لفٹ میں آ گیا اور ناگ کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا اور بولا۔

"کیا تم اتنی دولت حاصل کرنا چاہتے ہو کہ ساری زندگی تمہیں دوبارہ کرتب دکھانے کی ضرورت نہ پڑے؟"

ناگ نے اس آدمی کی طرف غور سے دیکھا اور محض دلچسپی کی خاطر پوچھا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

وہ آدمی بولا۔

"اگر تم میرے ساتھ چلو تو میں تمہیں ساری بات سمجھا دوں گا۔"

ناگ نے دل میں سوچا کہ چلو دیکھنا چاہیئے یہ شخص اس سے کیا چاہتا ہے اور کون ہے۔ وہ اس کے ساتھ جانے پر راضی ہو گیا۔

پُراسرار آدمی ناگ کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر سمندر کے کنارے لے گیا۔ یہ جگہ بالکل سنسان تھی۔ آس پاس کوئی انسان کیا چڑیا تک نظر نہیں آ رہی تھی۔ ناگ نے پوچھا۔

"اب بتاؤ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

پُراسرار آدمی نے جیب سے پائپ نکال کر سلگایا اور اس کا کش لے کر بولا۔

"ہم تمہیں پچاس ہزار روپے دیں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مگر کس لیے دو گے تم مجھے اتنی بھاری رقم؟" ناگ نے مسکرا کر پوچھا۔

پُراسرار آدمی نے کہا۔

"ہم نے تمہارا شو دیکھا ہے جس میں تم اپنی شعبدہ بازی سے انسان سے سانپ بن جاتے ہو۔ ہم تمہاری اس شعبدہ بازی کو تھوڑی دیر کے لیے پچاس ہزار روپوں میں خریدنا چاہتے ہیں۔ کیا تم تیار ہو اس کے لیے؟"

ناگ کی دلچسپی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آخر یہ لوگ کون ہیں اور اس سے کس قسم کا کام لینا چاہتے ہیں۔ اس نے پوچھا۔

"تم لوگ مجھ سے کیا کام لینا چاہتے ہو؟"

پُراسرار آدمی بولا۔

"پہلے یہ بتاؤ سانپ بن جانے کے بعد تم ہر شے کو انسانی آنکھ سے دیکھتے ہو یا سانپ کی آنکھ سے؟"

ناگ نے کہا۔

"فرض کرو میں انسانی آنکھ سے دیکھتا ہوں۔"

پُراسرار آدمی کہنے لگا۔

"یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اب تم ہمارا کام کر سکو گے۔"

"آخر وہ کام کیا ہے؟" ناگ نے سوال کیا۔

پُراسرار آدمی نے کہا۔

"میرے ساتھ آؤ۔"

وہ آدمی گاڑی میں بٹھا کر ایک بار پھر ناگ کو کراچی کی سڑکوں پر لے آیا۔ مختلف سڑکوں پر سے گھماتا ہوا وہ ایک پُل پر سے اُتر کر سڑک کے کنارے کھڑا ہو گیا اور بولا۔

"مجھے تمہاری آنکھوں پر پٹی باندھنی ہو گی۔ کیونکہ یہاں سے ہمارا راز شروع ہو جاتا ہے جو ہم تم پر ظاہر نہیں کر سکتے۔"

ناگ کے دل میں شوق تیز ہو گیا کہ یہ پُراسرار آدمی کیا چاہتا ہے؟ ناگ نے آنکھوں پر پٹی بندھوالی۔ گاڑی سڑک پر آگے روانہ ہوئی۔ ناگ نے محسوس کیا کہ گاڑی کئی سڑکوں پر سے چکر کاٹتی ہوئی ایک ایسے راستے پر آگئی ہے جو ریتلا ہے۔ ٹائروں کے نیچے سنگریزوں کے کچلے جانے کی آواز آ رہی تھی۔ کافی دیر تک گاڑی اِس ریتلے میدان میں چلتی رہی۔ پھر ایک جگہ سے گھومی اور ٹائروں کے نیچے سنگ ریزوں کی آواز بند ہو گئی۔ گاڑی ایک صاف اور ہموار جگہ پر آگئی تھی۔ گاڑی رُک گئی۔ پُراسرار آدمی نے ناگ کی آنکھوں کی پٹی کھول دی۔

ناگ نے دیکھا کہ گاڑی ایک گیراج میں کھڑی ہے جس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا دروازہ بند ہے۔ گیراج میں ہلکا ہلکا اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ پُراسرار آدمی ناگ کو گیراج کے ایک خفیہ دروازے میں سے نیچے تہہ خانے میں لے گیا۔ یہ ایک کھلا کمرہ تھا جس کے فرش پر قالین بچھا ہوا تھا۔ صوفے لگے تھے۔ میز پر گلدان سج رہا تھا۔ پُراسرار آدمی نے ناگ کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود کونے والی گول میز پر جا کر بیٹھ گیا۔

میز پر ایک ٹیپ ریکارڈ اور مائیکروفون رکھا ہوا تھا۔ اس نے بٹن دبا کر مائیکروفون اپنے ہونٹوں کے پاس کیا اور آہستہ سے بولا۔

"کالا چیتا! مسٹر ناگا اس وقت موجود ہے۔"

کمرے میں ایک بھاری بھاری پُراسرار سی آواز جو کسی سرگوشی کی طرح تھی گونجی۔ ناگ نے غور سے کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔ یہ آواز کمرے کی دیوار میں کسی خفیہ جگہ پر لگے ہوئے سپیکر سے آ رہی تھی۔

"مسٹر ناگا! تم سچ مچ سانپ بن جاتے ہو یا یہ تمہارا کرتب ہے؟"

پُراسرار آدمی نے ایک چھوٹا سا مائیکروفون ناگ کو دے دیا اور کہا۔

"کالا چیتا کے سوال جواب اس مائیکروفون پر دو۔"

ناگ نے کہا۔

"کوئی انسان سچ مچ سانپ نہیں بن سکتا۔ یہ میرا کرتب ہے، شعبدہ ہے۔"

کالے چیتے کی آواز آئی۔

"تم کتنی دیر تک سانپ بنے رہ سکتے ہو؟"

ناگ نے کہا۔

"آدھ گھنٹے تک اس کے بعد میرا کرتب ختم ہو جاتا ہے اور میں پھر انسان بن جاتا ہوں۔"

دراصل ناگ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ لوگ کون ہیں اور اس سے کس قسم کا کام لینا چاہتے ہیں۔ کالے چیتے کی آواز گونجی۔

"سانپ بن کر تم چیزوں کو پہچان سکتے ہو؟"

"پہچان سکتا ہوں، ناگ نے جواب دیا۔"

کالا چیتا بولا۔

"تمہیں چمگادڑ کے ساتھ جا کر ہمارا ایک کام کرنا ہو گا۔ اس کام کے عوض ہم تمہیں پچاس ہزار روپے دینگے۔"

"چمگادڑ کون ہے؟" ناگ نے پوچھا۔

پُراسرار آدمی بولا۔

"چمگادڑ میرا نام ہے۔ تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کالے چیتے سے سوال کیا۔

"آخر وہ کام کیا ہے؟ مجھے کیا کرنا ہو گا؟"

کالے چیتے کی آواز آئی۔

"یہ تمہیں بتا دیا جائے گا۔ لیکن اس سے پہلے میں تمہیں ایک بات بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ بات تمہیں کسی کو بتانی نہیں ہو گی۔ اگر تم نے اس کا کسی سے ذکر کیا تم اس کا کوئی ثبوت مہیا نہ کر سکو گے۔ تم ہمیں پکڑوا بھی سکو گے۔ کیونکہ ہمارے ٹھکانے کا علم نہیں ہے۔ پھر بھی اگر تم نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا تو ہمارے ہاتھ بڑے لمبے ہیں۔ ہمارے آدمی خونخوار ہیں۔ ان کے لیے ایک آدمی کو قتل کر کے لاش گم کر دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ تم سمجھ گئے ہو گے۔"

ناگ چونکا۔ یہ تو کوئی خطرناک گروہ ہے۔ معلوم کرنا چاہیے کہ یہ پاکستان میں کس قسم کا ناجائز کام کر رہے ہیں۔ ناگ نے مسکرا کر کہا۔

"اگر میں آپ کا کام کرنے کی حامی بھروں گا تو اتنا احمق نہیں ہوں کہ یہ راز کسی کو بتا دوں۔ آخر آپ مجھے پچاس ہزار روپے دیں گے۔ یہ خاصی رقم ہے۔"

کالے چیتے کی آواز سنائی دی۔

"ہم جب بھی تمہیں کسی مشن پر لے کر جائیں گے تمہیں ہر بار پچاس ہزار روپے پاکستانی کرنسی میں ادا کریں گے اور یہ کرنسی اصلی ہو گی۔"

ناگ بولا۔

"اب آپ یہ بتائیں کہ مجھے کام کیا کرنا ہو گا؟"

کالے چیتے نے کہا۔

"اگر تم تیار ہو تو کام تمہیں چمگادڑ بتا دے گا۔"

"میں تیار ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے راز کو اپنے سینے میں دفن کر کے رکھوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔ چمگادڑ! مسٹر ناگ کے ساتھ وقت اور جگہ طے کر لو۔ اور ہاں اسے آدمی رقم پہلے ادا کر دی جائے۔"

"او کے کالا چیتا!"

چمگادڑ نے یہ کہہ کر مائیکرو فون بند کر دیا۔ ناگ کے قریب آیا اور بولا۔

"میرے ساتھ آؤ۔"

یہ کہہ کر واپس سیڑھیاں چڑھ کر گیراج میں آ گیا۔ ناگ اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ گاڑی اندھیرے گیراج میں کھڑی تھی۔ چمگادڑ نے ناگ کی آنکھوں پر دوبارہ کالی پٹی کس کر باندھ دی اور گاڑی گیراج سے نکال کر انہی پر اسرار راستوں سے ہوتا ہوا کراچی کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑے پُل کے ساتھ والی سڑک پر آگیا۔ یہاں اِس نے ناگ کی آنکھوں پر سے پٹی کھول دی اور کہا۔

"ہم اب شہر سے دور کسی ویران جگہ پر جا کر معاملہ طے کریں گے"۔

چمگادڑ گاڑی چلاتا کراچی کی ہائی وے پر آگیا اور یہاں سے بیس بائیس میل آگے جا کر دائیں طرف ایک ویران جگہ ٹوٹے ہوئے پل کے قریب پہنچ کر گاڑی روک دی۔ یہاں چمگادڑ نے ایک بریف کیس کھولا۔ اس میں کرنسی نوٹ تھے۔ چمگادڑ نے کہا۔

"یہ کرنسی نوٹ سب تمہارے ہیں۔ تمہیں آج رات میرے ساتھ ایک خاص جگہ پر چلنا ہوگا۔ وہاں سے تمہارا مشن شروع ہوگا۔ آدھے کرنسی نوٹ تمہیں مشن آدھا مکمل ہونے کے بعد اور باقی رقم پورا مشن مکمل کرنے کے بعد ملے گی"۔

ناگ کو روپوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی وہ تو صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ لوگ پاکستان کے سب سے خوب صورت شہر کراچی میں بیٹھے کس قسم کی کاروائیاں کر رہے ہیں۔ کیونکہ ناگ کو پاکستان سے محبت تھی۔ اس ملک میں ناگ کے دوست امجد اور عزالہ بھی تھے۔ اس نے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔ مگر میرا مشن کیا ہے؟"

چمگادڑ بولا۔

"تم آج رات پورے ایک بجے اپنے ہوٹل کے باہر گیٹ پر تیار رہنا۔ میں آکر تمہیں لے جاؤں گا۔ تمہارا مشن تمہیں آج رات بتا دیا جائے گا"۔

ناگ نے کہا۔

"اوکے باس — تم مجھے رات کے ایک بجے گیٹ پر تیار پاؤ گے"۔

پُراسرار آدمی یعنی چمگادڑ نے ناگ کو گاڑی میں بٹھایا اور اس کے ہوٹل سے کچھ دور سڑک پر چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

عنبر کیٹی اور ماریا حیران تھے کہ ناگ کدھر چلا گیا ہے۔ جب ناگ آیا تو سب اس پر برس پڑے کہ وہ بغیر اطلاع دیئے کہاں چلا گیا تھا۔ ناگ بولا۔

"میں ایک خفیہ مشن پر گیا تھا"۔

"خفیہ مشن؟ کیا مطلب ہے تمہارا؟" عنبر نے پوچھا۔

کیٹی اور ماریا بھی ناگ کی طرف دیکھنے لگیں کہ یہ کس خفیہ مشن کی بات کر رہا ہے۔ ماریا نے پوچھا۔

"تم نے چپکے چپکے کون سا خفیہ مشن شروع کر دیا ہے ناگ بھیا؟"

ناگ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"سنو گے تو تمہارے اگر رونگٹے ہیں تو وہ کھڑے ہو جائیں گے۔"

عنبر بولا۔

"آخر کچھ تو بتاؤ۔"

ناگ نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ عنبر گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ ماریا نے کہا۔

"یہ لوگ غیر ملکی ایجنٹ ہوں گے۔ یہ پاکستان کے دشمن ہیں عنبر بھیا۔"

کیٹی بولی۔

"ان کو گرفتار کروا دینا چاہیئے۔"

ناگ نے کہا۔

"وہ کوئی ایک آدمی نہیں ہے۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے پاکستان دشمنوں کا ایک پورا گروہ یہاں کام کر رہا ہے۔"

عنبر نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ابھی ہمیں صبر سے کام لینا ہوگا۔ تم ایسا کرو کہ آج رات ایک بجے اس چمگادڑ کے ساتھ جاؤ اور یہ پتہ کرو کہ وہ تمہیں کس خفیہ مشن پر بھیج رہا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"مگر ہمیں ان کے ٹھکانے کا بھی کچھ پتہ نہیں۔ میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر وہ مجھے کسی خفیہ ٹھکانے پر لے گئے تھے۔"

عنبر نے کہا۔

"ماریا تمہارے ساتھ جائے گی۔ ظاہر ہے چمگادڑ واپس اپنے خفیہ ٹھکانے پر ہی جائے گا۔ ماریا چونکہ اسے دکھائی نہیں دے گی اس لیے اس خفیہ ٹھکانے کا آسانی سے سراغ لگا سکے گی۔"

ناگ نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ مجھے بڑے چالاک معلوم ہوتے ہیں میں نے چمگادڑ کی گاڑی میں کئی ایک الیکٹرانکس ڈائیل لگے ہوئے دیکھے ہیں۔ کہیں اسے پتہ نہ چل جائے کہ کوئی غیبی طاقت اس کا پیچھا کر رہی ہے۔"

عنبر بولا۔

"یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔ بہرحال ماریا تمہارے ساتھ جائے گی۔"

شام کو انہوں نے ہوٹل کے ہال میں اپنا جادو دکھایا تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا شو کیا اور پھر اپنے کمرے میں آ گئے۔ جب گھڑی نے رات کا پورا ایک بجایا تو ناگ کمرے سے نکلا اور ہوٹل کے گیٹ کی طرف چل پڑا۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ تھی، اس کو ماریا کی تیز خوشبو آ رہی تھی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ کو قتل کردو

رات سنسان تھی۔

سڑک پر سے کبھی کبھی کوئی گاڑی گزر جاتی تھی۔ ماریا نے کہا۔

"تمہارا چمگادڑ ابھی تک نہیں آیا"

ناگ آہستہ سے بولا۔

"وہ آ رہا ہوگا۔ وہ رک نہیں سکتا"

ابھی یہ بات ناگ کے منہ میں ہی تھی کہ چمگادڑ کی کالی ٹیوٹا گاڑی اس کے قریب آ کر رک گئی۔ اس نے اگلی سیٹ کا دروازہ کھول کر ناگ کو اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ناگ گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی پوری رفتار سے سڑک پر ایک طرف روانہ ہو گئی۔ ماریا گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی۔ ناگ نے محسوس کیا کہ چمگادڑ بار بار سامنے ڈیش بورڈ پر لگے ایک گول ڈائیل کو دیکھ رہا تھا جس میں ایک سرخ رنگ کی ننھی سی سوئی دائیں بائیں حرکت کر رہی تھی۔

گاڑی جب شہر سے کافی دور نکل آئی اور سمندر کے ساتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانھو ویران علاقہ شروع ہو گیا تو چمگادڑ نے گاڑی روک لی اور غور سے ڈائیل میں حرکت کرتی سوئی کو تکنے لگا۔ ناگ نے پوچھا۔

"کیا ہم منزل پر آ گئے ہیں مسٹر چمگادڑ؟"

چمگادڑ نے کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ ڈیش بورڈ کا ڈھکنا کھول کر قریب منہ لے جا کر کہا۔

"ہیلو کالا چیتا! ہیلو کالا چیتا!"

"کیا بات ہے؟"

"یس نمبر ۱۵ بول رہا ہوں۔ الیکٹرانکس ریڈار کچھ خفیہ لہریں پکڑ رہا ہے"

"تمہارا پیچھا تو نہیں کیا جا رہا؟" کالے چیتے کی آواز سنائی دی۔

چمگادڑ نے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھ کر کہا۔

"کالا چیتا۔ میرے آس پاس کوئی گاڑی۔ کوئی انسان نہیں ہے۔ مگر ریڈار کی سوئی نظر نہ آنے والے کسی انسان کی لہروں کو ریکارڈ کر رہی ہے"

کالا چیتا بولا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کہیں یہ مسٹر ناگا کا کوئی کرتب تو نہیں ہے اس سے بات کرو"

ناگ سمجھ گیا تھا کہ یہ بے حد حساس الیکٹرانکس ریڈار ماریا

کے جسم کی لہروں کو پکڑ رہا ہے۔ اس نے جھٹ کہا۔

"مجھے سوائے تھوڑی دیر کے لیے سانپ بن جانے اور کوئی کرتب نہیں آتا"

کالا چیتا بولا۔

"چمگادڑ! میں نے مسٹر ناگا کی بات سن لی ہے۔ تم مشن ملتوی مت کرو۔ ہو سکتا ہے یہ ٹیلی کمیونی کیشنز کے سگنل کی گڑبڑ ہو۔ جاؤ اپنا کام کرو"

"او کے کالا چیتا!"

ناگ نے اطمینان کا سانس لیا۔ چمگادڑ نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ ماریا بھی مطمئن ہو گئی۔ ناگ اور ماریا دونوں ہی سائنس کی ترقی اور اس الیکٹرانکس ریڈار کی اعلیٰ کارکردگی پر حیران ضرور ہوئے تھے۔ ۱۹۸۵ء میں سائنس اتنی ترقی کر گئی تھی کہ ایک چھوٹے سے آلے نے ماریا کی موجودگی ظاہر کر دی تھی۔

گاڑی ویران میدان میں ایک پہاڑی کی طرف بھاگی جا رہی تھی۔ اس پہاڑی کی چوٹی پر ہلکی سی روشنی ہو رہی تھی۔ اس پہاڑی کے پیچھے پہنچ کر چمگادڑ نے گاڑی ایک جگہ اندھیرے میں کھڑی کر دی۔ پہاڑی زیادہ اونچی نہیں تھی۔ ناگ نے دیکھا کہ پہاڑی کے اوپر لوہے کے خاردار تاروں کا جنگلا لگا ہوا تھا جس کے چاروں کونوں پر چار بلب روشن تھے اور تھوڑی تھوڑی دیر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بعد ایک فوجی گارڈ مشین گن ہاتھ میں لیے پہرہ دیتا گزر جاتا تھا۔ چمگادڑ نے ناگ کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

"اب میری بات غور سے سنو۔ اِس پہاڑی کے اوپر ایک بہت بڑی توپ لگی ہے جس کا رُخ سمندر کی طرف ہے۔ میں تمہیں ایک چھوٹا سا کیپسول دوں گا۔ یہ کیپسول تم اپنے منہ میں رکھ کر سانپ بن کر پہاڑی پر لگی ہوئی توپ کے مورچے میں جاؤ گے اور اسے توپ کی نالی کے اندر ڈال کر واپس آجاؤ گے اور تمہیں پچیس ہزار روپے ادا کر دیئے جائیں گے۔ پچیس ہزار روپے تمہیں اس وقت ملیں گے جب ایک گھنٹے بعد یہ کیپسول بم پھٹ کر اس ساری پہاڑی کو توپ سمیت تباہ کر دے گا۔"

ماریا اور ناگ چونک پڑے۔ تو یہ لوگ پاکستان کی فوجی تنصیبا[ت] کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ چمگادڑ نے ناگ کی طرف مسکرا کر دیکھا[اور] کہا۔

"یاد رکھو۔ تم ہمیں دھوکہ نہیں دے سکو گے۔ تمہیں واپس آتے ہوئے مورچے کی بڑی توپ کے بریچ پر لکھے ہوئے چار انگریزی کے ہندسے یاد کر کے واپس آ کر ہمیں بتانے ہوں گے۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہ ہندسے کیا ہیں۔ اگر تم نے ہندسے ٹھیک بتائے تو ہم سمجھ جائیں گے کہ تم ——

توپ کے مورچے میں داخل ہوئے تھے۔"

ناگ نے کہا۔

"مگر میں سانپ کی شکل میں ہوں گا اور اس شکل میں انگریزی کے ہندسے ...."

چمگادڑ نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔

"تم ہمیں پہلے بتا چکے ہو کہ سانپ بن کر بھی تمہاری انسانی یادداشت باقی رہتی ہے۔ بولو۔ کیا تم اِس مشن پر جاؤ گے یا ——"

اور چمگادڑ نے اپنی جیب میں سے بڑے آرام سے ایک چمکیلا پستول نکال کر اس کا رخ ناگ کی طرف کر دیا۔ ناگ نے مسکرا کر کہا۔

"میں ضرور جاؤں گا باس۔ پچاس ہزار روپے کون چھوڑ سکتا ہے بھلا۔ لاؤ مجھے کیپسول بم دے دو۔ میں تمہیں توپ کی بریچ کے ہندسے بھی آکر بتا دوں گا۔"

چمگادڑ نے بریف کیس کے خفیہ خانے سے ایک سبز رنگ کا کیپسول نکالا۔ اِس کے نیچے لگا ہوا ایک باریک پن باہر کھینچ لیا اور ناگ کو دے کر بولا۔

"ٹھیک ایک گھنٹے بعد یہ بم پھٹ کر یہاں تباہی مچا دے گا۔ تمہیں جلدی سے جلدی یہ کام کر کے واپس آنا ہوگا۔ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تمہارا اسی جگہ انتظار کر رہا ہوں گا۔ اب جلدی سے نکل جاؤ
ناگ نے کیپسول لیا اور گاڑی میں سے نکل کر پہاڑی کی
اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ ماریا اس کے ساتھ تھی
نے کہا۔

"ناگ! یہ تو بڑا خطرناک بم ہے۔ اس کو ہم پاکستانی مورچے میں نہیں پھینک سکتے"
ناگ بولا۔

"میں اتنا پاگل نہیں ہوں۔ تم اسے یہاں سے دور سمندر میں جا کر پھینک آؤ"

"لیکن ایک گھنٹے بعد مورچہ تباہ نہ ہوا تو اس چمگادڑ کی اولاد کو کیا جواب دو گے؟" ماریا نے کہا۔
ناگ بولا۔

"میں واپس آ کر اس سے الگ ہو جاؤں گا۔ تم اس کا پیچھا کرنا"
ماریا نے کہا۔

"مگر اس کی گاڑی میں جو الیکٹرانکس ریڈار لگا ہے وہ کم بخت میرے جسم کی شعاعوں کو ظاہر کر رہا ہے"
ناگ بولا۔

"پھر کیا ہوا۔ تم اس چمگادڑ کا پیچھا کرنا۔ اس کے

ٹھکانے کا سراغ لگانا کہ وہ کہاں پر ہے۔ ہم صبح ہونے سے پہلے پہلے وہاں چھاپہ مروا کر کالے چیتے کو گرفتار کروا دیں گے"
ناگ نے کیپسول بم ماریا کی طرف بڑھایا۔

"تم یہ بم یہاں سے جتنی دور سمندر میں لے جا کر پھینک سکتی ہو۔ پھینک آؤ۔ اس کے بعد تم چمگادڑ کی گاڑی میں چلی جانا۔ میں توپ کی بریچ کے چاروں ہندسے نوٹ کر کے آتا ہوں"
ماریا نے کہا۔

"تمہیں سانپ بن کر وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ میں مورچے میں جا کر وہ چاروں ہندسے معلوم کر کے آجاتی ہوں۔ تم اسی جگہ ٹھہرو"

"یہ بھی ٹھیک ہے۔ تو پھر تم جلدی سے اوپر پہاڑی کے مورچے میں جا کر بریچ کے ہندسے نوٹ کر کے اس کیپسول بم کو دور سمندر میں پھینک کر واپس اسی جگہ آ جاؤ"
ماریا نے ناگ کے ہاتھ سے کیپسول بم لے لیا اور کہا۔

"میں جا رہی ہوں"
ناگ کو ایک دم سے ماریا کی خوشبو آنا بند ہو گئی۔ ماریا بڑی تیزی سے ہوا میں اوپر کو اچھل کر اڑتی ہوئی پہاڑی کے اوپر لگی ہوئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

توپ کے مورچے کی طرف چلی گئی تھی۔

ناگ اسی جگہ جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ ماریا نے مور[چے] کے پاس پہنچ کر دیکھا کہ مورچہ ایک جگہ پہاڑی کھود کر بنایا گ[یا] تھا اور وہاں سخت پہرہ لگا تھا۔ وہ مورچے میں داخل ہو گ[ئی] یہاں ایک بہت بڑی توپ لگی تھی جس کی نالی پہاڑی کی دیوار سوراخ میں سے باہر نکلی ہوئی تھی۔ اتنی بڑی توپ ماریا نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ چار فوجی یہاں بھی پہرہ دے رہے تھے۔

ماریا نے بریچ کے قریب آکر اس پر لکھے ہوئے انگریزی کے چاروں ہندسے پڑھے۔ یہ ۵،۹،۷ تھے۔ انہیں اچھی طرح یاد کر کے ماریا مورچے سے نکلی اور پہاڑی کے اوپر سے اڑتی ہو[ئی] سمندر پر آگئی۔ وہ سمندر کی سطح سے دس فٹ بلند ہو کر اڑ[ی] جا رہی تھی۔ جب وہ پہاڑی مورچے سے کافی دور کھلے سمن[در] میں آگئی تو اس نے کیپسول بم کو سمندر میں گرا دیا اور واپس مڑ[ی] یہ سارا کام پندرہ منٹ کے اندر اندر ہو گیا۔ ناگ اندھیری جگ[ہ] میں دبکا بیٹھا تھا۔ اسے اچانک ماریا کی خوشبو آئی۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

"ماریا! تم آگئیں؟"

"ہاں ناگ — سب کام ہو گیا ہے۔"

"توپ کی بریچ کا نمبر کیا ہے؟"

"اس کا نمبر ۵،۹،۷ ہے تم یاد کر لو"، ماریا نے کہا۔

ناگ بولا۔

"اب چلو چمگادڑ ہمارا انتظار کر رہا ہوگا۔ یاد رکھنا میں راستے میں کوئی بہانہ بنا کر اتر جاؤں گا۔"

ماریا نے کہا۔

"مگر وہ تمہیں باقی کے پچیس ہزار اس وقت تک نہیں دے گا جب تک کہ مورچے پر بم کا دھماکہ نہیں ہو جاتا۔"

ناگ نے کہا۔

"دیکھا جائے گا۔ تم میرے ساتھ چلو۔ بہر حال تم چمگادڑ کا تعاقب کرو گی اور ان لوگوں کا خفیہ ٹھکانہ معلوم کرو گی۔"

"ٹھیک ہے"، ماریا بولی۔

ناگ جھاڑیوں میں سے نکل کر اونچے نیچے میدان میں سے ہو کر اس جگہ آگیا جہاں اندھیرے میں چمگادڑ کی گاڑی کھڑی تھی۔ وہ بے تابی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے ناگ کو دیکھتے ہی پوچھا۔

"مشن پورا ہو گیا؟"

ناگ نے کہا۔

"یس سر! پورا ہو گیا۔ میں نے کیپسول بم توپ کی نالی میں رکھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیا ہے۔"

"بریچ کا نمبر کیا تھا؟ چمگادڑ نے پوچھا۔

ناگ نے نمبر بتایا تو چمگادڑ نے اپنی نوٹ بک نکال کر اس پر لکھے ہوئے نمبر سے ملایا۔ نمبر بالکل ٹھیک تھا۔ چمگادڑ خوش ہو کر بولا

"شاباش مسٹر ناگا۔ تم نے ایک بہت بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ بہت جلد کالا چیتا تمہیں بھی اپنے گروہ میں شامل کر لے گا۔ پھر تم ساری زندگی عیش کرو گے۔ تمہیں ہوٹلوں میں کرتب دکھانے کی ضرورت نہیں ہو گی۔"

ناگ نے کہا۔

"میری پچیس ہزار روپے کی رقم اب مجھے دے دو۔"

چمگادڑ کہنے لگا۔

"ضرور ضرور ــــ مگر دھماکہ ہونے میں صرف چالیس منٹ باقی رہ گئے ہیں۔ کیوں نہ دھماکے کے بعد تم پوری رقم لے لو۔"

ناگ بولا۔

"تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیئے چمگادڑ ــــ کالا چیتا کا بھی یہی آرڈر ہے۔"

"او کے ــ یہ لو مسٹر ناگا ــــ"

اور چمگادڑ نے بریف کیس کھول کر اس میں سے پچیس

روپے کے نوٹوں کی تین گڈیاں ناگ کے حوالے کر دیں۔ ناگ نے نوٹوں کو اپنی جیکٹ کی جیبوں میں احتیاط سے رکھ لیا اور کہا۔

"اب مجھے شہر کے قریب کسی جگہ ڈراپ کر دو۔"

چمگادڑ بولا۔

"میں یہاں سے ایک میل دور ایک مقام پر کھڑے ہو کر پہاڑی مورچے کے پھٹنے کا انتظار کروں گا۔ اور اس کی فلم بناؤں گا۔ اگر تم چاہو تو میرے ساتھ وہاں رک کر اپنے مشن کی کامیابی کا نظارہ کر سکتے ہو اور پھر تم نے باقی کی رقم بھی تو مجھ سے لینی ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"یہاں سے نکل چلو پہلے۔"

چمگادڑ نے گاڑی سٹارٹ کی اور کچی سڑک کے اندھیرے میں آہستہ آہستہ چلاتا اسے بڑی سڑک پر لے آیا اور پھر شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ اب بھی ڈیش بورڈ پر لگے ہوئے ڈائیل کو بار بار دیکھ رہا تھا۔ اس نے خفیہ ٹرانسمیٹر اون کر کے کالے چیتے کو سگنل دیا اور کہا۔

"کیپسول رکھ دیا گیا ہے کالا چیتا!"

"ونڈرفل ــ کہیں کوئی دھوکہ تو نہیں ہوا؟"

"نو سر۔ ایسا نہیں ہے۔ مسٹر ناگا نے توپ کی بریچ کا نمبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

درست بتایا ہے۔"

"میری طرف سے اسے مبارک باد دو۔ اور دھماکے کے بعد اسے باقی رقم بھی ادا کر دینا۔"

"او کے باس — مگر ایک بات ہے۔ غیر مرئی انسانی جسم کے سگنل ریڈار پر پھر آنے لگے ہیں۔"

کالا چیتا بولا۔

کیا کسی وقت بند بھی ہو گئے تھے؟"

چمگادڑ نے کہا۔

"یس باس — جب مسٹر ناگا پہاڑی مورچے کی طرف گیا تھا تو یہ سگنل آنا بند ہو گئے تھے۔"

کالے چیتے کی آواز آئی۔

"پھر ہو سکتا ہے یہ اس کے جسم میں سے سگنل نکل رہے ہوں۔ کیونکہ اس کے اندر ایک جادو کا سانپ بھی تو بیٹھا ہوا ہے۔ کوئی بات نہیں۔ تم بم کے دھماکے کا انتظار کرو۔ اور جب توپ تباہ ہو جائے تو مجھے فوراً اطلاع کرو۔"

"او کے باس!"

ماریا اور ناگ نے یہ ساری گفتگو سن لی تھی۔ چمگادڑ نے ٹرانسمیٹر اوف کر دیا اور ناگ سے کہنے لگا۔

"تم روپے میں سے بارہ آنے ہمارے گروہ کے آدمی

بن چکے ہو۔ یہ بات تمہیں پہلے بھی بتا دی گئی ہے کہ تم ہمارا یہ راز کسی پر ظاہر نہیں کرو گے۔ ظاہر کرنے کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہو گا۔ کیونکہ تمہارے پاس سوائے میرے کوئی دوسرا ثبوت نہیں ہے۔ اور میرے ایک دانت کے نیچے سائی نائیڈ زہر سے بھری ہوئی ایک ننھی سی کیپسول ہر وقت چھپی رہتی ہے۔ خطرے کے وقت اگر میں نے دیکھا کہ گرفتار ہونے والا ہوں تو بڑی آسانی سے کیپسول چبا کر میں فوراً مر جاؤں گا اور پولیس کچھ بھی سراغ نہ لگا سکے گی اور ہمارے گروہ کے دوسرے آدمی اپنا کام جاری رکھیں گے۔ اس لیے بہتر ہو گا کہ تم اپنی زبان بند رکھو اور ہمارا کام کر کے ہم سے بھاری معاوضہ وصول کر کے عیش کرتے رہو۔ کیا خیال ہے؟"

"بڑا اچھا خیال ہے۔" ناگ نے کہا۔

"مجھے آتی دولت پر لات مارنے کی کیا ضرورت ہے۔"

چمگادڑ نے ڈائیل کی طرف ایک بار پھر دیکھا اور کہا۔

"مسٹر ناگا! کیا سچ مچ تمہارے اندر کوئی سانپ چھپا ہوا ہے جس کے جسم کی لہریں اس ریڈار پر ظاہر ہو رہی ہیں؟"

ناگ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ایک جادو کا سانپ میرے اندر موجود ہے ہو سکتا ہے
یہ اسی کی لہریں ہوں"
چمگادڑ نے مسکرا کر گھڑی دیکھی۔
"بم پھٹنے میں پندرہ منٹ رہ گئے ہیں۔ میرا خیال ہے ہمیں
یہیں کہیں رک کر پہاڑی توپ کو تباہ ہوتے دیکھنا چاہئے۔
یہاں سے پہاڑی صاف نظر آرہی ہے"
اس نے ایک طرف سڑک ۔ ہٹ کر گاڑی کھڑی کر دی۔
ناگ نے کہا۔

"میں یہاں سے جانا چاہتا "
چمگادڑ نے حیران ہو کر کہا۔
"کیا تم اپنی باقی رقم نہیں ۔ اؤ گے؟"

"ناگ نے کہا تم نہیں جانتے ... ے اندر کا سانپ مجھے
یہاں سے جانے کے لیے ... ر کر رہا ہے اور میں اس
کا کہا ٹال نہیں سکتا۔ شاید و ... شہر میں جا کر فوراً دودھ
پینا چاہتا ہے۔ کیونکہ میں جب ... ہی سانپ بنتا ہوں اس
کے بعد دودھ ضرور پیتا ہوں ... مجھے تمہیں بتانا یاد نہیں رہا"
چمگادڑ نے کہا۔
"جیسے تمہاری مرضی۔ میں تمہا ... ں باقی کی رقم تمہیں تمہارے

ہوٹل پہنچا دوں گا۔ لیکن اگر تم میرے پاس رہتے تو پہاڑی
توپ کے دھماکے دیکھ سکتے"
ناگ بولا۔
"سوری مسٹر چمگادڑ۔ میں مجبور ہوں۔ میرا سانپ دودھ
پینا چاہتا ہے"
اور ناگ تیزی سے گاڑی میں سے نکل کر سڑک پر ایک طرف
روانہ ہو گیا۔ ماریا اس کے ساتھ۔ ناگ نے ماریا کی خوشبو سونگھ کر کہا۔
"ماریا تم اس کے ساتھ رہو۔ مگر ذرا فاصلے پر رہنا تاکہ
اس کے ریڈار پر تمہارے جسم کی لہریں نہ آسکیں ——"
ماریا نے کہا۔
"رات کے دو بجنے والے ہیں۔ تم اکیلے واپس کس
طرح جاؤ گے؟"
ناگ بولا۔
"میری فکر نہ کرو۔ میں پہنچ جاؤں گا۔ یاد رکھو۔ دھماکہ
پہاڑی کی بجائے سمندر میں ہوگا۔ یہ شخص اس کے بعد بہت
پریشان ہوگا۔ اور اپنے باس کالے بچھو کو رپورٹ کرنے
سیدھا اپنے خفیہ ٹھکانے پر ہی جائے گا۔ تم اس کے
تعاقب میں رہنا"
ماریا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم فکر نہ کرو۔ میں اِس کے خفیہ ٹھکانے کا سراغ لگا کر ہی آؤں گی"۔

یہ کہہ کر ماریا واپس چلی گئی اور ناگ تیز تیز قدموں سے سڑک پر شہر کی طرف چلنے لگا۔ کچھ دور جانے کے بعد اسے پیچھے سے ایک ٹرک کی روشنی نظر آئی۔ ناگ کھڑے ہو کر ہاتھ کا اشارہ کرنے لگا۔ ٹرک ڈرائیور کوئی شریف آدمی تھا۔ اِس نے ٹرک روک کر ناگ کو اپنے ساتھ اگلی سیٹ پر بٹھا لیا اور ٹرک شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔

چمگادڑ اپنی گاڑی میں خاموش بیٹھا بار بار اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھ رہا تھا۔ بم کا دھماکہ ہوتے میں صرف پانچ منٹ باقی رہ گئے تھے۔ اس نے دیکھا کہ ریڈار کی سوئی پھر حرکت کرنے لگی تھی۔ وہ بڑا حیران ہوا کہ جب مسٹر ناگا جا چکا ہے تو یہ سوئی پھر کیوں حرکت کر رہی ہے؟ اب یہ کس انسان کے جسم کی لہروں کو ظاہر کر رہی ہے؟

مگر اس وقت اِس کی ساری توجہ پہاڑی والے دھماکے کی جانب لگی ہوئی تھی۔ دھماکے میں صرف دو منٹ رہ گئے تھے۔ اِس کا دل دھڑک رہا تھا۔ اندھیرے میں اس کی آنکھیں کلائی والی گھڑی کے ڈائیل پر حرکت کرتی چمکتی سیکنڈوں والی سوئی پر لگی تھیں۔ ایک منٹ گزر گیا۔ پھر آخری منٹ گزرنے

لگا۔ سوئی نے جب ساٹھواں سیکنڈ پورا ہوا تو اسے ایک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ مگر یہ دھماکہ کہیں بہت دور ہوا تھا۔

اس نے پہاڑی کی طرف دیکھا وہاں کوئی دھماکہ نہیں ہوا تھا۔ پہاڑی اسی طرح تھی۔ اس کی بجائے اسے دور سمندر میں روشنی ہوتی نظر آئی۔ وہ سٹ پٹا کر رہ گیا۔ کیا مسٹر ناگا نے اسے دھوکہ دیا تھا؟

ماریا اِس کے قریب ہی کار کے باہر کھڑی اِس کی پریشانی کا تماشہ کر رہی تھی۔ اِسی وقت ڈیش بورڈ میں رکھے ٹرانسمیٹر میں سگنل کی ٹون سنائی دی۔ چمگادڑ نے فوراً ٹرانسمیٹر کھول کر کہا:

"ہیلو کالا چیتا!"

"میں کالا چیتا ہوں۔ میں نے دھماکے کی ہلکی گرج سنی ہے۔ کیا پہاڑی کی توپ تباہ ہو گئی؟"

چمگادڑ نے اسے بڑے افسوس کے ساتھ ڈرتے ڈرتے یہ خبر سنائی کہ ہم سے دھوکہ کیا گیا ہے۔ دھماکہ سمندر میں ہوا ہے۔ پہاڑی کی توپ والا مورچہ اسی طرح قائم ہے۔ کالا چیتے کی دھاڑ سنائی دی۔

"کیا تم نے مسٹر ناگا کو پوری رقم دے دی تھی؟"

"نہیں باس — صرف پچیس ہزار ادا کئے گئے ہیں"۔

"وہ اب کہاں ہے؟ اسے گولی مار کر ختم کر دو"۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"باس! وہ جا چکا ہے۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو؟ فوراً میرے پاس پہنچو۔" اور سگنل بند ہو گیا۔

ماریا باہر کھڑی یہ ساری گفتگو سن رہی تھی۔ وہ مسکرائی۔ چمگادڑ نے ٹرانسمیٹر بند کیا اور کار سٹارٹ کر دی۔ وہ واپس خفیہ ٹھکانے کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ شہر کے جنوب کی طرف نکل آیا۔ اس نے دیکھا کہ ڈائیل کے ریڈار کی سوئی اسی طرح حرکت کر رہی تھی اور ظاہر کر رہی تھی کہ کوئی غیر مرئی جسم اس کا پیچھا کر رہا ہے۔ اس نے ایک جگہ کار روک دی اور کالے چیتے کو سگنل پر بتایا کہ کوئی چیز اس کا پیچھا کر رہی ہے۔ کالے چیتے نے کہا۔

"گدھے کہیں کے اگر مسٹر ناگا تمہارے ساتھ نہیں ہے تو پھر کون تمہارا پیچھا کر رہا ہو گا؟"

چمگادڑ بولا۔

"کالا چیتا! مسٹر ناگا اور اس کے ساتھی جادوگر ہیں۔ شعبدہ باز ہیں۔ ہو سکتا ہے مسٹر ناگا کا غیبی سانپ میرا پیچھا کر رہا ہو اور اسے ہمارے ٹھکانے کا علم ہو جائے۔"

کالے چیتے نے کہا۔

"پھر تم اِدھر مت آؤ۔ کسی طرح اس غیبی سانپ کو جُل دینے کی کوشش کرو۔"

ماریا نے یہ سنا تو سوچا کہ اسے گاڑی سے دور ہو کر پیچھا کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے دور ہٹ جانے سے اس کے جسم سے اُٹھنے والی لہریں ریڈار پر نہ پڑیں۔ چنانچہ وہ چمگادڑ کی کار سے کافی پیچھے چلی گئی۔ اب اسے چمگادڑ کی گاڑی دور سے ایک سائے کی طرح نظر آ رہی تھی۔

چمگادڑ نے دیکھا کہ ڈائیل کی سوئی کی حرکت بہت کم ہو گئی تھی۔ اس نے کالے چیتے کو بتایا کہ سوئی بہت معمولی حرکت کر رہی ہے۔ لگتا ہے جاسوس سانپ کہیں دور چلا گیا ہے۔ کالے چیتے نے کہا۔

"خبردار۔ کسی حالت میں بھی جب تک سوئی ساکت نہ ہو جائے خفیہ ٹھکانے کا رُخ نہ کرنا۔ کسی طرح غیبی سانپ کی زد سے نکل جانے کی کوشش کرو۔"

"او کے باس!"

یہ کہہ کر چمگادڑ نے گاڑی ایک دم سٹارٹ کی اور اس کی رفتار تیز کر دی۔ ماریا بھی ایک خاص فاصلہ رکھ کر اس کا پیچھا کرنے لگی۔ ریڈار کی سوئی اسی طرح ہلکی حرکت کر رہی تھی۔ چمگادڑ گھبرا بھی رہا تھا کہ اگر یہ کاروائی کسی غیبی سانپ کی ہے تو کہیں وہ اس پر حملہ نہ کر دے اور اسے ہلاک نہ کر ڈالے۔ وہ کوشش کرنے لگا کہ کسی طرح گاڑی کو یوں اِدھر اُدھر سے گھماتا ہوا نکل جائے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ غیبی سانپ اگر کہیں ہے تو دھوکہ کھا جائے۔

گاڑی کھلی سڑک پر ستر میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہی تھی، آگے ریل کا پھاٹک آ گیا۔ پھاٹک کھلا تھا۔ کار پھاٹک کراس کر گئی۔ چمگادڑ نے گاڑی کو شہر کے گنجان علاقوں کی طرف ڈال دیا، شہر رات کے تین بجے سنسان اور سڑکیں خالی خالی تھیں۔

چمگادڑ گاڑی کو سڑکوں کے پیچ دار جال میں گھمانے لگا۔ وہ کراچی شہر کی ساری سڑکوں کو جانتا تھا۔ جبکہ ماریا کو اس شہر کی سڑکوں اور مختلف راستوں کا علم نہیں تھا، چمگادڑ کبھی گاڑی کو ایک سڑک میں لے جاتا اور دوسری طرف سے نکال کر تیسری سڑک کے اندر گھس جاتا۔

ماریا اس کا تعاقب کر رہی تھی مگر وہ پیچھے رہ گئی تھی۔ اس کی رفتار گاڑی کی رفتار سے کم تھی۔ گاڑی ایک گلی میں گھس گئی۔ یہ گلی آگے جا کر ایک دوسری گلی میں داخل ہو جاتی تھی اور پھر ایک بہت اونچی عمارت کا چکر کاٹ کر اس عمارت کے اندر بنے ہوئے پارکنگ لاٹ میں گھس جاتی تھی۔ چمگادڑ بڑی مکاری سے کام لیتے ہوئے اس عمارت کے اندر گاڑی کو لے گیا اور اسے پارکنگ لاٹ کے اندھیرے میں ایک طرف لے جا کر رک گیا۔

اس کا دل بڑی طرح دھڑک رہا تھا۔ اس نے جھک کر ڈائیل

کی چمکتی ہوئی سرخ سوئی کو دیکھا۔ سوئی بالکل حرکت نہیں کر رہی تھی۔ وہ خوش ہوا اس کا پیچھا کرنے والی غیبی طاقت اس کا ساتھ چھوڑ چکی تھی۔ مگر وہ ابھی اس جگہ سے باہر نہیں نکلنا چاہتا تھا۔ وہ زیادہ سے زیادہ وقت اسی جگہ گزارنا چاہتا تھا۔

ماریا کراچی کی اس گنجان آبادی میں پہنچ کر چمگادڑ کی گاڑی سے بچھڑ گئی تھی۔ اس نے بہت تلاش کیا مگر چمگادڑ کی کار خدا جانے ان سنسان اور تنگ سڑکوں میں کہاں کھو گئی تھی۔ وہ ناامید ہو کر واپس اپنے ہوٹل کی طرف چلی۔ اب اسے ہلٹن ہوٹل کا راستہ بھی معلوم نہیں تھا۔ وہ عمارتوں سے کچھ بلند ہو گئی اور اس نے فضا میں عنبر ناگ کی بو لینے کی کوشش کی۔ ایک جانب سے اسے ناگ کی بو آئی۔ وہ اسی طرف کو چل پڑی۔

ناگ پہلے ہی وہاں پہنچ کر عنبر اور کیٹی کو ساری کہانی سنا چکا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ماریا چمگادڑ اور اس کے ساتھی کالا چیتا کے خفیہ ٹھکانے کا پتہ چلا کر ہی واپس آئے گی مگر اس نے بھی واپس آ کر بتایا کہ چمگادڑ اس کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ عنبر نے حیران ہو کر کہا۔

"ماریا! یہ پہلا موقع ہے کہ کسی نے تمہیں بھی جُل دے دیا اور تمہارے ہاتھ سے نکل گیا۔"

ماریا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عنبر! اس کی گاڑی میں ایک ایسا ریڈار لگا ہے جو میرے جسم کی غیر مرئی لہروں کو ظاہر کر دیتا ہے۔ چنانچہ وہ ہوشیار ہو گیا۔ اس نے کالے چیتے کو بتایا کہ شاید مرڈانا گا کا غیبی سانپ اس کا پیچھا کر رہا ہے۔ میں جان بوجھ کر اس سے تھوڑی پیچھے ہو گئی کہ اس طرح سے ہو سکتا ہے میری لہریں ریڈار پر نہ پڑیں مگر وہ گاڑی گھماتا شہر کی پیچ دار سڑکوں میں کہیں غائب ہو گیا۔ میں کیا کر سکتی تھی۔"

ناگ نے کہا۔

"جب سمندر میں دھماکہ ہوا تو اس پر کیا گزری تھی؟"

ماریا نے سارا واقعہ بیان کیا۔ عنبر بولا۔

"ناگ کیا تم اندازے سے اس خفیہ ٹھکانے تک پہنچ سکتے ہو؟"

ناگ بولا۔

"پہنچ تو سکتا ہوں مگر بڑی مشکل سے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ چمگادڑ کالا چیتا کے حکم پر مجھے گرفتار کرنے یا ہلاک کرنے یہاں ضرور آئے گا۔ پھر ہم اسے پکڑ سکتے ہیں۔ یا ہم میں سے کوئی اس کا پیچھا کر سکتا ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"تمہیں یاد ہے اس نے کہا تھا کہ اس کے دانت میں زہر کا کیپسول چھپا ہوا ہے۔ اگر اسے پکڑ لیا گیا تو وہ زہر کا کیپسول نگل کر خودکشی کر لے گا۔"

کیٹی نے کہا۔

"پھر تو ہمیں چاہیے کہ اسے پکڑنے کی بجائے اس کا پیچھا کیا جائے۔"

عنبر بولا۔

"اس سے ناگ کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"میری فکر نہ کرو عنبر بھیا! اگر چمگادڑ آیا تو میں جان بوجھ کر اس کے قابو میں آ جاؤں گا تاکہ وہ مجھے اپنے خفیہ ٹھکانے پر لے جائے اور پھر میں وہاں سے کسی دوسری شکل میں باہر نکل کر اس سارے علاقے کا جائزہ لے لوں گا۔"

آخر یہی طے پا گیا کہ ناگ دن کا زیادہ وقت ہوٹل کی لابی میں یا باہر ٹہل کر گزارے گا۔ تاکہ چمگادڑ اس کی زد میں آئے تو اسے گرفتار کرنے کی کوشش کرے۔

دوسری طرف چمگادڑ نے جب دیکھا کہ صبح ہو رہی ہے اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ڈائیل کے ریڈار کی سُرخ سوئی بھی بے حرکت ہے اور میدان صاف بتا رہی ہے تو اس نے گاڑی پارکنگ لاٹ سے نکالی اور بڑی تیزی سے اپنے خفیہ اڈے کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں وہ ہر ایک منٹ بعد سرخ سوئی کو دیکھ لیتا تھا۔ سوئی بتا رہی تھی کہ اس کا پیچھا نہیں کیا جا رہا ہے۔ چمگادڑ خفیہ اڈے پر پہنچ کر سیدھا اسی کمرے میں آ گیا جہاں وہ کالے چیتے سے مائیکروفون پر بات کرتا تھا۔ اس گروہ کے جتنے جاسوس پاکستان میں پاکستان کے خلاف تخریبی کارروائیاں کر رہے تھے ان میں سے سوائے چمگادڑ کے اور کسی نے آج تک کالے چیتے کو نہیں دیکھا تھا۔

چمگادڑ کو بھی خاص خاص موقعوں پر کالا چیتا اپنے کمرۂ خاص میں بلاتا تھا۔ اور اس وقت بھی اس نے منہ پر نقاب ڈالا ہوتا تھا۔

چمگادڑ نے مائیکروفون پر کالے چیتے کو ناکام مشن کی ساری تفصیل سنائی اور کہا کہ آرڈر کریں تاکہ میں ناگ کو ختم کر دینے پر اپنے کسی آدمی کو لگا دوں۔

کالے چیتے کی آواز آئی۔

"نہیں صرف مسٹر ناگا کو ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھی کو بھی جو ہوٹل کے ہال میں تماشہ دکھاتا ہے ختم کرنا ہوگا۔ نمبر اٹھارہ کو کہو کہ ان دونوں کو قتل کر دے۔"

چمگادڑ نے اِس خدشے کا اظہار کیا کہ یہ دونوں جادوگر قسم کے شعبدہ باز ہیں۔ اِن کے پاس کوئی غیبی سانپ بھی ہے۔ کالا چیتا بولا۔

"نمبر اٹھارہ کو کہو کہ اِن دونوں کو بے خبری میں ہلاک کرے اس قتل کے لیے خفیہ بے آواز پستول استعمال کرے اس سے پہلے کہ ہمارا راز فاش ہو ان دونوں کو ختم کر دیا جائے ــــ جاؤ۔ جلدی کرو۔"

"او کے باس ــــ آج شام تک دونوں کو ختم کر دیا جائے گا۔"

یہ کہہ کر چمگادڑ دوسرے کمرے میں چلا گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیپسول ٹائم بم

دوسرے کمرے میں چمگادڑ ایک پلنگ پر جا کر لیٹ گیا۔

سرہانے رکھے ٹائم پیس کا اس نے تین گھنٹے بعد کا الارم لگایا اور سو گیا۔ وہ تین گھنٹے کی نیند لینا چاہتا تھا۔ اس سے پہلے اس نے وائرلیس پر نمبر اٹھارہ سے رابطہ پیدا کر کے اسے خفیہ ٹھکانے پر تین گھنٹے بعد آنے کا کہہ دیا تھا۔ تین گھنٹے تک چمگادڑ سوتا رہا۔

ٹھیک تین گھنٹے بعد الارم بج اٹھا۔ چمگادڑ کی آنکھ کھل گئی۔ اتنے میں نمبر اٹھارہ اس کے کمرے میں داخل ہوا۔ یہ ایک سانولے رنگ کا گھنگھریالے بالوں والا پکی عمر کا آدمی تھا جس کی آنکھوں سے وحشت برس رہی تھی۔ لگتا تھا کہ بڑا خطرناک آدمی ہے اور کئی لوگوں کا خون کر چکا ہو گا۔

چمگادڑ نے اسے ناگ اور عنبر کے بارے میں ساری بات سمجھائی اور کہا کہ کالا چیتا کا حکم ہے کہ ان دونوں کو آج قتل کر دیا جائے۔"

"یہ دونوں ہلٹن ہوٹل کے ہال میں شام کو شعبدے دکھاتے ہیں۔"

نمبر اٹھارہ نے کہا۔

"چمگادڑ مجھے ان کی شکلیں دکھا دو۔"

چمگادڑ بولا۔

"ابھی دکھاتا ہوں۔"

چمگادڑ نے اپنے بریف کیس میں سے ایک تصویر نکال کر نمبر اٹھارہ کو دکھائی۔ یہ تصویر اس نے اپنے خفیہ کیمرے سے ہوٹل کے ہال میں اس وقت اتاری تھی جب عنبر اور ناگ وہاں تماشہ دکھا رہے تھے۔

نمبر اٹھارہ نے کہا۔

"کیا ان سے پچیس ہزار روپے واپس نہیں لینے؟"

چمگادڑ نے کہا۔

"اس سلسلہ میں کالا چیتا نے کوئی ہدایت نہیں کی۔ اس نے صرف یہ حکم دیا ہے کہ تم آج رات ان دونوں کو خفیہ گن سے ہلاک کر ڈالو گے۔"

"او کے باس ——"

نمبر اٹھارہ نے اپنی مونچھوں پہ ہاتھ پھیر کر کہا۔ چمگادڑ نے اسے اس بات کی خاص طور پہ تاکید کی کہ ان دونوں کو قتل کرنے کے بعد وہ خفیہ ٹھکانے پہ مت آئے۔

"تم وہاں سے اپنے ٹھکانے پہ چلے جانا اور مجھے کوڈ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لفظوں میں فون کر کے بتا دینا۔ کہ تم نے دونوں کو ٹھکانے لگا دیا ہے“

”ایسا ہی ہوگا چمگادڑ۔ باس سے کہہ دو کوئی فکر نہ کرے۔ نمبر اٹھارہ کے لیے یہ کوئی پہلا قتل نہیں ہے۔ میں دس آدمیوں کو پاکستان میں موت کے گھاٹ اتار چکا ہوں اور آج تک پولیس کسی کا سراغ نہیں لگا سکی ہے“

”شاباش“ چمگادڑ نے کہا۔ ”اب جاؤ اور جا کر تیاری کرو“

نمبر اٹھارہ خفیہ ٹھکانے سے نکل گیا۔

اپنے فلیٹ میں جاتے ہی اس نے شاندار بلیو سوٹ پہنا۔ خوشبو لگائی۔ بے آواز دس گولیوں والا ریوالور بریف کیس سے نکال کر اپنے سوٹ کی واسکٹ کی جیب میں رکھا اور ٹیکسی میں بیٹھ کر ہلٹن ہوٹل آ گیا۔ اُسے ناگ کی تصویر دکھا دی گئی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ناگ ہوٹل کی لابی میں کھڑا ہوٹل کے مینجر سے باتیں کر رہا ہے۔ اِس نے ناگ کو پہچان لیا۔ مگر ناگ نے نمبر اٹھارہ کی شکل نہیں دیکھی تھی اِس لیے اسے علم نہ ہو سکا کہ یہ شخص اُسے اور عنبر کو قتل کرنے وہاں آیا ہے۔

نمبر اٹھارہ نے جائزہ لیا کہ کیا وہ اِس جگہ اُسے قتل کر سکتا ہے؟ مگر ایسا ممکن نہیں تھا۔ ایک تو یہاں ناگ کا ساتھی عنبر موجود

نہیں تھا اور نمبر اٹھارہ نے عنبر کو ساتھ ہی ہلاک کرنا تھا۔ دوسرے یہاں لوگ چل پھر رہے تھے اس لیے نمبر اٹھارہ کے پکڑے جانے کا خطرہ تھا۔ وہ اپنے اسی فیصلے پر قائم رہا کہ مسٹر ناگ کو اس کے ساتھی عنبر کے ساتھ ہوٹل کے ہال میں اِس وقت قتل کرے گا جب ہال کمرے میں اندھیرا ہوگا۔ صرف سٹیج پر ہی روشنی ہوگی اور عنبر ناگ اپنے جادو کے کرتب دکھا رہے ہوں گے۔

وہ ہوٹل کے کافی روم میں جا کر بیٹھ گیا۔

اس وقت شام کے پانچ بج رہے تھے۔ نمبر اٹھارہ نے کچھ کباب اور کافی منگوا لی اور اخبار چہرے کے آگے رکھ کر [illegible] لگا۔ اصل میں وہ ترچھی نظروں سے ناگ کو دیکھ رہا تھا۔ اس [illegible] نوجوان میں اسے کوئی خاص بات نظر نہیں آ رہی تھی۔ اسے گولی مار کر قتل کر دینا بڑی آسان بات تھی۔

ناگ کچھ دیر ہوٹل کے مینجر سے باتیں کرتا رہا۔ اصل میں ناگ بھی ہر آنے جانے والے کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ کہیں ان میں کوئی پر اسرار چمگادڑ تو نہیں ہے۔ ناگ نے مینجر سے کہا۔

”شو کا ٹائم ہو رہا ہے۔ اب میں چلتا ہوں“

نمبر اٹھارہ نے دیکھا کہ مسٹر ناگ ہوٹل کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلا گیا۔ نمبر اٹھارہ اٹھ کر کاؤنٹر پر آیا اور اس نے جادو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے شو کا ایک ٹکٹ لے لیا۔ اس نے جان بوجھ کر پچھلی کرسیوں کا ٹکٹ لیا تھا۔ تاکہ وہ عنبر اور ناگ پر گولی چلا کر وہاں سے آسانی کے ساتھ فرار ہو سکے۔

ناگ بھی فلیٹ میں جا کر تیار ہونے لگا۔ عنبر بھی جادو کے کرتب دکھانے والا کالا سوٹ پہن رہا تھا۔ اتنے میں ماریا اور کیٹی بھی دوسرے کمرے سے وہاں آ گئیں۔ ماریا نے ناگ سے پوچھا کہ اسے چمگادڑ نظر آیا؟ ناگ نے کہا۔

"مجھے تو چمگادڑ کیا ایک ننھی سی چڑیا تک نظر نہیں آئی"

کیٹی کہنے لگی۔

"ناگ بھیا تم لوگوں کو ہوشیار رہنا ہوگا۔ وہ لوگ بڑے خطرناک جاسوس ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ بھیس بدل کر یہاں پہنچ جائیں اور ——"

عنبر بولا۔

"اور کیا؟ وہ مجھے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے"

ماریا نے کہا۔

"عنبر بھیا مگر ناگ تو زخمی ہو سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے اگر چمگادڑ بھیس بدل کر شو روم میں آ گیا اور اس نے ناگ پر گولی چلا دی تو ناگ زخمی ہو سکتا ہے"

ناگ مسکرایا۔

"فکر نہ کرو۔ مجھے کچھ نہیں ہوگا"

عنبر بولا۔

"لیکن پھر بھی ہمیں اپنی طرف سے پورا انتظام کرنا ہوگا"

ماریا نے کہا۔

"میں تو کہتی ہوں کہ آج کا شو ملتوی کر دو"

ناگ ہنس دیا۔

"بس ڈر گئیں؟ اری ماریا بہن تمہیں یاد نہیں کہ ہم کیسے کیسے خطرناک حالات سے گزرے ہیں؟ یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہے"

ماریا نے جواب دیا۔

"دشمن چھپ کر وار کرے گا ناگ۔ اور ایسے کمینے دشمن سے ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہیئے"

ناگ نے کہا۔

"تم گھبراؤ نہیں۔ ہم چوکس رہیں گے اور پھر تم بھی تو ہمارے ساتھ ہو گی"

عنبر کہنے لگا۔

"ہاں ماریا — آج ذرا تم خبردار رہنا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے چمگادڑ یا اس خونی گروہ کا کوئی آدمی وہاں موجود ہو"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے کہا۔

"میں سٹیج پر ایک طرف کھڑی ہو کر سارے لوگوں پر کڑی نظر رکھوں گی۔"

عنبر اور ناگ کالے سوٹ پہن کر کمرے سے نکلے اور لفٹ کے ذریعے شوروم کے ساتھ والے کمرے میں پہنچ گئے۔ لوگ ہال میں کرسیوں پر بیٹھے کرتب دکھانے والے جادوگروں کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ ان میں سب سے پچھلی قطار کے کونے میں نمبر اٹھارہ بھی بیٹھا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں اخبار تہہ کر کے پکڑا ہوا تھا۔ سٹیج پر پردہ گرا ہوا تھا۔ منیجر نے آکر شو شروع ہونے کا اعلان کیا تو پردہ ہٹ گیا۔ عنبر اور ناگ نے جھک کر حاضرین کو سلام کہا۔

لوگ تالیاں بجانے لگے۔

نمبر اٹھارہ ہوشیار ہو گیا۔ اس نے اخبار اپنے آگے کر کے واسکٹ کی جیب سے خطرناک بے آواز چھوٹا ریوالور خاموشی سے نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ یہ کام اس نے اتنی ہوشیاری سے کیا کہ کسی کو خبر نہ ہو سکی۔ یہاں تک کہ ماریا جو سٹیج پر کونے میں کھڑی برابر لوگوں کو تک رہی تھی اسے بھی معلوم نہ ہو سکا۔

عنبر اور ناگ نے گھوم پھر کر کرتب دکھانے شروع کر دیئے۔ وہ کچھ اس طرح حرکت کر رہے تھے کہ نمبر اٹھارہ کو نشانہ نہ

لگانے میں دقت محسوس ہو رہی تھی۔ وہ کسی اچھے موقع کا انتظار کرنے لگا۔

ایک خاص کرتب دکھاتے وقت ناگ نے عنبر کو سیدھا کھڑا کر دیا اور خود اس کے پیچھے آ کر اس کے سر کے گرد ایک چمکتی ہوئی تھالی گھمانے لگا۔ یہ بڑا اچھا موقع تھا۔ ہال میں اندھیرا تھا۔ صرف سٹیج پر روشنی تھی۔ نمبر اٹھارہ آہستہ سے اٹھا اور کونے کے اندھیرے میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے ریوالور نکال کر پہلے عنبر کا نشانہ کیا اور فائر کر دیا۔ ساتھ ہی دوسرا فائر ناگ پر کر دیا۔ ٹھک ٹھک کی دو آوازیں آئیں اور عنبر اور ناگ سٹیج پر گر پڑے۔ لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ ماریا کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کس نے گولی چلائی ہے۔ لوگ دروازوں کی طرف بھاگے۔ نمبر اٹھارہ بھی ان کے ساتھ ہی دروازے کی طرف بڑھا۔ ماریا اچھل کر لوگوں کے اوپر آ گئی۔ پھر اس نے ایک نیلے سوٹ والے آدمی کو اخبار بغل میں دبائے ایک طرف تیزی سے جاتے دیکھا تو اسے شک ہوا کہ اسی نے گولی چلائی ہے۔ وہ اس کے پیچھے لپکی۔

سٹیج پر گولی عنبر کے سینے میں لگ کر دور جا گری تھی مگر وہ لوگوں کو دکھانے کے لیے سٹیج پر گر پڑا تھا۔ دوسری گولی ناگ کو چھوتی ہوئی گزر گئی تھی اور اس کے کندھے کی کھال ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طرف سے چھل گئی تھی اور خون نکلنے لگا تھا۔ وہ بھی جلدی سے نیچے ہو کر بیٹھ گیا۔ اسی وقت انہیں اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے جایا گیا۔ مینجر نے پولیس اور ڈاکٹر کو فون کر دیا۔ ناگ کے کندھے پر پٹی باندھ دی گئی، عنبر نے کہا۔

"خدا کا شکر ہے مجھے گولی نہیں لگی۔"

حالانکہ گولی سیدھی اس کے سینے میں لگی تھی۔ مگر وہ کسی پر اپنی خفیہ طاقت کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ماریا نمبر اٹھارہ کے پیچھے لگی تھی۔ نمبر اٹھارہ باہر نکلتے ہی ایک خالی ٹیکسی کی طرف لپکا۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ تھی۔ ماریا نے دیکھا کہ ٹیکسی میں بیٹھتے وقت نمبر اٹھارہ نے واسکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر کسی شے کو ٹٹولا اور پھر ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریوالور نظر آیا۔ ماریا کو یقین ہو گیا کہ یہی خونی جاسوسوں کے گروہ کا آدمی ہے۔ جو عنبر اور ناگ کو ہلاک کرنے آیا تھا۔

ماریا کو اس قدر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے اسی وقت نمبر اٹھارہ کی گردن دبا کر مار ڈالنے کا ارادہ کیا مگر یہ سوچ کر غصہ پی گئی۔ کہ اسے اس شخص کا ٹھکانہ معلوم کرنا چاہیے کہ یہ کہاں جاتا ہے اور اس کے گروہ کے باقی لوگ کہاں پر رہتے ہیں۔

ٹیکسی ایک طرف روانہ ہو گئی۔ ماریا ٹیکسی کے اندر ہی بیٹھی تھی۔ نمبر اٹھارہ ٹیکسی کو شہر کے ایک خوب صورت علاقے میں لے آیا اور ایک

شاندار بلڈنگ کے سامنے رکوا کر بل ادا کر کے بلڈنگ کی لابی میں داخل ہو گیا۔ ماریا اس کے ساتھ ہی داخل ہو گئی۔

اب ماریا نے غور سے نمبر اٹھارہ کو دیکھا۔ وہ رومال سے اپنے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ پونچھ رہا تھا۔ نمبر اٹھارہ چوتھی منزل کے ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ اس فلیٹ کا نمبر ۴۰ تھا۔ ماریا بھی اندر چلی گئی۔ نمبر اٹھارہ نے دروازے کی چٹخنی لگا دی اور بیڈ روم میں جا کر الماری میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر پیغام نشر کرنا شروع کیا۔

"چمگادڑ میں نمبر اٹھارہ بول رہا ہوں۔ میں نے اپنا کام کر دیا ہے۔ مسٹر ناگ اور اس کے ساتھی میری گولیوں کا نشانہ بن چکے ہیں۔"

دوسری طرف سے چمگادڑ کی آواز آئی۔

"آج رات ہی تمہیں اپنے دوسرے مشن پر جانا ہے۔ بس اب تھوڑی دیر بعد اپنے دوسرے مشن پر روانہ ہو جاؤ خبردار۔ کام بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے کرنا پہلے ہی ہمیں ایک ناکامی ہوئی ہے۔ کالا چیتا بے حد غصے میں ہے۔"

نمبر اٹھارہ نے کہا۔

"فکر کی بات نہیں چمگادڑ۔ نمبر اٹھارہ اپنے دوسرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مشن میں بھی کامیاب ہو گا ــ او کے،،

نمبر اٹھارہ نے ٹرانسمیٹر بند کر کے الماری میں رکھ دیا اور خود کپڑے تبدیل کرنے لگا۔ ماریا وہیں موجود تھی اور سوچ رہی تھی کہ اس شخص کا دوسرا مشن کیا ہو گا؟ ماریا نے نمبر اٹھارہ کا فلیٹ دیکھ لیا تھا۔ اس کا نام نمبر اٹھارہ بھی اسے معلوم ہو گیا تھا اب وہ نمبر اٹھارہ کا دوسرا مشن معلوم کرنا چاہتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ بھی کراچی شہر میں کوئی خطرناک تخریبی کارروائی ہو گی۔

ماریا بیڈ روم سے نکل کر ڈرائنگ روم میں آ کر بیٹھ گئی۔ نمبر اٹھارہ نے بیڈ روم میں کپڑے تبدیل کئے۔ اپنا نیلا سوٹ اتار کر اس نے بندرگاہ پر چوکیداروں کی وردی پہنی اور فلیٹ کو تالا لگا کر باہر نکل گیا۔ اس نے اپنی جیب میں دو بڑے ہی طاقتور کیپسول بم چھپا کر رکھ لیے تھے۔ ماریا نے یہ ٹائم بم نہیں دیکھے تھے کیونکہ نمبر اٹھارہ نے یہ بم بیڈ روم میں وردی پہنتے ہوئے جیب میں رکھے تھے۔

نیچے آ کر نمبر اٹھارہ نے سڑک پر سے ایک بس پکڑی اور کراچی کی بندرگاہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کا مشن کراچی کی بندرگاہ نمبر گیارہ پر کھڑے ایک ایسے غیر ملکی جہاز کو تباہ کرنا تھا جس پر پاکستان کے لیے ایٹمی ٹیکنالوجی کا بڑا قیمتی سامان لدا ہوا تھا آدھا سامان اتار کر گودام میں رکھا جا چکا تھا جہاں بحری فوج کے دو سپاہی پہرہ دے رہے تھے اور آدھا سامان ابھی جہاز

پر ہی تھا۔ نمبر اٹھارہ کو کالا چیتا کی طرف سے حکم ملا تھا کہ پاکستان کو ملنے والے اس ایٹمی سامان کو گودام اور جہاز سمیت تباہ کر دیا جائے۔

ماریا نمبر اٹھارہ کے مشن سے بے خبر تھی مگر وہ برابر اس کا تعاقب کر رہی تھی اور بس میں اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔ اس وقت رات کے نو بج رہے تھے۔ بس بندرگاہ روڈ کے آخر میں ایک بہت بڑے گیٹ کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔ یہ بندرگاہ نمبر گیارہ کا گیٹ تھا۔ وہاں بھی پہرہ لگا تھا۔ مگر نمبر اٹھارہ اپنا شناختی کارڈ دکھا کر اندر داخل ہو گیا۔ ماریا کو معلوم ہوا کہ اس خطرناک دشمن جاسوس نے بندرگاہ پر ملازمت کر رکھی ہے اور چوکیدار بنا ہوا ہے۔ وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے گیٹ میں داخل ہو گئی۔

نمبر اٹھارہ گودی نمبر گیارہ پر آ گیا۔ یہاں سمندر میں ایک بہت بڑا غیر ملکی جہاز بندرگاہ کی گودی کے ساتھ لگا تھا جس کے دو تین کیبنوں میں روشنی ہو رہی تھی۔ نمبر اٹھارہ گودی کے ایک دفتر میں گیا۔ اپنی حاضری لگوائی اور باہر آ کر بید ہاتھ میں لیے ٹہلنے لگا۔ جیسے پہرہ دے رہا ہو۔ ماریا خاموشی سے ایک طرف کھڑی اس کی حرکات کا جائزہ لینے لگی۔ وقت آہستہ آہستہ گزرتا چلا جا رہا تھا۔ نمبر اٹھارہ اسی طرح چل پھر کر اور گودی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے دوسرے لوگوں سے باتیں کرتا پہرہ دے رہا تھا۔ رات کے گیارہ بج گئے اب دفتر والے بھی چلے گئے جو رات کی شفٹ پر تھے۔ گودی خالی ہو گئی۔ غیر ملکی جہاز پر سیڑھی لگی تھی۔ سیڑھی کے پاس ہی ایک دوسرا پاکستانی چوکیدار پہرہ دے رہا تھا۔

نمبر اٹھارہ اس کے پاس جا کر باتیں کرنے لگا۔ نمبر اٹھارہ کو وہاں سبھی جانتے تھے کہ وہ چوکیدار ہے۔ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ وہ ملک دشمن جاسوسوں کے ہاتھ بک چکا ہے۔ اور محض پیسے کی خاطر اپنے وطن سے غداری کر رہا ہے۔ چونکہ وہ ملک دشمن لوگوں یعنی کالا چیتا سے غداری کرنے کے عوض کافی پیسے وصول کرتا تھا اس لیے وہ ایک فلیٹ میں رہتا تھا اور کسی کو اس نے یہ نہیں بتایا ہوا تھا۔

نمبر اٹھارہ نے جہاز کی سیڑھی کے آگے پہرہ دیتے چوکیدار کو کچھ روپے دے کر چائے اور بسکٹ لانے کے لیے باہر بھیج دیا اور خود وہاں چل پھر کر پہرہ دینے لگا جب اصلی چوکیدار نظروں سے اوجھل ہو گیا تو نمبر اٹھارہ سیڑھیاں چڑھ کر جہاز پر آگیا۔ ماریا اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ غیر ملکی جہاز کے عرشے پر پہنچ کر چوکیدار نے یوں ظاہر کیا جیسے وہ اوپر پہرہ دے رہا تھا۔

غیر ملکی جہاز کے عرشے پر کوئی نہیں تھا۔

نمبر اٹھارہ کو بتا دیا گیا تھا کہ کیپسول ٹائم بم کس جگہ پر رکھنا ہے۔ وہ عرشے پر ٹہلتا ٹہلتا سیڑھیاں اتر کر نیچے جہاز کی اس منزل میں آگیا جو پانی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اسے یہاں ایک غیر ملکی ملاح ملا جو کھانے کا ٹرے لیے کیبن کی طرف جا رہا تھا۔ وہ چوکیدار نمبر اٹھارہ کو پہچانتا تھا اس لیے اس نے اسے کچھ نہ کہا۔ نمبر اٹھارہ نے بھی اس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر ہیلو ہیلو کہا اور جہاز کی نچلی منزل کے ایک کونے میں آگیا۔ یہاں وہ گودام تھا جس کے اندر پاکستان کو دیا جانے والا ایٹمی ٹیکنالوجی کا باقی سامان بند تھا اور باہر تالا لگا ہوا تھا۔

نمبر اٹھارہ نے ادھر ادھر دیکھا۔ وہاں اس کے سوا کوئی نہیں تھا۔ (لیکن ماریا اس کی ساری حرکتیں دیکھ رہی تھی)۔ نمبر اٹھارہ نے کونے میں جا کر جیب سے کیپسول بم نکال کر اس کی پن کھینچ کر جیب میں رکھ لی اور کیپسول بم کو گودام کے دروازے کے نیچے سے اندر لڑھکا دیا۔ ایک گھنٹے بعد اس بم نے پھٹ کر جہاز کو تباہ و برباد کر دینا ہے۔

ماریا فوراً سمجھ گئی کہ نمبر اٹھارہ نے گودام کے اندر ٹائم بم لڑھکایا ہے۔ وہ تیزی سے گودام کے اندر داخل ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ اندر بڑے بڑے لکڑی کے کریٹ پڑے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جن پر یہ لکھا تھا۔

"سامان ایٹمی ٹیکنالوجی برائے پاکستان"

ماریا نے فرش کی طرف دیکھا۔ وہاں اسے سبز رنگ کا ایک انگلی کے برابر ایک کیپسول نظر آیا۔ یہ اسی قسم کا کیپسول بم تھا جو ماریا نے اس سے پہلے پہاڑی والی توپ کو بچانے کے لیے سمندر میں لے جا کر پھینکا تھا۔ بڑا ہی طاقتور ٹائم بم تھا۔ اس کا پن نکالا جا چکا تھا۔ ماریا کو اندازہ تھا کہ یہ بم بھی ایک گھنٹے بعد ہی پھٹے گا۔ اس نے بم اٹھا لیا اور تیزی سے گودام سے باہر نکل آئی۔ وہ نمبر اٹھارہ کے سر پر رہنا چاہتی تھی کہ وہ دوسری جگہ پر کوئی بم تو نہیں رکھ رہا؟ ماریا نے دیکھا کہ نمبر اٹھارہ جہاز کے باہر سیڑھی کے پاس پہرہ دے رہا تھا۔ وہ بڑا خوش تھا کہ اس کے مشن کا ایک حصہ مکمل ہو گیا ہے۔ اب اسے گودام کے اندر جا کر دوسرا ٹائم بم رکھنا تھا۔

اتنے میں اصلی چوکیدار چائے لے کر آ گیا۔ نمبر اٹھارہ نے کہا۔

"تم میرے لیے چائے بناؤ۔ میں ذرا اندر باتھ روم سے ہو کر آتا ہوں"

اصلی چوکیدار وہیں ٹرے رکھ کر بیٹھ گیا اور چائے بنانے لگا۔ نمبر اٹھارہ گودی کے ایک بڑے دفتر میں داخل ہو گیا۔

دفتر خالی پڑا تھا۔ آگے گودام کا دروازہ تھا جو بند تھا۔ نمبر اٹھارہ نے چاروں طرف نگاہ ڈالنے کے بعد جیب سے چابی نکال کر تالا کھولا اور گودام میں داخل ہو گیا۔ ماریا اس کے ساتھ تھی۔ ماریا نے دیکھا کہ یہاں بھی اس قسم کے ایٹمی سامان والے بڑے بڑے کھوکھے ایک دوسرے کے اوپر رکھے ہوئے تھے۔ یہ بھی وہی ایٹمی بجلی گھر کے لیے دیا جانے والا ایٹمی سامان تھا جس کی پاکستان کو بجلی پیدا کرنے اور ملک کی صنعتی ترقی کے لیے بے حد ضرورت تھی۔ نمبر اٹھارہ نے جیب سے دوسرا کیپسول ٹائم بم نکالا۔ اس کے نیچے سے باریک پن بڑی احتیاط سے کھینچ کر جیب میں رکھا اور کیپسول بم کو لکڑی کے بھرے ہوئے کھوکھوں کے درمیان ایک جگہ ڈال دیا اور واپس باہر آ کر گودام کے دروازے کو اسی طرح تالا لگا دیا۔

ماریا نے جلدی سے اس بم کو بھی اٹھا لیا۔

وہ باہر آئی تو دیکھا کہ نمبر اٹھارہ بڑے مزے سے اصلی چوکیدار کے پاس بیٹھا چائے پی رہا تھا اور فلموں کی باتیں کر رہا تھا۔ وہ اپنا مشن پورا کر چکا تھا۔ اب تھوڑی دیر بعد وہ وہاں سے دور چلا جانا چاہتا تھا تاکہ جب بم پھٹیں تو وہ وہاں پر موجود نہ ہو۔ اس نے گھڑی دیکھ کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بھائی خدا بخش! میں ذرا دوسری گودی کا بھی چکر لگا آؤں۔ آج کل ہر طرف سے چوکس رہنا چاہیئے۔ تمہیں معلوم ہی ہے کہ ہمارے ملک کا بڑا قیمتی سامان اس وقت بندرگاہ پر موجود ہے"

"ہاں۔ ہاں ایک چکر لگا آؤ۔ میں یہاں پر موجود ہوں"

اور نمبر اٹھارہ دوسری گودی کی طرف روانہ ہوگیا۔ ماریا اس کے پیچھے تھی۔ دوسری گودی وہاں سے کافی دور سمندر کے دوسرے پہلو کی طرف تھی۔ نمبر اٹھارہ اپنے آپ کو بموں کے بھیانک دھماکوں سے دور کرنا چاہتا تھا۔ اس نے چلتے چلتے دو ایک بار کلائی والی گھڑی دیکھی۔ وہ اندازہ کرنا چاہتا تھا کہ ابھی بم پھٹنے میں کتنی دیر باقی ہے۔ ماریا کا خیال تھا کہ یہ دونوں بم آدھ گھنٹے بعد پھٹنے والے تھے۔

جب نمبر اٹھارہ دوسری گودی پر دور ایک جگہ رکھے ہوئے لکڑی کے کھوکھے کے پیچھے جاکر بیٹھ گیا اور مزے سے سگریٹ سلگا کر پینے لگا تو اب ماریا نے سوچا کہ جو دو خطرناک ٹائم بم اس کے پاس ہیں ان کو دور سمندر میں جاکر پھینک آنا چاہیئے۔

چنانچہ ماریا فضا میں بلند ہوئی۔ سامنے سمندر پھیلا ہوا تھا۔

وہ جتنی تیزی سے ہوا میں چل سکتی تھی یا اُڑ سکتی تھی اڑتی ہوئی سمندر میں کافی دور نکل گئی۔ بندرگاہ سے کوئی ایک میل کے فاصلے پر کھلے سمندر میں پہنچ کر ماریا نے دونوں کیپسول بم سمندر میں پھینک دیئے اور خود واپس اس گودی پر آگئی جہاں نمبر اٹھارہ بیٹھا ہوا تھا۔ ماریا ایک طرف کھڑی ہوگئی اور اسے غور سے تکنے لگی۔ آدھ گھنٹہ گزر گیا مگر بم نہ پھٹے۔ ماریا نے سوچا کہ ہو سکتا ہے بموں کا پھٹنے کا وقت ایک گھنٹے بعد ہو۔

نمبر اٹھارہ بھی اپنی گھڑی کو دیکھ لیتا تھا۔ جب ایک گھنٹہ گزرنے میں پانچ منٹ باقی رہ گئے تو نمبر اٹھارہ کی بے تابی بڑھنے لگی۔ اس کے ماتھے پر پسینہ آگیا۔ اس کی آنکھیں کبھی دور گودی نمبر گیارہ پر کھڑے غیر ملکی جہاز اور گودی کے گودام کی طرف اُٹھ جاتیں اور کبھی وہ اپنی گھڑی کو تکنے لگتا۔

ماریا کی نگاہ دور سمندر کی طرف تھی جہاں اس نے دونوں ٹائم بم پھینکے تھے۔ اور جو تھوڑی دیر بعد پھٹنے والے تھے۔ ماریا کے دیکھتے دیکھتے دور کھلے سمندر میں روشنی سی پھیل گئی۔ پھر اسے ایک کے بعد ایک دو دھماکوں کی آواز سنائی دی۔ زیادہ بری حالت نمبر اٹھارہ کی ہوئی۔ کیونکہ اس نے اپنی آنکھیں گودی نمبر گیارہ کی طرف لگا رکھی تھیں۔ اور دھماکے گودی نمبر گیارہ کی بجائے دور سمندر میں ہوئے تھے اور روشنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی سمندر کی طرف ہوئی تھی، گودی نمبر گیارہ پر خاموشی تھی۔ نہ جہاز میں کوئی دھماکہ ہوا تھا اور نہ ہی گودام کے اندر کوئی بم پھٹا تھا۔

نمبر اٹھارہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور پریشانی کے عالم میں گودی کی طرف دوڑا۔ سمندر میں دھماکوں کی آواز سے گودی پر خطرے کا الارم بجنے لگا تھا اور ساحلی گارڈ کی کشتیاں دھماکے کی طرف دوڑنے لگیں۔ بندرگاہ کی گارڈ بھی گودیوں پر فوراً پہنچ گئی اور انہوں نے ساری گودی کو گھیرے میں لے لیا۔ نمبر اٹھارہ اپنی ڈیوٹی پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ اسے کوئی نہیں پکڑ سکتا تھا کیونکہ ایک تو وہ وہاں کا سرکاری چوکیدار تھا دوسرے اس کے پاس کوئی ایسا ثبوت نہیں تھا کہ جس سے یہ ثابت ہو سکتا کہ وہ غیر ملکی جاسوسوں کا ایجنٹ ہے۔ مگر نمبر اٹھارہ کے دماغ میں ایک طوفان مچا ہوا تھا۔ اس نے خود اپنے ہاتھوں سے تھوڑی دیر پہلے دونوں بم غیر ملکی جہاز اور گودی نمبر گیارہ کے گوداموں میں رکھے تھے، پھر وہاں سے کس نے بم اٹھا کر سمندر میں پھینک دیئے؟

نمبر اٹھارہ کے چہرے پر دہشت کے اثرات تھے۔ کیا کوئی جن بھوت اس کے پیچھے لگا ہوا ہے جس نے بم اٹھا کر دور سمندر میں پھینک دیئے؟

اس سے پہلے بھی توپ کی پہاڑی کے مورچے سے کسی

نے بم اٹھا کر سمندر میں ڈال دیئے تھے۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ وہ کالے چیتے کو کیا جواب دے گا؟ اب تو اس کی اپنی زندگی خطرے میں تھی۔ ہو سکتا ہے کہ غیر ملکی جاسوس اس پر شک کرنے لگیں کہ یہ بم اسی نے سمندر میں ڈالے تھے اور وہ اسے جان سے مار ڈالیں۔ نمبر اٹھارہ کا رنگ فق تھا۔ ماریا اس کے چہرے کی کیفیت کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھی

گودی پر پولیس بھی آ گئی تھی۔ ماریا کا اب وہاں کوئی کام نہیں تھا۔ اس نے نمبر اٹھارہ کا فلیٹ بھی دیکھ لیا تھا اور اس کے مشن کو بھی ناکام بنا دیا تھا۔ وہ وہاں سے واپس عنبر ناگ کی طرف چل پڑی۔

عنبر ناگ اور کیٹی ہوٹل کے کمرے میں ہی تھے۔ ناگ کے کاندھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ انہوں نے ماریا کی خوشبو محسوس کی تو ناگ نے ماریا کو آواز دی۔ ماریا نے کہا۔

”وہ نمبر اٹھارہ تھا۔ اس نے ہی تم دونوں پر فائرنگ کی تھی“

عنبر نے پوچھا۔

”وہ کہاں ہے اس وقت؟“

ماریا نے کہا۔

”میں نے اس کا فلیٹ دیکھ لیا ہے۔ اس نے بندرگاہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر دو جگہوں پر کیپسول بم لگائے تھے جنہیں میں نے اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔"

کیٹی نے جلدی سے کہا۔

"دیکھا - میں نہ کہتی تھی کہ میں نے دھماکوں کی آواز سنی ہے - عنبر نہیں مانتا تھا۔"

"ہاں - یہ ان ہی بموں کے دھماکوں کی آواز تھی۔"

ماریا نے کہا اور پھر سارے واقعات عنبر ناگ اور کیٹی کو سنا دیئے۔ ناگ نے کہا۔

"یہ غیر ملکی جاسوسوں کا بڑا خطرناک گروہ ہے عنبر بھیا! یہ پاکستان میں تخریبی کارروائیاں کر رہے ہیں اب تک تو ہم کو ان کی کارروائیوں کا پہلے سے پتہ چل گیا اور ہم نے ان کے دونوں مشن ناکام بنا دیئے۔ لیکن آگے نہ جانے وہ اس شہر میں کیا تباہی مچائیں۔ اس لیے ان کو تباہ کرنا بہت ضروری ہو گیا ہے۔"

عنبر بولا۔

"اس کے لیے ضروری ہے کہ غیر ملکی جاسوسوں کے سرغنہ کالا چیتا کو پکڑا جائے۔ مگر ہمیں اس کے خفیہ ٹھکانے کا علم نہیں ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"ہم نمبر اٹھارہ اور چمگادڑ کو پکڑ سکتے ہیں۔"

ناگ نے کہا۔

"ان کو پکڑنے سے سارا گروہ نہیں پکڑا جا سکتا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ پکڑے جانے کے خوف زہریلا کیپسول کھا کر خودکشی کر لیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سوائے چمگادڑ کے کسی دوسرے جاسوس کو کالا چیتا کی خفیہ جگہ کا علم نہیں ہے اور چمگادڑ اس وقت ہماری گرفت سے آزاد ہو چکا ہے۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"آخر ہم مایوسی کی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟ ہمیں جو کچھ بھی کرنا ہے جلدی کرنا ہوگا۔ کیونکہ اب یہ غیر ملکی جاسوسوں کا گروہ زیادہ غضبناک ہو کر کارروائیاں کرے گا۔"

عنبر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"سب سے پہلے تو ہمیں اس ہوٹل کو چھوڑ دینا چاہیئے اور کسی دوسرے ہوٹل میں جا کر کمرہ لینا ہوگا۔ تاکہ وہ لوگ ہمیں تلاش نہ کر سکیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں سوچ سمجھ کر کوئی ایسا قدم اٹھانا چاہیئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹنے پائے۔"
ناگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے اس پوائنٹ پر ہم صبح تازہ دم ہو کر غور کریں گے۔ اس وقت ہمیں آرام کرنا چاہیئے"۔

کیٹی اور ماریا اپنے کمرے میں چلی گئیں۔ عنبر اور ناگ اپنے کمرے میں بیٹھے دیر تک اس نازک مسئلے پر غور کرتے رہے۔ عنبر کا خیال تھا کہ ہمیں اس دشمن جاسوسوں کے گروہ میں خود داخل ہو کر انہیں بے نقاب کرنا چاہیئے۔ اس کے لیے بڑے سوچ بچار اور کوئی انوکھی سازش تیار کرنے کی ضرورت تھی۔

ناگ اندھا بن گیا

صبح کے اخباروں میں دھماکوں کے بارے میں خبریں چھپی ہوئیں تھیں۔

کراچی میں لوگ سمندر میں ہونے والے دھماکوں کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ عنبر نے صبح صبح ماریا اور کیٹی کو اپنے کمرے میں بلا لیا۔ اور کہا۔

"ماریا! تم فوراً نمبر اٹھارہ کے فلیٹ پر جاؤ۔ اور اس کی نگرانی کرو۔ کیونکہ کالا چیتا اور چمگادڑ اس سے ضرور رابطہ کریں گے۔ ہو سکتا ہے نمبر اٹھارہ کو کالے چیتے کے سامنے خفیہ ٹھکانے پر پیش کیا جائے۔ اس طرح سے تم خفیہ ٹھکانے کا پتہ چلا سکتی ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں پاکستان کے پولیس افسران کو پاکستان دشمن جاسوسوں کی سرگرمیوں کے بارے میں خبردار کر دینا چاہیئے تاکہ شہر کی اہم جگہوں کی بھرپور حفاظت کی جا سکے اور پولیس ہوشیار ہو جائے"۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے کہا۔

"میری رائے میں نمبر اٹھارہ کے بارے میں بھی ہمیں پولیس کو اطلاع دے کر اسے گرفتار کروا دینا چاہیئے۔"

عنبر نے کہا۔

"یہ دونوں کام میں اپنے ذمے لیتا ہوں۔ ناگ! تم ایسا کرو کہ اس ہوٹل کے مینجر کو جا کر کہہ دو کہ ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔"

ناگ بولا۔

"اس احمق مینجر کو کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ بس ہم چلے جاتے ہیں۔ ہمارے ذمے اس کا کوئی بل نہیں ہے۔"

کیٹی نے پوچھا۔

"ہم کس ہوٹل میں جائیں گے؟"

عنبر نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں شہر سے دور کسی گمنام سے پرانے طرز کے ہوٹل میں جا کر ٹھہرنا چاہیئے۔ تاکہ غیر ملکی دشمن جاسوس ہمیں تلاش نہ کر سکیں۔"

ماریا کہنے لگی۔

"اس قسم کا ایک ہوٹل میں نے پاپوش نگر کے علاقے میں دیکھا ہے۔ اس کا نام سند باد ہوٹل ہے۔"

ناگ بولا۔

"یہ وہی سند باد تو نہیں جو ہمیں ہمارے سفر کے دوران بغداد کی بندرگارہ پر ایک بار ملا تھا؟"

"ہاں — سند باد تو وہی تھا مگر یہاں صرف اس کا نام استعمال کیا گیا ہے۔" عنبر بولا۔

ناگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم اسی وقت یہاں سے پاپوش نگر کے سند باد ہوٹل میں چلے جاتے ہیں۔ ہمارے پاس کافی پیسے ہیں۔"

انہوں نے کمرے کو تالا لگایا۔ چابی ایک بیرے کو دی اور ہوٹل کے پچھلے دروازے سے نکل کر باہر سڑک پر آ کر ایک ٹیکسی پکڑی اور اسے پاپوش نگر چلنے کو کہا۔

یہ علاقہ بڑا غریبانہ اور گنجان علاقہ تھا۔ سند باد ہوٹل چار منزلہ مکان کی طرح کا تھا۔ پرانے کمرے بنے ہوئے تھے۔ عنبر نے اپنے آپ کو سیاح ظاہر کر کے وہاں دو کمرے کرائے پر لے لیے۔ ایک کمرے میں ماریا اور کیٹی آ گئی اور دوسرے کمرے میں عنبر اور ناگ نے اپنا اپنا بریف کیس رکھ دیا۔ پھر انہوں نے ایک میٹنگ کی اور عنبر شہر کے بڑے تھانے کی طرف روانہ ہو گیا۔

جادوگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

صدر کے تھانے میں جاکر عنبر نے ڈی ایس پی سے ملاقات کرنے کی کوشش کی مگر کسی نے اسے ڈی ایس پی تک جانے نہ دیا۔ تھانیدار نے اسے باہر ہی بینچ پر بٹھا لیا اور پوچھنے لگا کہ وہ کیوں ڈی ایس پی صاحب سے ملنا چاہتا ہے۔ عنبر نے کہا کہ مجھے اُن سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

تھانیدار غصے میں بولا۔

"او نے ہم سے بات کرو اوئے۔ آخر ہم یہاں کس لیے بیٹھے ہیں؟"

عنبر کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ اتفاق سے ڈی ایس پی اپنے کمرے سے نکل کر جانے لگے تو انہوں نے تھانیدار سے پوچھا۔

"کیا گڑبڑ ہے جہاں داد خان؟"

تھانیدار نے کہا۔

"کچھ نہیں صاحب — کچھ نہیں۔ ایک کیس کی تفتیش کر رہا ہوں"

عنبر نے جلدی سے اٹھ کر کہا۔

"سر! کیا آپ ڈی ایس پی صاحب ہیں؟"

ڈی ایس پی رک گیا۔

"ہاں! میں ہی ڈی ایس پی ہوں۔ کیا بات ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"جناب آپ سے علیحدگی میں ایک بڑی ضروری بات کرنی ہے"

"ایسی کون سی بات ہے۔ تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟"

ڈی ایس پی نے بھی بڑے رعب سے سوال کئے۔ عنبر بولا۔

"جناب! یہ ملکی سالمیت کا مسئلہ ہے۔ میں آپ کو سب کچھ تنہائی میں بتانا چاہتا ہوں"

ملک کا نام سن کر ڈی ایس پی نے عنبر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور واپس اپنے کمرے میں آگیا۔ عنبر نے کہا۔

"جناب کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دیں"

ڈی ایس پی بولا۔

"آخر بات کیا ہے۔ تم بات کرو۔ کوئی نہیں آتا یہاں پر۔ بولو۔ کیا بات ہے"

جب عنبر نے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بیان کی تو ڈی ایس پی حیرت زدہ ہو کر عنبر کا منہ تکنے لگ گیا۔ عنبر نے ماریا کے بارے میں کچھ نہ بتایا تھا اور نہ اپنی اور ناگ کی خفیہ طاقتوں کے بارے میں بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔ کیپسول بموں کو سمندر میں پھینکنے کے سلسلے میں عنبر نے ڈی ایس پی کو بس اتنا ہی بتایا کہ اس کا دوست مٹرنا کا ایک شعبدہ باز ہے۔ جادوگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بالکل نہیں ہے۔ اس نے چلہ کاٹ کر ایک سانپ اپنے قابو میں کیا ہوا ہے جو اس کا حکم مانتا ہے۔

"جناب! یہ وہی سانپ ہے جس کی مدد سے ہم نے دشمن جاسوسوں کے کیپسول بموں کو دور سمندر میں پھینکوا دیا اور ہماری پہاڑی والی قیمتی توپ اور ایٹمی سامان تباہ ہونے سے بچ گیا"

ڈی ایس پی کو دشمن کی تخریبی کارروائیوں کا پہلے سے علم ہو چکا تھا اور کراچی کی سکریٹ سروس حرکت میں آ چکی تھی۔ ڈی ایس پی نے عنبر سے پوچھا۔

"تم لوگ کون ہو اور پاکستان میں کیا کرتے ہو؟"

عنبر نے بتایا کہ ہم سیاح ہیں اور پاکستانی ہیں۔ اور اپنے پاکستان کے شہروں میں جادوگری اور شعبدہ بازی کے کرتب دکھا کر پیٹ پالتے ہیں۔

ڈی ایس پی نے اسی وقت سکریٹ سروس کے انسپکٹر سکندر کو فون کر کے بلا لیا۔ انسپکٹر سکندر ایک تجربہ کار دُبلا پتلا آدمی تھا جس کو سکریٹ سروس میں کام کرتے بیس سال ہو گئے تھے۔ اس نے عنبر کی زبانی ساری کہانی سنی۔ وہ الٹا عنبر پر جرح کرنے لگا۔ کہ وہ لوگ کراچی میں کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں؟ مسٹر ناگا کے پاس یہ جادو کیسے آ گیا کہ سانپ کو اس نے اپنے قابو میں کر لیا۔

"ہمیں مسٹر ناگا سے ملاؤ۔ ہم اس کے سانپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ پھر ہم تمہارے بیان پر یقین کریں گے"

عنبر نے کہا۔

"ناگا سے میں آپ کو ملا دوں گا لیکن میرے بیان کو سچ مانیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ اس وقت پاکستان میں دشمن ملک کا ایک بڑا ہی خطرناک گروہ تخریبی کارروائیاں شروع کر چکا ہے اور گودی نمبر گیارہ کا چوکیدار ان کا ایجنٹ ہے جس نے رات غیر ملکی جہاز اور گودی کے گودام میں موجود پاکستان کے لیے آئے ہوئے قیمتی سامان کو تباہ کرنے کے لیے بم رکھے تھے"

انسپکٹر سکندر نے کہا۔

"اور وہ بم آپ کے غیبی سانپ نے اٹھا کر سمندر میں پھینک دیئے"

انسپکٹر سکندر کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی جیسے وہ عنبر کو نیم پاگل سمجھ کر اس کا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہا ہو۔ عنبر اس کے لہجے کے طنز کو اچھی طرح سے سمجھ رہا تھا مگر اس وقت وہ پاکستان کو دشمن جاسوسوں کی تخریب کاری سے بچانے کی فکر میں تھا اس لیے اس نے کوئی خیال نہ کیا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"آپ میری باتوں پر اعتبار کیوں نہیں کرتے انسپکٹر" ڈی ایس پی نے کہا۔

"گودی نمبر گیارہ کے چوکیدار کو تو ہم اسی وقت گرفتار کر لیتے ہیں مگر تم ہمیں جب تک اپنے دوست مسٹر ناگا کے غیبی سانپ سے نہیں ملاؤ گے ہمیں تمہارے بیان پر یقین نہیں آئے گا۔"

عنبر بولا۔

"ٹھیک ہے۔ میں مسٹر ناگا کو ساتھ لے کر اسی جگہ آتا ہوں۔ مگر آپ گودی نمبر گیارہ کے چوکیدار کو فوراً گرفتار کر لیں۔"

انسپکٹر سکندر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے ہم ابھی پکڑ لیتے ہیں۔ اور اگر تم نے غیبی سانپ ہمیں نہ دکھایا تو ہم تمہیں بھی گرفتار کر لیں گے۔"

عنبر بولا۔

"میرا خیال ہے بہت جلد آپ نہ صرف میری باتوں پر ایمان لے آئیں گے بلکہ اس کیس میں قدم قدم پر مجھ سے مشورہ لینے پر مجبور ہوں گے۔"

انسپکٹر سکندر نے کچھ تلخ لہجے میں کہا۔

"مسٹر عنبر! یہی نام ہے ناں تمہارا؟"

"جی ہاں" عنبر نے جواب دیا۔

انسپکٹر سکندر بولا۔

"تم یہاں سے باہر نہیں جا سکتے۔ تم اس وقت تخریبی کارروائیوں کے سلسلے میں اپنے آپ کو پولیس کی حراست میں سمجھو۔"

عنبر نے حیران ہو کر کہا۔

"مگر میں ——— میں اپنے دوست مسٹر ناگا کو یہاں کیسے لاؤں گا؟"

انسپکٹر سکندر بولا۔

"تم اپنے ہوٹل کا پتہ بتاؤ۔ ہم پولیس کی گاڑی بھیج کر اسے بلا لیتے ہیں۔"

ڈی ایس پی کو عنبر سے تھوڑی بہت ہمدردی ہو گئی تھی۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ یہ نوجوان جھوٹ نہیں بول رہا۔ اس نے کہا۔

"مسٹر عنبر! کیا تم فون کر کے اپنے ساتھی کو نہیں بلا سکتے؟"

"ہاں ——— بلا سکتا ہوں۔ فون دیجیے مجھے۔"

عنبر نے اسی وقت سندباد ہوٹل میں فون کر کے ناگ سے بات کی تو اس نے بتایا کہ ماریا ابھی ابھی نمبر اٹھارہ کے فلیٹ سے واپس آئی ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس نے بتایا کہ نمبر اٹھارہ کی لاش اِس کے کمرے میں پڑی تھی۔ معلوم ہوتا ہے جاسوسوں کے گروہ نے اِس مشن کی ناکامی کی پاداش میں قتل کر دیا ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"مجھے اس کا ڈر تھا۔ بہر حال تم فوراً ٹیکسی لے کر تھانہ صدر ڈی ایس پی صاحب کے کمرے میں پہنچو۔"

"کیا بات ہے؟" ناگ نے پوچھا۔

عنبر بولا۔

"تم بس پہنچ جاؤ۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔"

○

آدھ گھنٹے بعد ناگ بھی ڈی ایس پی تھانہ صدر کے آفس میں پہنچ گیا۔ انسپکٹر سکندر نے بڑی جاسوسوں والی نگاہ سے ناگ کو دیکھا۔ اور کہا۔ "کیا نام ہے تمہارا؟"

انسپکٹر سکندر کے لہجے میں بڑی رعونت اور تکبر تھا۔ ناگ کو بڑا غصہ آیا۔ مگر عنبر نے اسے اشارہ کیا کہ کوئی خیال نہ کرے۔ ناگ نے کہا۔

"میرا نام ناگ ہے۔"

انسپکٹر سکندر بولا۔

"یہ تو سپیروں والا نام ہے۔ کیا تم سپیرے ہو؟"

ناگ کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔ اس نے انسپکٹر سکندر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"میں سپیرا نہیں ہوں۔ سانپ ہوں۔"

عنبر کے ساتھ ڈی ایس پی نے بھی چونک کر ناگ کی طرف دیکھا۔ انسپکٹر سکندر نے قہقہہ لگایا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی کو ناگ کی گردن پر مارتے ہوئے کہا۔

"میں سانپوں کو کچل دیا کرتا ہوں۔"

انسپکٹر سکندر نے بڑی احمقانہ حرکت کی تھی۔ ناگ غصے سے شعلہ بن گیا۔ عنبر نے اُٹھ کر ناگ کو پکڑ کر دلاسہ دینا چاہا مگر ناگ نے اسے ہاتھ سے پرے ہٹا دیا اور کہا۔

"عنبر! اس انسپکٹر نے میری توہین کی ہے۔ میں اس سے اپنی توہین کا بدلہ لوں گا۔"

انسپکٹر سکندر نے ایک بار پھر ناگ کی گردن پر چھڑی ماری اور کہا۔

"او نے! میں تمہیں دس سال کے لیے بند کر دوں گا۔"

اتنا کہنا تھا کہ ناگ کے منہ سے ایک پھنکار نکلی۔ اور وہ ایک دم انسان سے ایک سیاہ سانپ بن گیا اور اس نے اچھل کر انسپکٹر سکندر کی گردن کو اپنی —— لپیٹ میں لے لیا اور اپنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھن اس کے منہ کے آگے کر کے پھنکاریں مارنے لگا۔

ڈی ایس پی اپنی جگہ سے اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ وہ ہکا بکا ہو کر سانپ کو دیکھ رہا تھا۔ اسنے جو کچھ دیکھا تھا اس پر اس کو اعتبار نہیں آ رہا تھا۔ دوسری طرف انسپکٹر سکندر کا یہ حال تھا کہ چھڑی ہاتھ سے گر پڑی تھی۔ سارا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔ چہرے کا رنگ فق تھا۔ ماتھے سے خوف کے مارے پسینہ ٹپک رہا تھا۔

موت اس کے سامنے دو انچ کے فاصلے پر اس کو اپنی سرخ انگارہ ایسی آنکھوں سے گھور رہی تھی۔ عنبر نے آگے بڑھ کر ناگ کی گردن پر ہاتھ رکھ دیا اور سانپ کی ٹوٹی پھوٹی زبان میں کہا کہ خدا کے لیے غصہ تھوک دو۔ اس شخص کو تمہارے بارے میں کچھ علم نہیں تھا ورنہ یہ ایسی غیر شائستہ حرکت کبھی نہ کرتا۔

مگر ناگ نے اپنی گردن کو جھٹک کر عنبر کا ہاتھ پرے کر دیا اور انسپکٹر سکندر کی گردن کے درمیان ڈسنے ہی والا تھا کہ عنبر نے آگے ہاتھ کر دیا۔ ناگ کے دانت عنبر کے ہاتھ پر لگے۔ عنبر نے جلدی سے ناگ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا اور انسپکٹر سکندر کی گردن کو آزاد کر دیا۔ اور ناگ سے کہا۔

"ناگ اسے معاف کر دو۔ یہ تمہیں نہیں جانتا تھا۔"

انسپکٹر سکندر کی بہت بری حالت تھی۔ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں تھا۔ زندہ لاش کی طرح کرسی پر سے گر پڑا تھا اور اپنی گردن کو ہاتھ سے بار بار سہلاتے ہوئے اس کالے سیاہ پھنیر سانپ کو دیکھ رہا تھا جو عنبر کے ہاتھ میں تھا اور جو ابھی تھوڑی دیر پہلے انسان کی شکل میں اس کے سامنے کھڑا تھا۔

ڈی ایس پی کے بھی چھکے چھوٹ گئے تھے۔ اس نے زندگی میں کبھی کسی انسان کو سانپ کی شکل بدلتے نہیں دیکھا تھا۔ اسے اپنی آنکھوں پر اعتبار نہیں آ رہا تھا۔ ناگ دوبارہ انسانی شکل میں واپس آ گیا۔ غصے سے اب بھی اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔ عنبر نے اسے سمجھا بجھا کر کرسی پر بٹھا دیا اور ڈی ایس پی سے کہا۔

"جناب! آپ نے ابھی ابھی جو کچھ دیکھا وہ محض جادو اور شعبدہ بازی تھی مگر اس سے کم از کم آپ کو اتنا یقین ضرور ہو گیا ہو گا کہ میں آپ سے غلط بیانی نہیں کر رہا تھا۔ یہی وہ غیبی سانپ تھا جس نے کیپسول ٹائم بموں کو سمندر میں پھینک کر پاکستان کے قیمتی ایٹمی سامان اور انمول توپ کو تباہی سے بچایا۔ اب میں آپ سے درخواست کروں گا کہ انسپکٹر سکندر سے کہیں کہ وہ میرے ساتھی مسٹر ناگ سے اپنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زیادتی کی معافی مانگے۔"
ڈی ایس پی نے اپنے خشک ہونٹوں پہ زبان پھیرتے ہوئے
کہا۔
"ہاں ہاں ___ میں انسپکٹر سکندر سے درخواست کروں
گا کہ ___"
انسپکٹر سکندر اٹھ کر کرسی پہ بیٹھ گیا اور بولا۔
"مسٹر ناگ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں تمہاری طاقت
سے ناواقف تھا۔ مجھے معاف کر دو۔"
ناگ نے کہا۔
"چونکہ یہ ہمارے ملک پاکستان کی سلامتی کا معاملہ
ہے اس لیے میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ آئندہ کبھی
کسی اجنبی کے ساتھ ایسی بدتمیزی مت کرنا۔ کیونکہ کوئی
پتہ نہیں فقیر کے لباس میں کوئی بادشاہ چھپا ہوا ہو۔"
کمرے میں گہرا سناٹا چھا گیا۔ ڈی ایس پی ابھی تک سناٹے
میں تھا۔ انسپکٹر سکندر پر بھی حیرت طاری تھی۔ عنبر نے خاموشی
کو توڑتے ہوئے کہا۔
"ایک اور خبر آپ کو سنانی ہے ڈی ایس پی صاحب
اور وہ خبر یہ ہے کہ جس چوکیدار نمبر اٹھارہ نے
گودی نمبر گیارہ پہ بم رکھے تھے اور جو غیر ملکی جاسوسوں

کا یہاں ایجنٹ تھا وہ قتل کر دیا گیا ہے۔"
"وہ کیسے؟" ڈی ایس پی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔
عنبر نے کہا۔
"مجھے ناگ نے فون پہ ہی بتا دیا تھا۔ مگر میں ناگ کا انتظار
کر رہا تھا۔ کہ یہ آ کر خود آپ کو خبر سنائے لیکن یہاں
آتے ہی دوسرا ڈرامہ شروع ہو گیا۔"
ناگ بولا۔
"اس چوکیدار ایجنٹ کو جاسوسوں کے گروہ کے
آدمیوں نے قتل کیا ہو گا۔ کیونکہ یہ چوکیدار جس کا نمبر
اٹھارہ تھا ان کے مشن کو کامیاب نہیں بنا سکا۔"
ڈی ایس پی نے اسی وقت فون کر کے پتہ کیا تو اسے معلوم
ہوا کہ گودی نمبر گیارہ کے چوکیدار کی لاش میریٹ روڈ کے ایک
ہوٹل میں پائی گئی ہے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ ڈی ایس پی
نے فون بند کرتے ہوئے کہا۔
"مسٹر عنبر اور مسٹر ناگ! ہم آپ دونوں کے بہت
شکر گزار ہیں کہ آپ نے تخریب کاروں کی کارروائیوں
کو ناکام بنا کر پاکستان کو ایک بہت بڑے نقصان سے
بچا لیا۔ لیکن یہ لوگ اس شہر میں موجود ہیں اور وہ کراچی
شہر سے ریلوے پلوں، ریڈیو سٹیشن اور دوسرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اہم مقامات کو بموں سے اڑانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔"

انسپکٹر سکندر نے کہا۔

"ہم نے ان جگہوں پر پولیس گارڈ کی بھاری نفری لگا دی ہے۔"

عنبر بولا۔

"لیکن تخریب کار ______ بھیس بدل کر وہاں آئیں گے اور اس طریقے سے بم رکھ جائیں گے کہ کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔"

ڈی ایس پی نے کہا۔

"اس سلسلے میں ضروری ہے کہ ملک دشمن جاسوسوں کے اس گروہ کے خفیہ اڈے پر چھاپہ مارا جائے۔"

عنبر نے کہا۔

"مصیبت یہ ہے کہ ان کے خفیہ ٹھکانے کا ہمیں بھی علم نہیں ہے اور اس گروہ کے جاسوس سارے شہر میں پھیلے ہوئے ہیں۔"

انسپکٹر سکندر نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"بھائی ناگ! تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟"

ناگ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"کیا تم میری رائے کو اہمیت دیتے ہو؟"

انسپکٹر بولا۔

"ناگ بھیا! لگتا ہے تم نے ابھی تک مجھے معاف نہیں کیا یقین کرو۔ میں تمہاری شعبدہ بازی [illegible] دل سے قائل ہو گیا ہوں اور ہمیں تمہاری رائے کی اشد ضرورت ہے۔"

ڈی ایس پی نے بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

"ہاں مسٹر ناگ! انسپکٹر سکندر ٹھیک کہہ رہا ہے۔"

ناگ پہلی بار وہاں مسکرایا اور بولا۔

"میری رائے یہ ہے کہ ہمارا کوئی آدمی جاسوسوں کے اس گروہ میں گھسنا چاہیئے اور پھر اندر رہ کر کوشش کرنی ہوگی کہ ان کے سارے جال کو مفلوج کر کے انہیں ایک جگہ اکٹھا کر کے تباہ کر دیا جائے۔"

انسپکٹر سکندر نے ڈی ایس پی کی طرف دیکھا۔ ڈی ایس پی نے کہا۔

"جب تک ہمیں ان کے ٹھکانے کا علم نہیں ہوگا ہم اپنے آدمی کیسے وہاں بھیج سکیں گے اور پھر یہ لوگ کسی نئے آدمی کو اپنے گروہ میں کیسے آنے دیں گے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے جواب دیا۔

"یہی بات سوچنے والی ہے۔ اسی بات پر ہمیں غور کرنا ہوگا۔"

ڈی ایس پی نے اسی وقت گھنٹی بجا کر نوکر کو بلایا اور اسے چائے لانے کے لیے کہا۔ چائے آ گئی تو انسپکٹر سکندر نے خود اٹھ کر سب کے لیے چائے بنائی۔ اس دوران وہ باتیں بھی کرتے رہے عنبر نے کہا۔

"ہمارے پاس صرف ایک ہی راستہ باقی رہ جاتا ہے کہ نمبر اٹھارہ کے ہوٹل والے فلیٹ کی تلاشی لی جائے۔ ہو سکتا ہے وہاں سے ہمیں کوئی سراغ مل جائے کہ جس کی روشنی میں ہم اس ملک دشمن گروہ تک پہنچ جائیں۔"

ڈی ایس پی نے اچھل کر کہا۔

"یہ پوائنٹ تو میں بھول ہی گیا تھا۔"

اس نے اسی وقت تھانیدار کو حکم دیا کہ گودی نمبر گیارہ کے چوکیدار کی لاش ہوٹل کے جس کمرے سے ملی ہے اسے سربمہر کر دیا جائے اور کوئی شے اِدھر سے اُدھر نہ کی جائے۔ تھانیدار نے سلوٹ مار کر کہا۔

"جو حکم سر!"

اور تھانیدار عنبر کو گھور کر تکتا ہوا باہر نکل گیا۔ اس کی سمجھ

میں نہیں آ رہا تھا کہ اس آدمی نے ڈی ایس پی کے پاس جا کر کیا خفیہ بات کی ہے کہ دو گھنٹے سے ڈی ایس پی صاحب کمرے میں اس کے ساتھ بند ہیں، انسپکٹر سکندر کو بھی بلا لیا گیا ہے اور سارا تھانہ چوکس کر دیا گیا ہے۔

عنبر نے کہا۔

"میرا خیال ہے اسی وقت ہوٹل پہنچ کر کمرے کی تلاشی لینی چاہیئے۔"

"اچھا خیال ہے۔"

انسپکٹر سکندر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ڈی ایس پی بھی فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ کمرے سے باہر نکلے تو تھانیدار اور سپاہیوں نے کھٹاک کھٹاک سیلوٹ مارے۔ ڈی ایس پی نے کہا۔

"جہاں داد خان ——— جیپ کہاں ہے؟"

"باہر کھڑی ہے سر ———"

تھانیدار جلدی سے آگے آگے چلنے لگا۔ جیپ باہر کھڑی تھی۔ اس میں عنبر، ناگ، انسپکٹر سکندر اور ڈی ایس پی سوار ہو گئے اور ڈرائیور کو اس ہوٹل کا پورا ایڈریس بتایا جہاں سے چوکیدار کی لاش صبح ملی تھی۔

جب وہ ہوٹل کے باہر پہنچے تو دیکھا کہ اس علاقے کا تھانیدار موٹا پیٹ نکالے باہر کرسی پر بیٹھا گرم گرم سموسوں کے ساتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو کا کولا پیتے ہوئے قتل کی تفتیش کر رہا تھا اور ہوٹل کے بیروں کو لائن میں کھڑا کر کے اِن سے پوچھ گچھ کر رہا تھا۔

ڈی ایس پی کی جیپ دیکھ کر اس نے جلدی سے سموسہ جیب میں ڈالا اور کوکا کولا کی بوتل میز کے نیچے رکھ دی اور اٹھ کر زور سے سیلوٹ مارا۔

ڈی ایس پی جیپ سے نکل کر اس کے قریب آیا اور بید کی چھڑی تھانیدار کے باہر کو نکلے ہوئے پیٹ کے ساتھ لگا کر کہا۔

"ملک صاحب اس توند کو ذرا کم کریں اور کچھ کام بھی کیا کریں۔ سموسوں اور کوکا کولا سے تفتیش آگے نہیں بڑھتی، پیٹ ضرور آگے بڑھتا ہے۔"

"جو حکم جناب ——!"

تھانیدار نے شرمسار ہو کر ایک بار پھر زور سے سیلوٹ مارا اور اس کی جیب سے سموسہ نکل کر سڑک پر گر پڑا۔

انسپکٹر سکندر نے اس کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا۔

"ملک صاحب —— یہ سموسہ اٹھا لیں۔ ٹھنڈا ہو جائے گا۔"

عنبر ناگ! انسپکٹر سکندر اور ڈی ایس پی ہوٹل کے اس

کمرے میں آ گئے جہاں ایجنٹ نمبر اٹھارہ قتل ہوا تھا۔ ڈی ایس پی کے حکم سے کمرے کو لاک کر دیا گیا تھا۔ لاش مردہ خانے بھجوا دی گئی تھی۔ کمرے کا سامان اِسی طرح پڑا تھا۔ صرف بستر کی چادر فرش کے قالین پر بچھی ہوئی تھی۔ خون کا وہاں کہیں نشان تک نہیں تھا۔ نمبر اٹھارہ کو ڈاکٹروں کی پہلی رپورٹ کے مطابق گلا دبا کر ہلاک کیا گیا تھا۔ مگر اس کی گردن پر کسی کی انگلیوں کے نشان نہیں تھے۔ لگتا تھا کہ گردن پر سرہانہ رکھ کر دبا دیا گیا تھا۔

عنبر اور ناگ انسپکٹر سکندر اور ڈی ایس پی کے ساتھ بیڈ روم میں داخل ہو گئے یہاں الماریوں میں کچھ نہیں تھا۔ چند ایک کپڑے پڑے تھے۔ جس جاسوس نے کالا چیتا کے حکم سے نمبر اٹھارہ کو قتل کیا تھا وہ ٹرانسمیٹر اور کوڈ کی خفیہ زبان والی کتاب اور دوسرے ثبوت اپنے ساتھ ہی لے گیا تھا۔ انہوں نے کمرے کی ایک ایک شے کو الٹ پلٹ کر دیکھا مگر انہیں کوئی چیز ایسی نہ ملی جو سراغرسانی کے سلسلے میں ان کی مدد کرتی۔

ڈی ایس پی نے ناگ کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

"مسٹر ناگ دشمن جاسوس تمہاری آنکھوں پر پٹی باندھ کر اپنے خفیہ ٹھکانے پر لے گیا تھا۔ کیا تم اندازے سے بتا سکتے ہو کہ وہ علاقہ کون سا تھا؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ سر کھجاتے ہوئے بولا۔

"ہماری گاڑی ریلوے پل کے مغرب کی جانب رکی تھی۔ وہاں چمگادڑ نے میری آنکھوں پر پٹی باندھی تھی۔ اس کے بعد گاڑی کئی سڑکوں پر سے گزری۔ دو تین چوک بھی آئے"

انسپکٹر سکندر نے وہیں ٹوک کر کہا۔

"مسٹر ناگ۔ دو چوک آئے تھے یا تین۔ ذہن پر زور دے کر بتاؤ"

ناگ کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر بولا۔

"دو تین گول چکر آئے تھے۔ اس کے بعد گاڑی بائیں طرف گھوم کر ایک ایسے کچے راستے پر آگئی تھی جہاں زمین پر چھوٹے چھوٹے سنگریزے بچھے ہوئے تھے"

ڈی ایس پی نے کہا۔

"اس قسم کے کچے میدان تو کراچی شہر کے باہر بہت ہی ہیں۔ ناگ دماغ پر زور دے رہا تھا۔ عنبر نے پوچھا۔

"ناگ بھیا! تم نے وہاں کوئی آواز سنی تھی؟"

ناگ نے آہستہ سے انگلی اپنے ماتھے پر رگڑتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے جب ہماری گاڑی کچے راستے پر جا رہی تھی اور میری آنکھوں پر پٹی بندھی تھی تو

مجھے ریل کے انجن کی آواز آئی تھی۔

ڈی ایس پی نے جلدی سے کہا۔

"یہ میدان یقیناً صدر ریلوے سٹیشن کے جنوب والا ویران علاقہ ہے"

پھر ناگ کی طرف دیکھ کر ڈی ایس پی نے کہا۔

"مسٹر ناگ! اگر ہم ریلوے پل کی مغرب کی طرف جا کر تمہاری آنکھوں پر پٹی باندھ دیں تو کیا خیال ہے تم اندازے سے وہاں پہنچ سکو گے؟"

"کوشش کروں گا" ناگ نے کہا۔

آخر میں فیصلہ ہوا کہ ناگ کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اسے ایک مرتبہ پھر سڑک پر سے گزارا جائے۔ وہ جیپ میں سوار ہو کر کراچی کے مشہور اور سب سے بڑے ریلوے پل کے مغرب کی طرف ایک جگہ آ کر رک گئے۔ ناگ کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی۔ جیپ ڈی ایس پی خود چلا رہا تھا۔ اس نے گاڑی کو بائیں طرف موڑ دیا۔ اس کے سامنے ایک سڑک تھی جو پل کے نیچے سے گزر کر صدر کی طرف چلی گئی تھی۔

آگے ایک چوک آگیا۔ ڈی ایس پی نے ناگ سے کہا۔

"یہ پہلا چوک آ رہا ہے"

اور وہ چوک آہستہ سے گھوما اور گاڑی کو سامنے والی سڑک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر ڈال دیا۔ اس کے بعد پھر ایک چوک آگیا۔ وہ بھی پار کر لیا گیا۔ جب تیسرا چوک آیا تو ڈی ایس پی نے ناگ سے کہا۔

"تیسرا چوک آرہا ہے ناگ۔ یہاں تمہیں سوچ سمجھ کر ہمیں بتانا ہو گا کہ گاڑی کتنی دیر بعد بائیں طرف گھومی تھی۔"

اور ڈی ایس پی نے جیپ کو آہستہ آہستہ گھما کر چوک کا گول چبوترا کراس کرنا شروع کیا۔ یہاں دو سڑکیں سامنے کی طرف جاتی تھیں، ایک سڑک پہلے آتی تھی اور دوسری سڑک بیس قدموں کے فاصلے پر ذرا آگے تھی۔ جب انہوں نے دوسری سڑک کی طرف گاڑی کاٹی تو ناگ نے چلا کر کہا۔

"نہیں اس سے کم وقت لگا تھا۔ کیا اس سے پہلے بھی کوئی سڑک ہے؟"

"ہاں ہے" ڈی ایس پی نے خوش ہو کر کہا۔

ناگ بولا۔

"تو پھر گاڑی پیچھے موڑ کر دوبارہ سٹارٹ کر کے پہلے والی سڑک کی جانب گھومیں ـــــ"

ڈی ایس پی نے ایسا ہی کیا۔ گاڑی پیچھے لے جا کر اس نے دوبارہ سٹارٹ کی۔ ناگ نے کہا۔

"سپیڈ ذرا نارمل رکھیں۔ اس سے تھوڑی زیادہ۔"

جیپ کی سپیڈ ذرا بڑھا دی گئی۔ اب جو ڈی ایس پی نے پہلی

والی سڑک کی طرف موڑ کاٹا تو ناگ بے اختیار بولا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ اتنا ہی وقت لگا تھا اس وقت اب آگے چلیں۔"

ڈی ایس پی اور انسپکٹر سکندر دیکھ رہے تھے کہ کوئی ایک فرلانگ کے بعد ریتلا میدان شروع ہو رہا ہے جہاں ایک طرف ریلوے کوارٹروں کے پیچھے دور ریلوے لائنیں گزر رہی تھیں۔ اور سامنے کی طرف میدان کے پار کہیں کہیں پرانے زمانے کی کچھ عمارتیں اور کوٹھیاں بنی ہوئی تھیں۔

جب جیپ کے ٹائروں کے نیچے چھوٹے چھوٹے سنگریزے آنے لگے تو ناگ نے کہا۔

"یہی وہ میدان تھا۔ بالکل ایسی ہی آواز آتی تھی جب وہ مجھے آنکھوں پر پٹی باندھ کر لے گیا تھا۔"

اچانک ایک طرف سے ریلوے انجن کی آواز سنائی دی ناگ اچھل سا گیا۔

"عنبر! خدا گواہ ہے وہ یہی جگہ تھی۔ کیا آگے کوئی کوٹھی نظر آرہی ہے؟"

ڈی ایس پی نے ناگ کی آنکھوں سے پٹی اتار دی۔

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ اب آگے ہمیں آنکھیں کھول کر چلنا ہو گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے دیکھا کہ میدان زرد رنگ کی مٹی اور سنگریزوں سے بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف کچھ فاصلے پر ریلوے کوارٹر اور ریلوے لائن تھی اور میدان کے پار چند ایک پرانی طرز کی رنگ والی کوٹھیاں نظر آرہی تھیں جہاں کہیں کہیں درختوں کے جھنڈ بھی تھے ناگ نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ ان کوٹھیوں میں سے کوئی کوٹھی ہے جو کالا چیتا کا خفیہ ٹھکانہ ہے۔"

ڈی ایس پی نے جیپ روک لی اور کہا۔

"میں پولیس کی وردی میں ہوں اور جیپ بھی پولیس کی ہے۔ ہمیں وہاں دیکھا جاسکتا ہے اور دشمن ایجنٹ ہوشیار ہو جائے گا۔ پھر وہ یہاں سے فرار بھی ہو سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ہم کوئی بھیس بدل کر یہاں آئیں۔"

انسپکٹر سکندر بولا۔

"اچھا خیال ہے۔ واپس دفتر چلیں۔"

واپس صدر تھانے کے آفس میں آکر عنبر نے پہلے کیٹی کو ہوٹل فون کر کے بتایا کہ پولیس اسٹیشن پر انہیں زیادہ وقت لگ جائے گا اس لیے کوئی فکر نہ کیا جائے۔ ڈی ایس پی نے کہا۔

"مسٹر عنبر! تم چاہو تو واپس ہوٹل جاسکتے ہو ہمارے

لیے ناگ ہی کافی ہے۔ اسی نے ہماری راہ نمائی کرنی ہے۔"

"ہاں عنبر۔ تم کیٹی کے پاس چلے جاؤ۔ میں یہاں سے فارغ ہوتے ہی وہاں پہنچ جاؤں گا۔"

"او کے ۔۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔"

عنبر چلا گیا۔ انسپکٹر سکندر ناگ کو دفتر کے اس کمرے میں لے گیا جہاں پولیس جاسوس مختلف بھیس بدلا کرتے ہیں۔ یہاں فقیروں سے لے کر بادشاہ تک، ہر قسم کا نقلی لباس اور نقلی داڑھیاں موجود تھیں۔ میک اپ کا بھی زبردست سامان تھا۔ انسپکٹر سکندر میک اپ کرنے اور بھیس بدلنے میں ماہر تھا۔

انسپکٹر نے فوراً کام شروع کر دیا۔ ایک گھنٹے کی محنت کے بعد اس نے ناگ کو ایسا اندھا فقیر بنا دیا کہ جس کے سفید بال شانوں پر بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ کپڑے بوسیدہ اور پھٹے پرانے تھے اور ہاتھ میں بھیک مانگنے والا پیالہ تھا۔ انسپکٹر نے خود بھی ایک اندھے فقیر کا بھیس بدلا اور تھانے کے پچھلے دروازے سے باہر نکل آیا۔ ناگ اس کے ساتھ تھا انہوں نے ایک ایک بھرا ہوا پستول اور چھوٹا سا وائرلیس ٹرانسمیٹر بھی ساتھ رکھ لیا تھا۔ باہر پولیس کی جیپ میں بیٹھا ڈی ایس پی ان کا انتظار کر رہا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کنٹرول ٹاور کو بچاؤ

ڈی ایس پی نے انسپکٹر اور ناگ کو اندھے فقیروں کے بھیس میں دیکھا اور مسکرا کر کہا۔

"ارے بابا تم لوگ کہاں آگئے ہو؟"

انسپکٹر سکندر نے عجیب سی آواز نکال کر کہا۔

"اندھے فقیر کو کھانا کھلا
اس کا نفع خدا سے پا"

ڈی ایس پی زور سے ہنسنے لگا۔ انسپکٹر سکندر اور ناگ جیپ میں بیٹھ گئے۔ جیپ مختلف راستوں سے ہوتی ہوئی اسی ریتلے میدان میں آگئی جہاں سے سامنے کچھ فاصلے پر پُراسرار پرانی کوٹھیاں دن کی روشنی میں صاف نظر آ رہی تھیں۔ یہاں انسپکٹر اور ناگ کو اندھے فقیروں کے لباس میں اتار دیا گیا۔ ڈی ایس پی نے کہا۔

"کوئی خطرہ ہو تو فوراً وائرلیس کر دینا۔ میں پولیس کا دستہ لے کر ریلوے لائن کے پار بیٹھا ہوں گا۔"

"او کے"، انسپکٹر سکندر نے کہا۔

اور وہ اندھے فقیروں کی طرح آہستہ آہستہ کوٹھیوں کی طرف چلنے لگے۔ انسپکٹر سکندر ایک ایسے اندھے فقیر کے بھیس میں تھا جسے کچھ نظر آتا تھا۔ ناگ نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا اور ایک ایسے اندھے فقیر کی طرح پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ جسے کچھ نظر نہ آتا ہو۔ انسپکٹر کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا اور ناگ کے ہاتھ میں بھیک مانگنے والا پیالہ تھا۔ ریتلا میدان عبور کر کے وہ ایک پرانی کوٹھی کے قریب سے گزرنے لگے۔ انسپکٹر سکندر آہستہ آہستہ تھوڑی دیر بعد آواز لگا دیتا تھا۔

"اندھے فقیر کو کھانا کھلا
اس کا نفع خدا سے پا"

ان کے چہرے سامنے کی طرف تھے مگر ناگ کی آنکھیں بڑی چالاکی سے گھوم پھر کر پرانی کوٹھی کا جائزہ لے رہی تھیں۔ ان کے آس پاس کوئی انسان نہیں تھا۔ انسپکٹر نے پوچھا۔

"اس کوٹھی کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

ناگ نے کہا۔

"چمگادڑ مجھے جس گیراج میں گاڑی سمیت لے گیا تھا اس کا دروازہ بند تھا۔ اس کوٹھی کا تو کوئی گیراج ہی نہیں ہے۔ آگے چلیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسپکٹر آگے بڑھ گیا اور بولا۔
"اندھے فقیر کو کھانا کھلا
اس کا نفع خدا سے پا"
اس کوٹھی کے نوکروں کے کوارٹر میں سے ایک عورت ہاتھ میں آٹے سے بھرا ہوا پیالہ لے کر نکلی اور ان کے پاس آکر بولی۔
"یہ لے بابا۔ آٹا"
ناگ نے اندھوں کی طرح پیالہ آگے کرتے ہوئے کہا۔
"خدا تمہارا بھلا کرے بہن۔ اس میں ڈال دو"
عورت نے ناگ کے پیالے میں آٹا ڈال دیا۔ انسپکٹر سکندر نے آواز لگائی اور آگے بڑھ گیا۔ کچھ فاصلے پر ایک اور کوٹھی سامنے آگئی۔ انسپکٹر نے کہا۔
"ناگ۔ اس کوٹھی کے بارے میں کیا خیال ہے؟
غور سے دیکھو اسے"
اس پرانی کوٹھی میں ایک درخت اگا ہوا تھا۔ ناگ نے کوٹھی کی طرف دیکھا اور کہا۔
"اس کوٹھی کا گیراج تو ہے مگر یہ گیراج کھلا ہے۔ اس کا دروازہ نہیں ہے"
"آگے چلتے ہیں"
اور انسپکٹر سکندر اندھے فقیروں کی آواز لگاتا آگے بڑھ گیا۔

بائیں طرف ایک غریب مزدور کا کچا مکان بنا ہوا تھا۔ اس مکان میں میں سے ایک بچہ دو روٹیاں جن پر دال ڈالی ہوئی تھی لے کر ان کے پاس آگیا۔
"لو بابا۔ یہ کھا لو۔ میری ماں نے دی ہیں روٹیاں"
"خدا تمہارا بھلا کرے بیٹا"
انسپکٹر نے یہ کہہ کر دونوں روٹیاں پکڑ لیں اور آگے بڑھا۔ پندرہ بیس قدموں کے فاصلے پر اس علاقے کی آخری کوٹھی تھی۔ انسپکٹر نے قریب پہنچ کر ناگ سے کہا۔
"ناگ اس کوٹھی کے گیراج کا دروازہ بھی ہے۔
غور سے دیکھو۔ کیا یہ وہی کوٹھی تو نہیں؟"
ناگ نے دیکھا کہ کوٹھی کے اندر جانے والی سڑک کچی مگر ہموار تھی۔ گیراج کا دروازہ بند تھا۔ اس نے کہا۔
"خدا جھوٹ نہ بلوائے۔ مجھے تو یہی کوٹھی لگتی ہے اس کا راستہ بھی ہموار ہے۔ ہمیں یہاں ذرا فاصلے پر کسی جگہ چھپ کر اس کوٹھی کی نگرانی کرنی چاہیئے"
انسپکٹر نے کہا۔
"وہ سامنے جھاڑیاں ہیں۔ ان کے پیچھے بیٹھ جاتے ہیں"
وہ دونوں اندھے فقیر بنے کوٹھی سے کچھ دور جنگلی جھاڑیوں

کے پیچھے زمین پر بیٹھ گئے، اتنے میں ایک کار ان کے قریب سے گزرتی ہوئی رک گئی. ناگ نے چونک کر آہستہ سے کہا.

"اِس میں وہی آدمی بیٹھا ہوا ہے"

انسپکٹر نے بلند آواز میں ناگ سے باتیں شروع کر دیں.

"سائیں بابا۔ آج ہماری قسمت میں دال اور دو روٹیاں لکھی تھیں۔ یہ لو۔ خدا کا شکر ادا کر کے کھانا شروع کرو"

ناگ نے فقیروں ایسی آواز نکال کر کہا۔

"جس نے دیا اس کا بھی بھلا۔ جس نے نہیں دیا اس کا بھی بھلا — خدا کا شکر ہے بابا"

وہ یہ ظاہر کر رہے تھے کہ جیسے اس نے کسی کار کو وہاں رکتے نہیں دیکھا۔ کار میں چمگادڑ بیٹھا تھا۔ وہ اپنے خفیہ ٹھکانے کے سامنے دو فقیروں کو دیکھ کر اِدھر آگیا تھا کہ یہ لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ اس نے آتے ہی کہا۔

"یہاں کیا کر رہے ہو تم لوگ؟"

انسپکٹر سکندر نے منہ اُٹھا کر بڑی عاجزی سے کہا۔

"بابا لوگ۔ ہم اندھے فقیر ہیں۔ مجھے تو پھر بھی کچھ کچھ نظر آتا ہے۔ میرا بھائی تو بالکل نابینا ہے۔ بھیک مانگتے پھر رہے تھے۔ بھوک لگی۔ یہاں دال روٹی لے کر بیٹھ

گئے ہیں بابا — خدا تمہارا بھلا کرے"

ناگ نے چمگادڑ کو پہچان لیا تھا۔ مگر اپنی آنکھیں اس نے اندھوں کی طرح اوپر چڑھا رکھی تھیں۔ حلق سے پھٹے ہوئے بانس ایسی آواز نکال کر بولا۔

"اندھے فقیر کو کھانا کھلا

اس کا نفع خدا سے پا"

ناگ اور انسپکٹر نے اتنی مہارت سے بھیس بدل رکھا تھا اور ایسی غضب کی اداکاری کر رہے تھے کہ چمگادڑ ایسا تجربہ کار جاسوس بھی دھوکہ کھا گیا۔ اس کے علاوہ یہ بھی تھا کہ اسے کبھی وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ پولیس اس کے خفیہ ٹھکانے تک پہنچ سکتی ہے۔ کیونکہ نمبر اٹھارہ کو انہوں نے ہلاک کر دیا تھا اور ناگ کو وہ آنکھوں پر پٹی باندھ کر وہاں تک لایا تھا۔ باقی کسی جاسوس کو بھی خفیہ ٹھکانہ نہیں دکھایا گیا تھا۔ اس نے ڈانٹ کر کہا۔

"یہاں سے اٹھو۔ یہ کوئی پارک نہیں ہے۔ جاؤ کہیں اور جا کر بیٹھو۔ چلو"

انسپکٹر سکندر اور ناگ روٹیاں سنبھالتے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ناگ نے کہا۔

"خدا تمہارا بھلا کرے بابا۔ ہم فقیر ہیں۔ کہیں اور چلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاتے ہیں۔ خدا خوش رکھے ——"

"اندھے فقیر کو کھانا کھلا
اس کا نفع خدا سے پا ——"

اور انسپکٹر سکندر اور ناگ وہاں سے اٹھے اور لنگڑا کر چلتے ہوئے ریلوے لائن کی طرف روانہ ہو گئے۔ ناگ نے انسپکٹر سے کہا۔

"ذرا اسی گردن گھما کر کسی طریقے سے دیکھیں کہ کار اسی کوٹھی میں جا رہی ہے"

انسپکٹر سکندر آخر تجربہ کار جاسوس تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈنڈا نیچے پھینک دیا۔ پھر اسے اٹھانے کے لیے جھکا اور اپنے بازوؤں کے نیچے سے اس نے دیکھا کہ کار اسی کوٹھی کے گیراج میں داخل ہو رہی تھی۔

"ہاں ناگ۔ کار اسی کوٹھی میں جا رہی ہے۔ کیا یہ وہی چنگا ڈڑ تھا؟"

"ہاں انسپکٹر۔ یہ وہی آدمی تھا۔ میں اسے کبھی نہیں بھول سکتا۔ اسی نے میری آنکھوں پر پٹی باندھی تھی اور یہی مجھے اس کوٹھی میں لے کر گیا تھا۔ مگر اس کی کار وہ نہیں ہے۔"

"کار اس نے تمہارے فرار کے بعد بدل دی ہو گی۔"

"اب کیا خیال ہے؟" ناگ نے سوال کیا۔

انسپکٹر بولا۔

"مجھے یقین ہے کہ ان کا سرغنہ کالا چیتا اسی کوٹھی کے تہہ خانے میں ہو گا۔ ہم اسی وقت پولیس ساتھ لے کر چھاپہ مار سکتے ہیں۔"

ناگ نے کہا۔

"یہ ہماری سب سے بڑی غلطی ہو گی۔ اس طرح سے ہم نہ چنگا ڈڑ کو پکڑ سکیں گے نہ اس خطرناک ملک دشمن گروہ کا سرغنہ ہمارے ہاتھ آئے گا۔ دونوں زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لیں گے اور جو تخریب کار جاسوس اس شہر میں پھیلے ہوئے ہیں وہ بھی ہماری گرفت سے نکل جائیں گے اور تخریبی کارروائیاں کرتے رہیں گے۔"

پھر اس نے انسپکٹر کی طرف دیکھ کر کہا۔

"انسپکٹر سکندر۔ تم یہ بھول گئے ہو کہ ہمارا واسطہ معمولی جرائم پیشہ لوگوں یعنی ڈاکوؤں اور قاتلوں سے نہیں ہے بلکہ ایک خطرناک جاسوسوں کے گروہ سے ہے جس کو ہمارے دشمن ملک نے یہاں خوفناک تخریبی کارروائیاں کرنے، پل اڑانے، ایٹمی بجلی گھروں کو تباہ کرنے کے لیے بھیجا ہے فوجی ٹھکانوں کو دھماکے سے اڑانے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیے بھیجا ہے۔ اِن کے جاسوس اس شہر کے سرکاری محکموں میں گھسے ہوئے ہیں۔ ضرورت اِس بات کی ہے کہ اِن دونوں کے ساتھ ساتھ اِن سب جاسوسوں کو بھی ایک دم سے پکڑ لیا جائے۔"

انسپکٹر سکندر نے ریلوے لائن کے قریب پہنچ کر کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو ناگ۔ مگر اس کے لیے ہمیں کوئی بہت زبردست اسکیم بنانی پڑے گی۔"

"یہی میرا بھی خیال ہے۔ ہم اِس اعتبار سے کامیاب ہو گئے ہیں کہ ہم نے اِس خطرناک گروہ کا خفیہ اڈہ دیکھ لیا ہے۔ یہی وہ کوٹھی ہے جس کے تہہ خانے میں اس گروہ کا لیڈر کالا چیتا بیٹھتا ہے اور حکم چلاتا ہے۔ اب ہمیں کوئی ایسی اسکیم سوچنی ہو گی کہ جس پر عمل کر کے ہم اِس گروہ کے اندر داخل ہو جائیں۔"

باتیں کرتے وہ ریلوے لائن کے پار درختوں میں پہنچ گئے جہاں ڈی ایس پی پولیس کے بھاری دستے کو اِدھر اُدھر چھپائے خود جیپ میں بیٹھا تھا۔ وہ دونوں "اندھوں" کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ جلدی سے ان کے قریب آیا اور بولا۔

"مشن کیسا رہا؟"

انسپکٹر سکندر نے کہا۔

"یہاں سے جلدی سے نکل چلو خان جی۔"

انسپکٹر اور ناگ تیزی سے جیپ کے پیچھے جا کر بیٹھ گئے اور انہوں نے اپنے سر نیچے کر لیے۔ انہیں خیال تھا کہ کہیں چنگاڈڑ انہیں دوربین سے نہ دیکھ رہا ہو۔ ڈی ایس پی نے خاص آواز سے سیٹی بجائی اور جیپ سٹارٹ کر کے تیزی سے اس علاقے سے نکل کر شہر کو جانے والی بڑی شاہراہ پر آ گیا۔ سپاہی بھی ایک ایک کر کے چھپے ہوئے ٹھکانوں سے نکل کر چھپتے چھپاتے سڑک پر آ گئے اور دور درختوں میں کھڑے ٹرکوں میں بیٹھ کر تھانے کی طرف روانہ ہو گئے۔

○

شام ہو گئی تھی۔ ناگ نے دوسرے روز ملنے کا وعدہ کیا اور اپنے کپڑے پہنے، اندھے کا میک اپ اتار کر پاپوش نگر والے سند باد ہوٹل کی طرف چل دیا۔ عنبر کو جا کر اس نے سارا واقعہ سنایا اور بتایا کہ اس نے چنگاڈڑ کا خفیہ ٹھکانہ تلاش کر لیا ہے۔

ماریا نے کہا۔

"پھر تو میں اِس کوٹھی کے اندر گھوم پھر کر سارا حال معلوم کر سکتی ہوں کہ وہاں کون کون رہتا ہے۔ کیا ہوتا ہے اور کالا چیتا اصل میں کون ہے۔"

ناگ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ تو درست ہے ۔ مگر تم کو شاید یہ یاد نہیں رہا کہ تم آج سے تین ہزار سال پہلے کے فرعونِ مصر کے زمانے میں نہیں بلکہ ۱۹۸۵ء کے جدید سائنسی دور میں چل پھر رہی ہو اور یہ زمانہ سائنس کی ترقی اور عروج کا زمانہ ہے ۔ اگر چیگادڑ اپنی گاڑی میں ایسا ریڈار ڈائیل لگا سکتا ہے جس پر کسی غیر آدمی کی جسمانی لہریں ظاہر ہو جاتی ہیں تو اس کے کمانڈر لیڈر کالا چیتا نے بھی اپنے خفیہ ٹھکانے میں ایسے سائنسی آلات یا کوئی ریڈار ضرور لگا رکھا ہو گا جو تمہاری موجودگی کو ظاہر کر دے گا۔"

ماریا نے کہا ۔

"یہ خطرہ تو مول لینا ہی ہو گا"

عنبر کہنے لگا ۔

"مگر اس میں خطرہ بھی ہے ماریا ۔ کیونکہ ہم ابھی ابھی ۱۹۸۵ء کے زمانے میں داخل ہوئے ہیں ۔ ہمیں ابھی تک کچھ معلوم نہیں کہ اس زمانے کی سائنس نے کس قدر ترقی کر لی ہے ۔ ہو سکتا ہے کالا چیتا کے پاس کوئی ایسی الیکٹرانکس ڈسک ہو جو تمہارے نظر نہ آنے والے جسم کو جکڑ کر رکھ دے کیونکہ اتنا مجھے احساس ہے کہ یہ زمانہ ایٹمی توانائی اور الیکٹرانکس کا ہے اور

اس زمانے میں ایسی ایسی باتیں ہو رہی ہیں کہ ہمارے طلسمی اور جادو کے زمانے میں نہیں ہوا کرتی تھیں"

ناگ نے کہا ۔

"میں ماریا کو مشورہ دوں گا کہ وہ ہمارے ساتھ وہاں نہ جائے"

کیٹی کہنے لگی ۔

"تم اکیلے اتنے خطرناک گروہ کو کیسے گرفتار کرو گے ۔ ان کے سائنسی آلات کی لہریں تمہیں بھی تو جکڑ سکتی ہیں ۔ اس لیے میری رائے یہ ہے کہ ماریا کو تمہاری حفاظت کے لیے ساتھ جانا چاہیئے"

ماریا جھٹ بولی ۔

"یہی تو میں بھی کہہ رہی ہوں ۔ اگر کوئی خطرہ ہو گا تو میں وہاں سے نکل آؤں گی"

عنبر نے کہا ۔

"مگر پہلے یہ تو طے ہو جانے کہ ناگ یا میں کالا چیتا کے خفیہ ٹھکانے پر کس شکل میں، کس بھیس میں جائیں گے"

سندباد ہوٹل کے کمرے میں چاروں صدیوں کے دوست دیر تک اس بات پر غور کرتے رہے ۔ ماریا نے کہا ۔

"میرا خیال ہے کہ اس سے پہلے کہ ناگ وہاں جائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پہلے میں اس پُراسرار کوٹھی میں جا کر ایک جائزہ لے آؤں کہ وہاں کیا کچھ ہو رہا ہے"۔

ناگ اور کیٹی نے کوئی جواب نہ دیا۔ عنبر نے آہستہ سے کہا۔

"میں اس تجویز کے حق میں ہوں"۔

آخر ماریا کی تجویز منظور کر لی گئی اور یہ طے پایا کہ صبح ہونے سے پہلے پہلے رات کی تاریکی میں ناگ ماریا کو اپنے ساتھ لے کر ملک دشمن جاسوسوں کے خفیہ ٹھکانے تک جائے۔ ماریا اندر چلی جائے اور ناگ باہر کسی جگہ چھپ کر اس کی واپسی کا انتظار کرے۔

چنانچہ جب رات کے گیارہ بج گئے اور رات کچھ گہری ہو گئی تو ناگ نے ماریا کو ساتھ لیا اور ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر کالا چیتا کے خفیہ اڈے کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں اس نے ماریا سے کوئی بات نہ کی۔ کیونکہ ڈرائیور وہاں موجود تھا۔ اگر وہ ماریا سے کوئی بات کرتا تو ڈرائیور ضرور اُسے کوئی پاگل آدمی سمجھ کر ٹیکسی سے نیچے اتار دیتا۔ کہ یہ شخص تو ہوا سے باتیں کر رہا ہے۔

ریلوے لائن کے قریب پہنچ کر ناگ نے ٹیکسی چھوڑ دی۔ اب وہ ماریا کے ساتھ اس ویران اور تاریک ریتلے میدان کی طرف جا رہا تھا جس کے کنارے پر کالا چیتا کی پرانی کوٹھی تھی۔ ایک جگہ جھاڑیوں کے قریب پہنچ کر ناگ نے چند قدموں کے فاصلے پر تاریکی میں ڈوبی ہوئی پراسرار کوٹھی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"سامنے والی کوٹھی کالا چیتا کی ہے۔ دھیان سے اندر جانا۔ تہہ خانے کو راستہ گیراج کے اندر سیڑھیوں سے جاتا ہے"۔ میں سانپ بن کر تمہارے ساتھ جا سکتا ہوں۔ مگر میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کسی غیر آدمی یا سانپ کی موجودگی کا وہاں کیا اثر ہوتا ہے۔ تم جلدی واپس آنے کی کوشش کرنا"۔

ماریا چلی گئی تو ناگ پستول ہاتھ میں لے کر جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ ماریا اندھیری فضا میں زمین سے تین فٹ بلند ہو کر تیرتی ہوئی پُراسرار کوٹھی کے گیراج کے پاس پہنچ گئی۔ کوٹھی کے برآمدے میں ایک دھیما سا بلب روشن تھا جس کی روشنی بہت ناکافی تھی۔ چاروں طرف ایک ویرانی چھائی تھی۔ سارا ماحول آسیبی لگتا ہے۔ جیسے کوٹھی پر جن بھوتوں کا قبضہ ہو۔ ماریا گیراج کے بند دروازے میں سے گزر کر اندر گئی تو دیکھا کہ ایک کار کھڑی ہے اور سامنے سیڑھیاں نیچے جاتی ہیں۔ ماریا سیڑھیاں اتر کر ایک دروازے پر آگئی جو دوسری طرف سے بند تھا۔ ماریا اس دروازے سے بھی نکل گئی"۔

اس بند دروازے میں سے گزرتے وقت ماریا کے جسم کی شعاعوں کو ایک زبردست جھٹکا لگا۔ اگر ماریا کا جسم ظاہر اور نظر آنے والی حالت میں ہوتا تو وہ اسے برداشت نہیں کر سکتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھی۔ چونکہ وہ غیبی حالت میں تھی اس لیے وہ بے ہوش ہونے سے بچ گئی مگر اس کے باوجود اس کے جسم کی لہروں نے اسے فرش سے پانچ فٹ اوپر اچھال دیا تھا۔ یہ جھٹکا ان الیکٹرو مقناطیسی شعاعوں کی وجہ سے ہوا تھا جو دروازے کے آگے سامنے گزر رہی تھیں اور جو دونوں جانب دیوار میں لگے ہوئے ایک خفیہ مائیکرو ساکٹ سے نکل رہی تھیں۔

ادھر ماریا کو الیکٹرو مقناطیسی شعاعوں سے ٹکرانے کے بعد جھٹکا لگا۔ ادھر اسی کوٹھی کے تہہ خانے میں بیٹھے چمگادڑ اور کالا چیتا کو فوراً خبر ہو گئی کہ کوئی جاندار شے دروازے میں سے اندر داخل ہو گئی ہے۔

دونوں ملک دشمن جاسوس تخریب کار تہہ خانے میں کراچی کے اہم پلوں، سرکاری عمارتوں، ہوائی اڈے اور فوجی ٹھکانوں کا نقشہ میز پر سامنے پھیلائے بیٹھے تھے اور غور کر رہے تھے کہ کراچی ایئرپورٹ کے کنٹرول ٹاور کو بم سے اڑانے کے لیے کس ایجنٹ کی ڈیوٹی لگائی جائے کہ دیوار میں لگے ہوئے الیکٹرو ساکٹ میں خطرے کا سرخ بلب روشن ہو گیا۔

کالا چیتا ایک دم چونک کر بولا۔

"کوئی اندر آگیا ہے۔"

انہوں نے جلدی سے نقشہ لپیٹ کر میز کے نیچے خفیہ دراز

میں رکھا اور پستول نکال کر تہہ خانے سے نکل کر اوپر ہال کمرے میں آگئے۔ یہاں ماریا ایک کونے میں کھڑی سوچ رہی تھی کہ اسے کس طرف جانا چاہیئے کہ اس نے دو آدمیوں کو ایک خفیہ دروازے سے نکلتے دیکھا۔ چمگادڑ کو اس نے پہچان لیا۔ اس کے ساتھ ایک اونچا لمبا چوڑے شانوں والا آدمی بھی تھا جس نے اپنے چہرے پر چیتے کا نقاب پہن رکھا تھا۔ دونوں کے ہاتھوں میں پستول تھے۔

ماریا سمجھ گئی کہ یہی اس خطرناک پاکستان دشمن گروہ کا سرغنہ کالا چیتا ہے۔

کالا چیتا اور چمگادڑ دروازے کی طرف لپکے۔ انہوں نے ہال کمرے کی لائٹ روشن کر دی۔ وہ ادھر ادھر تلاش کرنے لگے کہ اندر کون داخل ہوا تھا۔ جب انہیں کمرے میں کوئی انسان دکھائی نہ دیا تو کالا چیتا نے چمگادڑ سے کہا۔

"یہ کیا معمہ ہے؟ الیکٹرو مقناطیسی شعاعیں جھوٹ نہیں بول سکتیں۔ اندر ضرور کوئی داخل ہوا ہے۔"

چمگادڑ نے کہا۔

"تو پھر وہ کہاں ہے؟ یہاں تو سوائے ہم دونوں کے اور کوئی نہیں ہے باس۔"

"یہی تو میں حیران ہوں۔" کالا چیتا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اچانک چمگادڑ بولا۔

"باس! کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ اس شعبدہ باز مسٹر ناگا کی کارستانی ہو"

"وہ کیا کارستانی کر سکتا ہے؟" کالا چیتا نے پوچھا۔

چمگادڑ بولا۔

"وہ ایک شعبدہ باز ہے اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ وہ شعبدہ بازی کے ذریعے سانپ بن جاتا ہے"

کالے چیتے نے کہا۔

"اگر وہ سانپ بن کر بھی داخل ہوا ہو تو مقناطیسی شعاعیں اسے ایک سیکنڈ میں ہلاک کر سکتی تھیں۔ اس وقت تو کوئی ایسا انسان یا اس کا ہیولا اندر داخل ہوا ہے کہ جس پر مقناطیسی شعاعوں کا بھی اثر نہیں ہوا۔ ورنہ یہاں اس کی لاش ضرور موجود ہوتی"

ماریا خاموش کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی۔ چمگادڑ نے کہا۔

"کیا اس وقت بھی مقناطیسی برقی شعاعیں زندہ ہیں؟ یہ دیکھنا چاہیے"

چمگادڑ نے میز پر سے ایک کاغذ اٹھا کر تہہ خانے کے دروازے کی طرف پھینکا۔ کاغذ جونہی دروازے سے آگے گزرنے والی الیکٹرو مقناطیسی شعاعوں سے ٹکرایا اس کو آگ لگ گئی۔

"شعاعیں زندہ ہیں" کالے چیتے نے کہا۔ "سوال یہ ہے کہ ایسی کون سی شے اندر داخل ہوئی ہے کہ جس کو آگ بھی نہیں لگی اور اس کی لاش بھی یہاں پر نظر نہیں آ رہی"

چمگادڑ کہنے لگا۔

"باس ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی مکھّی یا مچھّر اڑتا ہوا ان شعاعوں سے جا ٹکرایا ہو"

کالا چیتا کچھ سوچنے لگا۔ پھر بولا۔

"میرا خیال ہے ایسی ہی ہوا ہوگا ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی انسان یا سانپ ان شعاعوں سے ٹکرائے اور اس کی جلی ہوئی لاش یہاں پر موجود نہ ہو"

چمگادڑ نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں اپنا کام دوبارہ شروع کر دینا چاہیے یہ کسی مچھّر یا مکھّی کی کارستانی معلوم ہوتی ہے"

"او کے ـــــ آؤ میرے ساتھ"

کالا چیتا خفیہ دروازے کی طرف بڑھا۔ چمگادڑ بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ اس نے ہال کمرے کی بڑی روشنی بجھا دی تھی۔ اب ماریا بھی ان کے ساتھ ہی دوسرے کمرے میں داخل ہو گئی۔ آگے سیڑھیاں تہہ خانے میں اتر گئی تھیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چمگادڑ اور کالا چیتا میز کے گرد کراچی کا نقشہ کھول کر بیٹھ گئے۔ کالا چیتا نے ایک جگہ سرخ پنسل سے نشان لگا کر کہا۔

"یہ ہے کراچی ائیر پورٹ کا کنٹرول ٹاور۔ میں چاہتا ہوں کہ نمبر سات کی ڈیوٹی لگا دی جائے کہ وہ کل آدھی رات کے بعد اسے بم سے اڑا دے۔ اگر وہ اس مشن میں ناکام رہا تو اسے بھی نمبر اٹھارہ کی طرح قتل کر دیا جائے۔ او کے؟"

"او کے باس" چمگادڑ بولا۔ "نمبر سات ہمارا قابلِ اعتبار ایجنٹ ہے اور وہ کنٹرول ٹاور تک بڑی آسانی سے پہنچ سکتا ہے کیونکہ وہ ائیر پورٹ کنٹین میں بیرا ہے اور وہ چائے لے جانے کے بہانے کنٹرول ٹاور میں داخل ہو سکتا ہے۔"

کالا چیتا بولا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن میری بات یاد رکھنا۔ اگر وہ ناکام رہا تو اسے زندہ نہ چھوڑا جائے۔ پہلے ہی ہمارے دو ٹارگٹ ناکام ہو چکے ہیں۔ کوئی پر اسرار طاقت۔ ہو سکتا ہے وہ مسٹر ناگا کا غیبی سانپ ہی ہو۔ یہ طاقت ہمارے کیپسول بموں کو اصل ٹھکانے سے اٹھا کر ٹارگٹ سے دور پھینک دیتی ہے۔ یہ ہماری دشمن طاقت ہے۔

ہمیں اس سے چوکس رہنا ہو گا اور اس کا مقابلہ بھی کرنا ہو گا۔"

چمگادڑ نے کہا۔

"باس آپ فکر نہ کریں۔ اس بار کوئی پر اسرار طاقت ہمارے راستے میں رکاوٹ نہ بن سکے گی۔ ہم کیپسول بم میں الیکٹرو مقناطیسی شعاعیں فیڈ کر دیں گے۔ اگر کسی نے اسے لوہے کی شے سے چمٹنے کے بعد ہاتھ لگا کر اتارنا چاہا تو وہ جھٹکے سے ہلاک ہو جائے گا۔"

"یہ اچھی بات ہے۔ اس بار کیپسول بم میں الیکٹرو مقناطیسی شعاعیں فیڈ کرنا مت بھولنا۔"

"او کے باس"

کالا چیتا بولا۔

"اب تم جا کر آرام کرو۔ اور سنو۔ ابھی تم اسی جگہ رہو گے۔ تمہیں باہر کسی جگہ فلیٹ لے کر رہنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں خطرہ ہے، کیونکہ مسٹر ناگا اور عنبر ان دونوں شعبدہ بازوں نے تمہاری شکل دیکھی ہوئی ہے۔ وہ تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔"

چمگادڑ نے اٹھتے ہوئے نقشہ لپیٹ دیا اور بولا۔

"جب تک ہم کراچی شہر کی تمام اہم جگہوں کو بم سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں اڑا دیتے۔ میں یہیں رہوں گا،،
کالا چیتا کہنے لگا۔

"ہمارے ملک سے مجھے سخت وارننگ آئی ہے کہ میں ابھی تک پہاڑی والی توپ اور پاکستان کے ایٹمی گودام کو تباہ کیوں نہیں کر سکا۔ اس لیے ہمیں تیزی سے اپنی کاروائیاں شروع کر دینی ہوں گی۔ اگر ہم بار بار ناکام ہوتے رہے تو ہمارے ملک سے دوسرا کوئی خونی جاسوس آ کر ہمیں ہلاک کر دے گا،،

چمگادڑ نے کہا۔

"باس کالا چیتا! اس بار ہم ہرگز ناکام نہیں ہوں گے آپ بالکل بے فکر ہو جائیں۔ اس دفعہ یہ کام میں اپنی نگرانی میں کروں گا،،

"مگر تمہیں موقع واردات پر بھیس بدل کر جانا ہو گا،،

"ایسا ہی کروں گا باس۔ او کے۔ گڈ نائیٹ!،،

یہ کہہ کر چمگادڑ تہہ خانے سے چلا گیا۔ کالا چیتا کچھ دیر وہاں بیٹھا جیب سے ڈائری نکال اس پر سرخ پینسل سے نشان لگاتا رہا۔ پھر وہ بھی تہہ خانے سے نکل کر اپنے بیڈ روم میں جا کر کپڑے بدلنے اور سونے کی تیاریاں کرنے لگا۔

ماریا اوپر ہال کمرے میں آ گئی۔ اب اس نے گیراج کو

بانے والے بند دروازے میں سے گزرنے کا خطرہ مول نہ یا۔ تاکہ یہ لوگ پھر ہوشیار نہ ہو جائیں۔ وہ ساتھ والی دیواریں ے گزر گئی اور سیڑھیوں میں آ گئی۔ یہاں سے وہ گیراج یں پہنچی اور گیراج کے بند دروازے میں سے نکل کر باہر کھلی فضا میں آ گئی۔

کراچی کے آسمان پر ستارے کھلے ہوئے تھے اور رات خاموش تھی۔ ماریا جھاڑیوں کے پاس آئی جہاں ناگ پستول لیے بیٹھا تھا۔ اس نے ناگ کو ساری کہانی سنائی اور کہا۔

"ناگ! اچھا ہوا تم میرے ساتھ نہیں گئے ورنہ بند دروازے کی الیکٹرو مقناطیسی شعاعیں تمہیں ہلاک کر سکتی تھیں،،

"اس کا مطلب ہے کہ ہم میں سے کوئی کالے چیتے کے تہہ خانے میں داخل نہیں ہو سکتا،،

"ایسا ہی لگتا ہے،، ماریا نے کہا۔

ناگ کہنے لگا۔

"تو کل رات یہ لوگ کراچی ائیرپورٹ کے کنٹرول ٹاور کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں،،

"منصوبہ بن چکا ہے ناگ بھیا،، ماریا نے کہا۔ "اب ہمیں اس ایجنٹ نمبر سات کی نگرانی کرنی ہو گی جو ائیرپورٹ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر بیرا ہے اور جس نے کیپشول بم خفیہ طریقے سے کنٹرول ٹاور میں کسی جگہ لگانا ہے۔"

ناگ بولا۔

"اس بم کو تم لوہے سے الگ کر سکو گی؟ اس میں الیکٹرو مقناطیسی شعاعیں ہوں گی۔"

ماریا نے کہا۔

"میں ان شعاعوں کا جھٹکا برداشت کر چکی ہوں مجھے کچھ نہیں ہو گا۔"

ناگ نے خیال ظاہر کیا کہ کیوں نہ ہم انسپکٹر سکندر اور ڈی ایس پی کو اطلاع کر کے ایجنٹ نمبر سات کو ہوٹل کی کینٹین سے گرفتار کر لیں۔ ماریا نے کہا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس کا کام کوئی دوسرا ایجنٹ پورا کر لے گا۔"

دونوں واپس عنبر اور کیٹی کے پاس آ گئے۔ ان کو بھی ساری صورت حال سے باخبر کیا گیا تو عنبر نے بھی یہی مشورہ دیا کہ ائیر پورٹ کی کینٹین کے بیرے کی شناخت کے بعد نگرانی کی جائے۔ ماریا نے کہا۔

"اس کی شناخت تو اسی وقت ہو سکے گی جب وہ ائیرپورٹ کے کنٹرول ٹاور میں بم لگائے گا۔ اور جب میں نے

وہاں سے بم کیپشول نکال کر ایک بار پھر کسی ویرانے میں دور لے جا کر پھینک دیا تو کالا چیتا نمبر سات کو قتل کروا دے گا۔"

ناگ نے کہا۔

"ہم نمبر سات ایجنٹ کو بم لگانے کے فوراً بعد گرفتار کر لیں گے اور پولیس اسے اپنی حراست میں لے جا کر پوچھ گچھ کرے گی۔"

عنبر کہنے لگا۔

"وہ گرفتار ہوتے دیکھ کر زہر کا کیپشول نگل کر فوراً خودکشی کر لے گا۔ اس وقت ہماری سب سے بڑی دردسری یہ ہے کہ شہر میں جتنے ملک دشمن جاسوس پھیلے ہوئے ہیں ان کو کسی اسکیم کے تحت کالا چیتا کے خفیہ اڈے پر جمع کیا جائے اور پھر ان سب کو چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا جائے۔ صرف اسی صورت میں ان سب کا صفایا ہو سکتا ہے۔ ایک ایک کو پکڑنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ اوّل تو ہمارے ہاتھ آنے سے پہلے ہی خود کشی کر لیں گے۔ اور اگر کوئی ہاتھ آ بھی گیا تو وہ کچھ نہیں بتائے گا۔ اور باقی جاسوس اسی طرح دندناتے پھرتے رہیں گے اور تخریبی کارروائیاں جاری رکھیں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کیٹی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کاش اس وقت تمہاری چٹکی میرے کام آسکتی۔ پھر تم آسانی سے ان جاسوسوں میں سے کسی کی شکل اختیار کر کے ان میں گھس کر انہیں گرفتار کروا سکتی تھیں۔"

کیٹی نے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"خدا مجھے چٹکی جن سے بچائے۔ اوّل تو میری چٹکی میں کوئی اثر ہی نہیں رہا اور اگر اثر آ بھی جائے تو کچھ معلوم نہیں کہ میری شکل کیا سے کیا بن جائے۔ اس لیے اس بات کو تو بھول جائیں اور کوئی دوسری ترکیب سوچیں۔"

عنبر کہنے لگا۔

"صبح اٹھتے ہی یہ پہلا کام تو یہ کرنا ہو گا کہ ڈی ایس پی اور انسپکٹر سکندر کو جا کر خبر دینی ہو گی کہ دشمن نے رات کو ائیر پورٹ کنٹرول ٹاور کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔" ناگ نے کہا۔

"اس طرح تو ایجنٹ نمبر سات ہوشیار ہو جائے گا۔ کیونکہ پولیس وہاں سیکورٹی کا انتظام سخت کر دے گی اور نمبر سات ہمارے ہاتھ نہ آسکے گا۔ ہمیں کسی کو خبر نہیں دینی چاہیئے اور ماریا کو اور مجھے کنٹرول ٹاور

کے ارد گرد رہ کر نمبر سات کو اس وقت شناخت کرنا چاہیئے جب وہ کنٹرول ٹاور میں کسی جگہ بم لگا رہا ہو۔ یہ کام ماریا بڑی اچھی طرح سے کر سکتی ہے۔ کیونکہ اس کو تو کوئی نہیں دیکھ سکے گا اور وہ کنٹرول ٹاور میں چل پھر کر نگرانی کر سکے گی۔"

ماریا اور کیٹی نے بھی ناگ کی تجویز کو پسند کیا اور یہی رائے دی کہ بم کو کنٹرول ٹاور سے دور لے جا کر پھینکنے کے بعد پولیس کو اطلاع دی جائے۔"

"نمبر سات ایجنٹ کی شناخت تو ہو چکی ہو گی۔ پھر ہم اسے بڑی آسانی سے گرفتار کروا دیں گے۔"

سب نے اس تجویز کو منظور کر لیا اور اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گئے۔

دوسرے روز انسپکٹر سکندر نے ناگ کو لانے کے لیے جیپ بھیج دی۔ پولیس ہیڈ کوارٹر میں انسپکٹر سکندر نے ناگ کے ساتھ ملک دشمن عناصر کو پکڑنے کے لیے مشورہ شروع کر دیا۔ ناگ نے جان بوجھ کر انسپکٹر کو نہ بتایا کہ آج رات کو دشمن جاسوس ائیر پورٹ کے کنٹرول روم کو بم سے اڑانے والے ہیں۔ کیونکہ انسپکٹر سکندر یا پولیس ناگ عنبر کی کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی۔ بلکہ الٹا وہ ایجنٹ نمبر سات کو خبردار کر دیتی اور ہو سکتا ہے وہ بم لگانے کا پروگرام ملتوی کر دیتا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کچھ دیر انسپکٹر سکندر سے باتیں کرنے کے بعد ناگ واپس اپنے ہوٹل میں آگیا۔ اب وہ سب رات ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ کیونکہ ٹائم بم کا وقت ایک گھنٹہ ہوتا ہے۔ اور نمبر سات ایجنٹ ایک گھنٹہ پہلے ہی بم لگا سکتا تھا۔ عنبر نے کہا۔

"فرض کرلیں کہ اس دفعہ انہوں نے کوئی ایسا کیپسول ٹائم بم لگاتا ہو جس کا وقت چھ گھنٹے ہو تو پھر تو ہمیں ابھی سے ائیر پورٹ پر جاکر نگرانی شروع کر دینی چاہیئے۔"

ناگ اچھل پڑا۔

"یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ ماریا۔ فوراً میرے ساتھ ائیر پورٹ پر چلو۔"

چند لمحوں بعد ناگ ایک ٹیکسی میں بیٹھا تھا۔ ماریا بھی اس کے ہمراہ تھی اور ٹیکسی کراچی ائیر پورٹ کی طرف دوڑی جا رہی تھی۔

○ کیا ناگ اور ماریا ائیر پورٹ کنٹرول ٹاور کو تباہی سے بچانے میں کامیاب ہو سکے؟

○ اس کے بعد عنبر ناگ ماریا کہاں گئے؟ اور ان کا سفر جو ختم ہوا تھا کیونکر شروع ہوا؟ ان کے اگلے سفر کا کیا راز تھا جو ان کو بتایا نہیں گیا تھا۔ ان سوالوں کے جواب عنبر ناگ ماریا کی اگلی قسط نمبر ۹۸ میں پڑھیں گے جس کا نام "ناگن رقاصہ" ہے۔

میرے نام

جناب اے حمید صاحب

السلام علیکم! امید کرتی ہوں خیریت ہو گی۔

میں نے عنبر ناگ ماریا کی تقریباً ساری قسطیں پڑھ لی ہیں اور اب جو چھپنے والی ہیں ان کا شدت سے انتظار ہے۔ ارے ہاں میں تو بتانا بھول گئی کہ میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں بلکہ دو چھوٹے بچوں کی ماں ہوں اور ستائیس ۲۷ سال میری عمر ہے۔ آپ کی خوب صورت کہانیوں کی بدولت اکثر ڈانٹ پڑتی ہے۔ کہانی شروع کروں تو جب تک ختم نہ کروں کسی کام میں دل نہیں لگتا ہے۔ ان کہانیوں نے مجھ پر بڑا اثر کیا ہے۔ یعنی میں سمجھتی ہوں کہ عنبر ناگ ماریا حقیقت میں زندہ ہیں۔ اگر زندہ ہیں تو وہ نوشہرہ کب تشریف لا رہے ہیں۔ عنبر ناگ ماریا کی کہانیوں میں بہت معلومات کی باتیں ہوتی ہیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ ان خوب صورت کہانیوں کی تعریف کروں۔ ان کی تعریف یہ کم ہے کہ بچوں کے ساتھ ہم بچوں والی بھی ان کہانیوں کی دیوانی ہیں۔ میرے شوہر صاحب غصے ہوتے ہیں کہ اتنی بڑی ہو گئی ہو۔ یہ بچوں والے کام خدا کے لیے چھوڑ دو۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ اے حمید صاحب عنبر ناگ ماریا کی کہانی لکھنا چھوڑ دیں گے۔ میں پڑھنا چھوڑ دوں گی۔ ویسے ایک بات چپکے سے بتاتی چلوں کہ میرا پڑھنا۔ چھوڑنا مشکل بات ہے۔ کیونکہ میں جب فارغ ہوتی ہوں شروع کی قسطیں دوبارہ سہ بارہ پڑھتی ہوں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اے۔ حمید صاحب آپ اپنی فرصت سے وقت نکال کر میرے خط کا جواب ضرور دیں کہ آیا ماریا ناگ اور عنبر کا وجود اس دنیا ہے یا آج سے کئی ہزار سال پہلے ان کا وجود تھا۔ اور خدا کے لیے ایک کرم اپنی کہانیوں میں ضرور کریں کہ ان تینوں کو ہمیشہ کے لیے مت ماریں۔ یعنی اگر آپ اس کہانی کا اختتام کریں تو تب بھی یہ زندہ ہوں۔ امید ہے میرے ان جذبات کو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ میرا مطلب کیا ہے۔ اور کیا لکھوں جی۔ عنبر ناگ ماریا کی خدمت میں سلام قبول ہو۔

مسز جاوید نوشہرہ کینٹ

پیارے انکل اے حمید

السلام علیکم و رحمتہ اللہ

میں یہاں خیریت سے ہوں اور امید ہے آپ بھی خدا کے فضل سے خیریت سے ہوں گے میں آپ کے خط کے جواب کا انتظار کرتے کرتے سوکھ گیا تھا پھر بھی میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک خط نہیں آئے گا میں جواب نہیں دوں گا اور اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی اور مجھے آپ کا خط مل گیا۔

انکل میرے امتحان کا نتیجہ آگیا ہے اور میں سیکنڈ آیا ہوں۔

انکل میں معافی چاہتا ہوں کہ میں آپ کی امیدوں پر پورا نہ اتر سکا۔ میرے نمبر فسٹ آنے والے کے نمبر میں دو نمبروں کی کمی تھی۔ عرفان کا ابھی نتیجہ نہیں آیا اگر آگیا تو میں آپ کو جلد لکھ دوں گا۔

آپ کے نہیں زرتاش مشن کی کہانیاں پڑھیں تو مزا آگیا۔ خاص طور پر "خوفناک فرار"، جو بہت دلچسپ اور سنسنی خیز تھی۔ دوسری طرف عنبر ناگ ماریا سیریز میں "ناگن مجھے کاٹو"، اور "نقلی ماریا"، میں سے نقلی ماریا بہت پسند آئی۔ کہانی جیسے جیسے بڑھ رہی ہے وہ اور خطرناک اور سنسنی خیز ہوتی جا رہی ہے۔ اس دفعہ ناگ اور ماریا شیش ناگ سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ یہ کہانی تو بہت مزیدار ہو گی اور ہاں انکل اگلی کہانیوں میں عنبر ضرور آنا چاہیئے۔ کیٹی بچاری کی شامت آگئی ہے کہ وہ ہر جگہ سانپ ہی سانپ بنتی ہے۔ ذرا اس پہ رحم کھائیے۔

آپ نے خط میں لکھا ہے کہ عنبر ناگ ماریا کی ۱۰۰ ویں قسط کے بعد جاری رہے گی اس بات میں خواجہ عرفان اور ہم بہت خوش ہوئے ہیں ورنہ پہلے تو ہم سوچ رہے تھے کہ یہ قسط وار کہانیاں بس ختم ہونے والی ہیں تو اس سے ہمارا دل اداس ہو جاتا تھا لیکن آپ نے ہماری خواہش پوری کر دی۔

انکل خاص نمبر آپ لکھ رہے ہیں جب آپ کا خط نہیں ملا تھا تب میں نے سوچا تھا کہ عنبر کی موت کے تعاقب کے نمبر ۶ قسط "شہزادی کا اغواء"، میں دیوی بلطیس کی بہن سائیکہ نے عنبر سے اس کی زندگی کے دو ہزار سال لے لیے تھے۔ عنبر کی مدد کرنے پر نفرا اس کے بارے میں ۱۰۰ ویں قسط میں کچھ لکھا جائے کیوں کہ کہانیوں کے شروع میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لکھا ہوتا ہے کہ "عنبر ناگ ماریا کی موت کے تعاقب کی واپسی کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان"، اور دوسرے موت کے تعاقب کی پہلی قسط "مصر کی ملکہ"، میں قبرستان میں جادوگر نے عنبر کو ربّ فریوس سے اس پر موت حرام کرا دی تھی تو عنبر نے پوچھا تھا کہ تم مجھے کیوں اتنی لمبی زندگی دلوا رہے ہو تو جادوگر نے کہا تھا تا کہ وہ اس عذاب سے نجات پا لے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے بارے میں بھی لکھا جائے کہ جادوگر کون تھا؟ اور وہ کس عذاب سے نجات پانا چاہتا تھا؟ خیر اب کیا فائدہ اب یہ تو واپسی کے بعد جہاں ختم ہو گی وہاں سے ہی لکھا جا سکتا ہے۔

آپ نے ابھی تک عنبر ناگ ماریا کی ۱۰۰ ویں قسط کا نام نہیں سوچا خیر اب میں صبر کروں گا کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے کہ صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے اور میں میٹھا پھل ہی کھانا چاہتا ہوں کھٹّا نہیں۔ آپ کی نئی کہانیوں کا شدّت سے انتظار کروں گا خواجہ عرفان کو آپ کا سلام پہنچا دوں گا اور ہاں جناب نقش محمد اعوان صاحب کو سلام۔

عمران کریم

R/۹۷۸۲ بلاک ۱۷ فیڈرل ایریا رحیم آباد

کراچی۔ ۳۸ پاکستان۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مصنف: اے حمید

عنبر ناگ ماریا

کے ۵ ہزار سالہ سفر کی
پُراسرار اور سنسنی خیز داستان

۱۔ لاش سے ملاقات ۵/-
۲۔ جہاز ڈوب گیا ۵/-
۳۔ مندر کی چڑیل ۵/-
۴۔ پُراسرار غار کی مورتی ۵/-
۵۔ ناگ لندن میں ۵/-
۶۔ تابوت میں سانپ ۵/-
۷۔ موت کا دریا ۵/-
۸۔ سانپ کا انتقام ۵/-
۹۔ سانپ کی آواز ۵/-
۱۰۔ ناگ کا قتل ۵/-
۱۱۔ شاہ بلوط کا خزانہ ۵/-
۱۲۔ پتھر کا ہاتھ ۵/-
۱۳۔ طوفانی سمندر کا بھوت ۵/-
۱۴۔ ڈائنا سورس کا جزیرہ ۵/-
۱۵۔ سیاہ پوش سایہ ۵/-
۱۶۔ انسانی بلی ۵/-
۱۷۔ سانپوں کا جنگل ۵/-
۱۸۔ ماریا اور بن مانس ۵/-
۱۹۔ قبر نما انسان ۵/-
۲۰۔ لکشمی دیوی کا انتقام ۵/-
۲۱۔ ناگ اور جادو کی ترشول ۵/-
۲۲۔ ناگ عنبر مقابلہ ۵/-
۲۳۔ لاش کی چیخ ۵/-
۲۴۔ آسیب کی رات ۵/-
۲۵۔ ۹۹ سیڑھیوں کا راز (سلور جوبلی نمبر) ۱۵/-
۲۶۔ عنبر پھانسی کی کوٹھڑی میں ۵/-
۲۷۔ ماریا اور جادوگر سانپ ۵/-
۲۸۔ نقلی ناگ کی سازش ۵/-
۲۹۔ بابل کی بد روحیں ۵/-
۳۰۔ قبر کی دلہن (خاص نمبر) ۷/۵۰
۳۱۔ آدھا گھوڑا آدھا انسان ۵/-
۳۲۔ ناگ ناگن مقابلہ ۶/-
۳۳۔ ایک آنکھ والی عورت ۶/-
۳۴۔ مردوں کی شہزادی ۶/-
۳۵۔ سانپوں کا دربار ۶/-
۳۶۔ قبر اور ڈھانچہ ۶/-
۳۷۔ عقرب دیوتا کا پجاری ۶/-
۳۸۔ کٹا ہوا زندہ ہاتھ ۶/-
۳۹۔ عنبر لاہور میں ۶/-
۴۰۔ چڑیلوں کی ملکہ (خاص نمبر) ۱۳/-
۴۱۔ مردہ ہونٹ اور ماریا ۶/-
۴۲۔ رات کا کالا کفن ۶/-
۴۳۔ کھنڈرات کی بد روحیں ۶/-
۴۴۔ ممبا طوش اور ناگ ۶/-
۴۵۔ ماریا سونے کی مورتی ۶/-
۴۶۔ ناگ غائب ہو گیا ۷/۵۰
۴۷۔ خون کی آبشار ۷/۵۰
۴۸۔ شیشے کی آنکھ پتھر کا دل ۷/۵۰
۴۹۔ خونی لومڑی ۷/۵۰
۵۰۔ کھوپڑیوں کا محل (گولڈن جوبلی نمبر) ۱۵
۵۱۔ ماریا بوتل میں بند ہو گئی ۷/۵۰
۵۲۔ خون کی پیاس ۷/۵۰
۵۳۔ ناگ اور سپرمین ۷/۵۰
۵۴۔ پتھریلی آنکھ والا جاسوس ۷/۵۰
۵۵۔ ناگ اور ناگن رنگا متی ۷/-
۵۶۔ چار پُراسرار سپیرے ۷/-
۵۷۔ امبا دیوی کی مورتی ۶/-
۵۸۔ خفیہ منتر کی تلاش ۷/-
۵۹۔ موت کا وعدہ ۷/۵۰
۶۰۔ اور قبر کھل گئی ۷/۵۰
۶۱۔ لاش کا دوسرا جنم ۶/-
۶۲۔ ماریا قتل ہو گئی ۷/-
۶۳۔ خالی تابوت یاقوتی سانپ ۶/-
۶۴۔ ماریا اور ممی کی لاش ۷/۵۰
۶۵۔ نیلی قبر کا خفیہ راستہ ۷/۵۰
۶۶۔ عنبر سانپ بن گیا ۶/-
۶۷۔ عنبر اور ڈسکو مردے ۷/۵۰
۶۸۔ کیٹی پھانسی کے تختے پر ۷/۵۰
۶۹۔ عنبر انگوٹھی میں اتر گیا ۶/-
۷۰۔ دیوی روشنک کے اژدہا ۷/۵۰
۷۱۔ عنبر کا سر کٹ گیا ۷/۵۰
۷۲۔ چنگیز خان لاہور میں ۱۰/-
۷۳۔ دیوتا قلام پر قربان کر دو ۷/۵۰
۷۴۔ ماریا سانپ بن گئی ۷/۵۰
۷۵۔ روح اور سانپوں والے بہن بھائی (خاص نمبر) ۱۵
۷۶۔ ماریا انار کلی میں ۷/۵۰
۷۷۔ قبر، مرتبان اور ہڈیاں ۷/۵۰
۷۸۔ سیاہ کفن پوش بلا ۷/۵۰
۷۹۔ پُراسرار فرعون کا ڈھانچہ ۷/۵۰
۸۰۔ طلسمی تختی اور سانپوں کا غار ۷/۵۰
۸۱۔ قفل والا پُراسرار چہرہ ۷/۵۰
۸۲۔ ڈاکو سپاٹا اور عابدہ کا پتلا ۷/۵۰
۸۳۔ روتی آنکھوں والا چراغ ۷/۵۰
۸۴۔ کھوپڑی پر جلتی موم بتی ۷/۵۰
۸۵۔ زرد آنکھوں والی پُراسرار عورت ۷/۵۰
۸۶۔ رشی بال کی روح اور بن مانس ۷/۵۰
۸۷۔ اژدہا اور عیار پجاری ۷/۵۰
۸۸۔ انسانی سر والا چمگادڑ ۷/۵۰
۸۹۔ شرطوم سپیرا اور رہا ناگ ۷/۵۰
۹۰۔ خوفناک سمندری آنکھ ۷/۵۰
۹۱۔ ناگن مجھے کاٹو ۷/۵۰
۹۲۔ نقلی ماریا ۷/۵۰
۹۳۔ جاسوس سانپ ۷/۵۰
۹۴۔ سامری کے اژدہا ۷/۵۰
۹۵۔ سمندری جوگن ۷/۵۰
۹۶۔ عنبر ناگ ماریا کراچی میں ۷/۵۰
۹۷۔ عنبر ناگ کو قتل کر دو ۷/۵۰

نیا مکتبہ اِقراء: ۱۴/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۸